

انک جو دیلا در لپچہ حار و جہد و شہداء سہرت مہمانی معیضہ کی فی الحال چھکریاں رہا ہی
اور شایعین کی قدر و اہمیت کو پہنچائی تہہ و تحت ہو گیا، جو علم و سرکار و علم و علم کی ہی درجہ
یہ سیلا ترغیب پہلے ایک تہہ پہنچا کر کہ اس کا حق مولیٰ نے ہاتھوں ہاتھ کر دیا، اس مرتبہ کی طرح
سی آؤ سہہ و سرکار پہنچا کر کہ روایتیں صحیحہ و اطمینان و یقین موقع وقوع ہوئے۔
میرا حار و علم و ترغیب کہ بہت کم ہوا حار و دیکھی ہو گئے، مگر اس کا لفظ ہی حار کی روایات
صحیحہ و اطمینان اس ترکیب سے موقع وقوع ہو کر کہ دیکھ کر ہنر کا حار ہو گا۔

یہ لوگ تشریفناظم و شرف میں ایک ہی طرز کا (جس کے ہر شخص میں معرفت و حقیقت معلوم ہو) موصوفہ رکھتے ہیں
اگر معلوم و معجزات و روایات صحیحہ و معراج و احوال و وفات نامہ و بیعت و عہد و غیرہ و غیرہ درج کر
آج تک اس خوبی کا میلاد تشریف میری نظر سے نہیں گذرا ہوں تو عمدہ یا قسم کی میلاد و طبع کو جو کہ اس
کے لیے کو آج تک کسی مصنف کو نہیں پایا کیوں کہ یہی کس رنگ کی قطعاعات سے ہی جو حاشا
مراد عالم صاحب اس سرگور کھپوری مصنف دیوان مراد (حسین عتیقہ نظر میں نقوش میں بہر
ہوئی دو مارہ جبکہ مشرقی عالم ہما) و غیرہ و غیرہ سے ہی بہت شری و فکر کامل عاتق رسول اللہ
سے گذری ہیں ما و مصنفان مسخوریوں کو سطر و اہ عام و ثواب کے قیمت ہی قلیل ہے۔

عقوبت و عزت مہمانی

طلسمات کی سیرت و عشق کر کر عمارت کی داستان مالک الہیہ چھاپسہ، ہر لائق دیدہ۔
 یحییٰ بن خضر علیہ السلام کو علاوہ لکھ جہتہ کے حوسوال و حول ہر نثر میں شامل دیکھتے ہیں
 قصہ کے ہر ایام میں مالک مسایل ہر دہی ہیں۔

کدو سوتون کا حکم انگریزی میں ہسٹری کا ایک عجیبہ مرقہ ملاحظہ فرمائیے۔
مشہور و معروف عالم باطل کو طرہ پر جس نے شیدی شکر آسمان کے عشق کی یلہ درد
داستان ایک سہایت ہی پر واقع ماولہ کو دیکھ کر خوش ہو کر ہو گیا۔
تعلیم السواں فی مادر و مایاں درد و کشتائیں۔

ایک اسلامی مکتب کا املا اس کی مصیبتوں اور گردن شکنہ کردہ امور عبادی کی نصیحتیں اسکے علاوہ اس
صحت اور عورت کے کسر میں دیکھ کر ایسی عزت کا ہی مادہ نہ کہتے ہیں بلکہ مراد کا فکر کا کافی تعلیم حاصل کرنے والے
روح شوق و حق قرآن و حدیث کا ترجمہ اردو سہایت مفسر اور دو میں یہ کتاب ہے۔

تعلیم النساء میں یہ سبیل کتاب ہے جسے مصنف مروج کی ایک بچپ قصہ کے سرائے میں ضروری
مستون کا اظہار کیا ہے۔

متفرق کتابیں حلیہ و لالیو، ویدیہ۔

ماہر میں آفتاب کی کوئی تصویر نہیں ہے۔ چنانچہ اس کی فاضلہ و عری فارسی نام لکھا ہے۔
اس کی تصویر میں ایک سراج ہو چکیں فی الحال میں بھی اس کا قائل ہوں۔
ایہ دونوں کے علاج میں ایک عدد الطبع والا حسین محمد محمد سے نہایت
سریع و صاف تصدیق کی جہت کر کے لکھے ہیں۔
صوفیہ کلام تصدیق و سلاطین اہل علم و فضلہ کے ذریعہ سے ملتا ہے۔

مذکر وہ رشک گل جو چین میں نماز پڑھو لگا ہمایو جو میں موتیا کا نار آیا ۔

سوفٹ دوس سے ابھی ہنسنے بنت کڑو ہو کر مار بھی تو کیا مار فریدار نکالی

خاتمہ رشحات صغیر و عذر تفصیر

الحمد للہ کہ بالفعل یہ رسالہ عجالتہ تمام ہوا مگر جو صلہ نامہ تمام رہا یعنی الفاظ جو خلاصہ صغیر سے جنکر لکھ دینے کا وعدہ کیا کہ اگرچہ اونکی مثال رسالہ مرتبہ سابق میں تھی اب بغیر مثال کے خاتمہ میں لکھ دوں گا۔ مگر تقاضاے شائقین اور بنجال التفاتی ناظرین ایسے الفاظ کا بالفعل لکھنا مناسب معلوم ہوا۔ جبکہ بعض لوگ بحر اور رند کے سند کو نہیں مانتے بغیر سند کے کب قبول کریں گے اور سبب توقف طبع اور معذوری و کاتب کے دیر بھی استقدر ہوئی کہ جی گہرا گیا یہاں شائقین کے تقاضے نے صحت اور نظر ثانی کرنیکی مہلت بھی ندی اسلئے بدولہ غلطنامہ یہ رسالہ مشہر کیا جاتا ہے اگرچہ دو ایک غلطیاں صریحاً میرے خیال پر ہیں جیسے صفحہ ۵۱ سطر ۲ میں ہو گیا غلط ہو گئی۔ صحیح - اور صفحہ ۲۰۱ سطر ۲ پر - بسم اللہ کا غلط - بیت اللہ کا صحیح ایسی ہی شاید اور بھی ہوں - امید کہ ناظرین بمصدق من ضنف فقد ستھدف جلدی کو کام فرمایاں اور ذرا غور کو عمل میں لائیں - اور انشاء اللہ تعالیٰ غلطنامہ بھی معہ اون الفاظ متروکہ ہمیشہ کے کے اگر شائقین میرے لکھنے پر اعتماد کر کے طالب ہوں گے چاہے پھر بھیجا جائیگا۔



میرزا محمد شمس الدین محمد بن عبد الغفور صاحب تاج کتب پتہ وسیعی خاں حاجی سید احمد صاحب تاج کتب پتہ

پت رست نیست سر جی جلاوہی برق

کنار

یا نیک کارم سے جو گریہ ہیں ہم

کنار

حقان العواہ سے ہدم کی

گور

رہے گور رالو نگر میں جا گئے

گور

سوچ اے مسم عاریکا تو ہر مکور کیا

مار

شب فریت میں عیالہ ہمارا کیا

مار

بق ارونے مجھ کو ڈالنا سر میں

مہر

الہ ری تری حسن نگاہ

مہر

اے ہمیں مائدہ نالوس کا مطلب ہے

کف موی کہی مہدی آجائی ہوئی

گوتہ

گلے میں بھی گڑ تو کمار میں لگا

معمی آوش

طوں گردوں کمارت ہم کی

جالور معدود

کئے سر کو سوں ملک ہا گئے میر

معنی قمر

گور بھی ملتی ہیں دھام کلاوس کی

ساب

شیخ دیکھوں تو سدا نظر آتا ہے

خرد و کوک

حطوف دیکھا ہوں مار ہر نواہی

آفتاب

مہر ملک لگا ہر سر سے اے گف

ممت

نہیں وغیرہ کہو مہر مالک

مونث غار تھی اک خواص اسکی

عرض

مذکر گہوڑو دور ایگی اختر نہ گشتا گہرگز

عرض

مونث یہ کی عرض امو خالق خاص عام

قلم

مذکر اس قدر مضمون تری و خدائی کیا کہو

قلم

مونث ہیر و کہین تہیلان تیری
مونث دکھائی سنبل عرفان طریق زندان

کان

مذکر ہماری آنکھیں ندیر ہنن جو اہر کے

مونث مفید خلاق بن سفیر اگرہ سے جبر کھی ہو کہ اس سپہرین ایک جگہ سو کی کان لگا کر

گفت

دس از تھی وقت خاص اسکی نیم

چوڑائی

عرض اس تہان کا ہزار جو چوڑا ہوگا شادادہ

بعضی التماس

برائے محمد علیہ السلام

قلم لکھنے کا

جو قلمندان بین قلم تہا شیخ ورجا ہو گیا ناسخ

بلور کی شراب کی

انگلیان بین بلور کی قلبین رشک
قلم شراب کی بسل رہ ثواب ہوئی صبا

بعضی گوشش

جو کان حسن ہوا ہو وہ کان بہانہ رشک

بعضی پتین یا تہوک

بیت

مگر سر سے پانک ایسے شعلے نکلیں ہر گھٹے

بیت

موت کے قاصد میری ماتر جت ہے

ترب

مگر عاشقوں طلب بوسہ کہاں تھامو

شرک

موت بہر تسکین دکھتا ہوں جو ترک کیا

تال

مگر ایسا تانا باندھتوئی مگر تو باغیں

تال

موت حال اس ظلم کو ادا کی سہی کی ہے

جمع

مگر انکھ کے لڑنے ہی سرور آشوب سرا ہوا

جمع

موت آج ہے ہوا پر جو تری رہی معمر

خواص

مگر عشق و طعل پہوں کیا کشتہ بھجے

خواص

گھر

سمجھ کو جس تک دوسرا لہر ایا ناس

مستح

اے دیر اساسی ہے لاج آ ویر

چھوڑنا

موت سے ہوئے ترک کہی شکر کا آتش

کتاب کی

تو کیا ایک حر کی دوسرے ہر مٹی ہوتی

مگر انکھ کا درد

صاح کھت ہے سلسلے میں بلک بھیا

تلاش و حال فکر

مٹ گیا اداساں مایاں کی آاد

جمع مامینیت

راہ کی دیر ہم ہو اکیس ہر ہم ہو

یو سخی

دم بھیر میں بیتا لاکر جمع جنگی

اشق و عاقبت

ہر یقین ہو عاکس میری ٹہنی اکر کی

مستح

چیسے ہو نیلام باقی دارگی اطلال کا بڑا حضرت بھرتے نون کی جگہ نیلام
باندھا ہے یعنی نیلام ہے

حرف الواو

وارثٹ ظلم لکھو کہ یہ اہل ہمدانی کی کچھ سے وارثٹ
ہوا حکم بعد رو بکار بی ہوا

بیان الفاظ و معنی

بہت الفاظ ایسے ہیں کہ پڑھنے اور لکھنے میں ایک شکل رکھتے ہیں
اور معنی اور ان کے دو ہیں ایک مذکر اور ایک مؤنث لفظ کہے جاتی ہیں

بمعنی پانی	آب
حرم سے لاتی ہوئی جمیع نواح زائرین و فکا	مذکر کیا جو اوسکی کو چھین دیا چشم پر آب آیا
چمک	آب
ناغ کیا ان موتیوں میں آبی شمشیر کی	مؤنث دانت شکر دیکھتی ہی سو گیا ناسخ مشہد
دریا	بحر
کوہ دریا ہو گئے ہر ناموں ہو گیا	شکستہ دریا دریا دریا میری آہ استبداد سے
کشتیوں کا بیڑا	جہز
نئی گور و نالی گنگا میں ایک بڑی کشتی	مؤنث ہمدانی چشم تیرا ہوا ہمدانی ہمدانی

موقوفہ

اگرچہ یہ لفظ عربی ہے مگر اردو میں مستعمل ہے اور انگریزی
 میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، پورب میں لوگ
 مذکور ہوئے ہیں مگر ملک مغرب کے سب لوگ موقوفہ استعمال
 کرتے ہیں اور واحد علی شاہ نے بعد از تراجم سلطنت جو کتاب
 حقیقت کی لکھی ہے اس میں موقوفہ مراد ہے

حرف البراء

مذکور

روند گشت طلسم لکھنؤ پر روید گشت کچھ کام نہ آیا پولیس
 والوں نے کسی کو نہ پایا

موقوفہ

پورٹ اودہ امبار ۲۶ دسمبر ۱۸۵۷ء بمقام مضمون کوئلہ
 کی کائنات فقیر صاحبان ڈیٹی گٹر سے کرنیل کیلیگ صاحب
 پورٹ طلب کی تھی پرفل ہست لکھنؤی غمیں غمیں
 جس پڑاے چڑھی ہوئی یہ کہو کر نشان موقوفہ آزاد باغ میں

حرف البین

یہ لفظ شاید انگریزی ہے موقوفہ

حرف الباء فارسی و عربی

مکونت

بزرگ عالم لکھنؤ صاحب : فقیر : آج تک ایسی زبان کسی
مردوں کی واسطہ نہیں ہوئی ہے کوئی شخص تباد کے کہیں ہوئی ہے
پیشین حلیقہ مسجد اصر ۵۶ فقیر : دوسرے وقت ایسی کچھ
طرائف پڑی تھی کہ میدان میں ٹکری کی ٹکری پلٹ کی پلٹ سرچہ پیشین
عالم اصر ۶۶ فقیر : رانگوں کے حال پر شفقت کی نظر کی کسر کی
ساعت سے پیشین مقبر کی

حرف التاء عربی و ہندی

ملک

شراب عالم اصر ۵۶ فقیر : ایک شرب شیار ہو کر روز باج جہ
کو پس دلی اور سمبہ پور کی سڑک پر گشت کرتا ہے معلوم نہیں کیا بلکہ ولس
کرتا ہے ٹکس عالم اصر ۱۱۱ دلوں میں حروف کی ہشتندوں سے پوچھا گیا تو
ٹکس کہتے کہ اتنے ناموں کا مقور ہو کر ٹکس : مشیر لکھنؤ : ات
ہوں آئے تو گھر کا ٹکس ملا : حرف التاء ہندی کی

سہو کر پٹیا ایڈر اس اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۹۵۵ء تار
میری نظر اس فقیر کا جب شہزادہ ویزاوسمین گئے تو ایڈر اس پڑا گیا

حرف الف

موقوف

اسپتال طلسم لکھنؤ صراف فقیر جب سے انبار خانہ قدیم
میں انگریزی اسپتال مقرر ہوئی ہے پیدائش ایک بے بیماری کی
کر رہی ہے

حرف الباء عربی و فارسی

طلسم صراف فقیر ۲۲ اکتوبر کو جو ڈیشبل کشنکی
کوٹھی میں چور سہائے کا قذات انگریزی ایک چھوٹی چھری ایک دستی ۳۳
روپے دو بکس چوٹی چورائے + پنک + اودہ اخبار ۲۶ دسمبر
۱۹۵۵ء + فقیر + اودہ کیا گیا ہے کہ اگر ننگ ۲۰ روپے آہد میں
ہو تو بچا اس لا کہ روپیہ اول اس میں جمع کیا جائے گا اور بعد کو
یہ ننگ جاری ہوگا۔ پنک + طلسم ۱۵ روپے جب کلکٹر
صاحب کاہلی حنیف دسہ نور صادق رہا اتر بھری والونکو پہلے بل کا
جائے ظاہر ہوا۔ پنک + طلسم ۱۵ روپے
طینی دیکھا کہ فقیر کو ڈرایا قضا کر دے گا۔ پنک + طلسم ۱۵ روپے
پانچ

استعمال میں

واضح ہو کہ شعراے پہلی و لکھنویں اپنی الفاظ انگریزی کا استعمال کرتے
 کم ہوا ہے اسکے اشعار کی سیدیں کم لیں مگر فنی شخصوں اہل احسان
 سبب تکرار معافیات ملکی روید کے اس استعمال کو نہ شروع کیا ہے ماحول
 کٹر سیدیں ایسی ضرور ہوئیں گی کہ یہ الفاظ اردو میں ایسے مل جل
 گئے ہیں کہ میرا ملک کو اول کا اول بنا ضرور ہو گیا ہے میرے نزدیک تیں احار
 سال سیدیں اول اودہ احار دوم کارنامہ سوم احوال الاحار و پہلی
 انکس سے اودہ احار میں ایسے الفاظ اکثر آتے ہیں اسکے چہ الفاظ اوس سے
 اسباب کر لئے گئے اور کچھ الفاظ ظہور لکھنؤ کے بھی وجود تھے باقی شعرا کے
 کلام سے بے عرص حقد الفاظ معہ کسد کے مانے آئے گئے ہیں

حرف الف

مذکر

الکپیل صدی کی کچھری میں اپیل کس حاکموں نے پہلا حکم بحال

کس اسٹوارڈن اودہ ۱۸۲۴ء و سید شمس

سال خلوس شہزادہ و ملنر در کاکھتہ + فقہ + بعد ایک اسکولہ ڈان

اگن بوٹ + ظہور لکھنؤ + اسرار کال شکر پھنج باد اور دیر

خارجہ ہیں ایک اگس نوٹ آلات حرب و صرب کا و رہا ہے سندھ میں

الفاظ	تہذیب	نام
یاد	محمدا میں دیکھتا ہوں جو شوقی غرا کی	تاسو
پاس	تشریف لے کر پیسے پاس کی	میرٹس
پاس	اولیٰ دیکھ کر اس کی جو پتا بہت آتش	میرٹس
پان	پال دیکھ کر جو بکھری نظر آتی تھی	میرٹس
یخ	دریائے لطافت	میرٹس

خاتمہ رسالہ شجاعت صغیر بیان میں الفاظ
 انگریزی میں مستعمل فصیحانے زبان اردو کے
 اور فہرست اول الفاظ کی جو مسودہ سابق
 میں مع اسناد موجود تھے اور اب بغیر سند بحیثیت
 لکھے جانے میں انشاء اللہ طبع ثانی میں جتنی
 سببیں ملینگی لکھی جائیں گی و بس تذکرہ تانیث
 الفاظ زبان انگریزی جو فصیحانے زبان اردو میں

ریاضی سیر کی عدم سے خود کی **آ** دل سب کی ہر اکے یونکہ جو کو **م** رند
 درما کی لطافت
 سب غریب کی بڑی فقہا اشنا ہوا
 یا دواؤں سے مدی ہمیں مست کئے ہوئے
 حشر کے پرے میں صفحہ حق پر آئی
 یوں کہوں معشورہ میں مدد کیلئے ہوئے
 بہتوں کی گریہ تھوڑی دنوں پہاڑ
 ماری ہی تو گیا مار عزیز دل کا
 حملہ کیا ہر جا کہ یہ بل چل نظر آئی
 ایسی تو چہلا دیکھیں یہ چل بل ہیں دیکھیں
 میرا شاہ
 حیات
 میرا بیس

حرف الیاء حطی

مذکر

حیرت کو جو دوسرا پانا نہ ہوسکے
 خاک پا لوند اور اس غیب نفس کی ہرگز
 دین سے کہے ہماری ہر گز نہیں
 یاد و محرم میں مدد کیلئے ہم
 اور کیا ہر سہارا جس
 کو لاکھ اشعیاء کا میرا ہر جمعہ ہوا
 دماں کوہ میں رو پوش یاد میرا
 ماعاں سر کس فکر کا میرا جان گیا
 درد اور ٹھہر بیٹھی ہو اسکو یوں کیا کا
 موحرا رینا نہ تہیجیم ہوا
 دیکھو کس آستیاں میرا
 قرینہ ہے ہی آستیاں میرا

حرف الیاء حطی

مؤنث

وزیر	یہ غسل کیا ہو میں اور یہ وضو کیا	اتہا و غول ہی ہم ہاتھ پاؤں دھوئے	وضو
اسیر	کیا غوی میں عزت ہا کہ وطن ہو گیا	دیکھ کر خاندان صیاد جس پہول گیا	وطن
ماسخ	ہمارے رونے سے جسم و نور آت ہوا	دیکھائی دیا لالکسا بیلو کر لاہول	دور
مرق	خوشے نکل کر در اسگسار ہوا	غم کو تھے اور شر و حقیقہ قار ہوا	وقار

حرف الواو ہوز

مقونن

دہائے لطافت

میراث	کیلی شریک شری بیچ وضع چمکی	تو ہی گل شاہد از ہر پہلوئی کی شمع	تربا
رنگ	آتش و انگہ پوئیں ہو گئے ساری	حب و فصل تے نسب یہ وہ خط سنی	وضع
ناسخ			دعوت
میراث		دیبا کی لطافت	دعوت

حرف لال ساھوٹا

ملک سنا

رنگ	آج کسب و دہیں موتیا کا مار آیا	وہ رشک گل چمنین زار پر سنر دلا	رنگ
وزیر	پھر تیرے سبب شکل آئینہ گردوں ہوا	میں وہ جنوں پہلا سے لڑا لڑا	وزیر
میراث	کہوڑوں سے ڈر کے کاٹھے ہو لکڑے	نکلا وہ جب تو تھوڑے پہنچا کر مڑی	میراث

تفصیل
در بیای لطافت

الطاف
نعمت
سر
نذر
سرد
سرگس
سردیا
سراج
سل
سیم
سفر
سظم
نصیر
نقب
نقد
ملک
نظام
بش
نار
سود
دشمن
لوک
نویج

تفکرم کا اسوہ طبیعت سے تسلسل بہ گیا
پاؤں کے طور پر کسی کو نہ نہایت کھینچ کر
چاہے ہوں زندگی تو نہ ہو بار سے جدا
ضعف کی کمی ہو یا اس قدر کی کمی ہو
دیکھا کہ اس کی سیر کو نہ کو مام حرا د کی
ایک سیل کے سجدہ ایک مسجد ایک خلق
اس کی آرازی پر جس حد سے ہی اس کی
جھونکو لال لال حیرت کال ہو گئے
من سے دیکھا حوا آور دادی سے
حب شہر کے نہیں جس کی خبر و نہ تو نکلا
بیخافی میں ہر کی شک شتاب اپنی

سرسری ہر جو دیکھی مقفی و دیکھی
میں تو کیا ہر ایک سہر جیانی ہوئی
جو شہر میں جگ جو بہت کیا نہ دیکھی
خاک سے لے کر ہر گس شہر لائی
ایسی کئی کئی سردیاں بھی
کیونکہ ہمیں تم میں آگرو سلمان ہر گس
سل دنیا میں سر سہری قدرت انہار کی
خانہ لسم جہرہ نازک پہ مل گئی
ہم کے نولا کو وہ نظر مدلی
دریا کین نظم کو ہر شہر ہر گس
کتنی کامین پہنچی تغیر خواب اپنی

در بیای لطافت

یہ دو سائیں آئے ہنوز ہی حاصل
کہ نقد محبت لو پا فی علی کی
دو دہ کا بھین +
و نہ لے گی گور و منہ پر آفت
گو ہر گوش صنی کی آب کا ہر کما اثر

در بیای لطافت

جو ہو ملک قلم ماند توک جیرو ہر کی
نکھوی ہر نوید ہر ہر ہر

کروان جہرہ ہر ہر ہر ہر ہر
ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

لام
میراث
اسیر
رنگ
اسیر
آتش
اسیر
رنگ
سرق
ناسم
رنگ
میراث
" "
" "
بکر
ناسم
میراث
ناسم
میراث

تمثیل

الفاظ	نام
میںان	رنگ
نیر	برق
نیل	آتش
نیرنگ	آباد
نیلوفر	خضر
نیل	موسن
نقل	گویا
ناموس	دیر
نیا	آتش

حرف النون کلمن

مؤنث

نار	طونہ پر برق جل نور ہونا زنتی
ناو	بل آگیا کہ میں تری مثال گئی
ناک	بیچیا کی سے مگر ناک نہیں گئی
نان	ہو ایک نان چہرہ سودہ ہی جانی ہوئی
ناو	ایک قطر میں ہی تلاء طوفانی ہوئی
ناکی	میکسو نای گلو بہکی کی نی ہو جا بگی

معنی ۱۲
 دریا و لطافت
 آج کیا اپنے جانی ہوئی دنیا دیکھی
 جسے ہر جہاں سے مسخ و بکھی

تمثیل

الفاظ

نیشیں نکلے لو تھو پٹن سرکے ہیں مہم ...
 نصیب بخل میں مار کر لیا ایک سو تلوہوں ...
 نطق سر کر کر مہم بھون سے یہ سمجھ کر ...
 نعل خاکسار سر پر کر کے ماہ کو نمایا ہے ...
 نقش دل گزرا گاہ خیال تو پھر ہے سبھی ...
 نفع موی صنعت کار را یہی ہے ...
 نفاق سوا فی میں غنا کے گر نفاق ہو ...
 نقش اولیٰ میں ہیں اس کی جہی حرمت ...
 نعص سست کیا کہ ناہی ہے نقش رابع کا ...
 نقش حرم نوری کہل مدرس گامانی کو علم ...
 نقصان مال بخشش سے کر لیا کہ ہیں سونے ...
 نگہ بخش حوی وہ پر پر و سلیمان ...
 نگین ہاتھ میں کچھ سے تری قدر فلتہ تریابی ...
 نگہ ہو جو منظور اور ہر جواب اور کی ہنا ...
 نگہ محکوم رانی پر محکوم مبارک ہو جو ...
 نگہ غار کا ہر محو محسوسوں کو ...
 نور جتنے گور و گور و ہا ہا کی سچوٹی میں ...
 نون آتش آہ آسور و دی ہر ہمارے خیم تر ...
 ہال ہر فیض خاک سوسے سرحد و نگو ...
 م فی القوت یک فتح کا لکھ گیا ...
 ن سرد درجے جہان کی پرتو موی ہر ...
 نر علیہ کمال کی ہر دیوانی ہر وقت ...

یام

آہستہ آہستہ کی لہریں لہریں لہریں ...
 نصیب بخل میں مار کر لیا ایک سو تلوہوں ...
 نطق سر کر کر مہم بھون سے یہ سمجھ کر ...
 نعل خاکسار سر پر کر کے ماہ کو نمایا ہے ...
 نقش دل گزرا گاہ خیال تو پھر ہے سبھی ...
 نفع موی صنعت کار را یہی ہے ...
 نفاق سوا فی میں غنا کے گر نفاق ہو ...
 نقش اولیٰ میں ہیں اس کی جہی حرمت ...
 نعص سست کیا کہ ناہی ہے نقش رابع کا ...
 نقش حرم نوری کہل مدرس گامانی کو علم ...
 نقصان مال بخشش سے کر لیا کہ ہیں سونے ...
 نگہ بخش حوی وہ پر پر و سلیمان ...
 نگین ہاتھ میں کچھ سے تری قدر فلتہ تریابی ...
 نگہ ہو جو منظور اور ہر جواب اور کی ہنا ...
 نگہ محکوم رانی پر محکوم مبارک ہو جو ...
 نگہ غار کا ہر محو محسوسوں کو ...
 نور جتنے گور و گور و ہا ہا کی سچوٹی میں ...
 نون آتش آہ آسور و دی ہر ہمارے خیم تر ...
 ہال ہر فیض خاک سوسے سرحد و نگو ...
 م فی القوت یک فتح کا لکھ گیا ...
 ن سرد درجے جہان کی پرتو موی ہر ...
 نر علیہ کمال کی ہر دیوانی ہر وقت ...

شمسین

وریائے لطافت

الفاظ

ضیاء

میند

نام

میراثا

"

مجلس میں پہول مست چشم کی دیکھو کہ مقام ان
پیر پیو عوض کتاب کے مجلس شراب کی رشک
حرف المنون مذکر

نار	جس روز ہوا دور گمان گ بلی	مجنون کہی ناز غزالان نہ اوٹھیکا	سیر
ناخن	عین پچاے غریزوں کے کشائنی امید	اشک عقدہ کشا ناخن مژگان ہوا	"
ناقوس	ناقوس اوٹھا کے زمین پر ٹپک دیا	آتش کو نہ پہ تیغ سے پانی چھڑک دیا	میرس
نام	بلبل ہون بوستان جناب میر کا	روح القدس ہے نام میرے ہم صیر کا	ناخن
ناسور	کھسے زیادہ رشک می انگور ہوا	دلین ہر دانہ تسبیح کے ناسور ہوا	برق
نام	سوز غم فرقت نے سوکھایا ہر سمندر	لشک پین انکھو عین زمین نام تر کا	"
ناموس	ناموس نبی شام کو بازار میں آیا	سر حضرت شبیر کا دربار میں آیا	دیر
نال	مالک ہو یہ بلال سے چرخ بلند ہوا	پچھلے فلک پہ نال گر ہو سمندر کا	"
ناج	ناج اسکا اگرچہ خوشنما تھا	سنگت کا پہاڑ جی تھکا تھا	شیم
انجم	ایضہ مذکور مرا کیا کہ تیرے غصہ میں	نجم طالع بھی میرا مثل مہند ہوا	سیر
نچھاؤ	نے نقاب اکدن جو اور کار و نور ہو گیا	مشت زدہ درخشاں کا نچھاؤ ہو گیا	بحر
سخل	یاد کا سخل عداوت بارور ہوئی لگا	بڑھ چلی دگلی گرہ پیدا شرمیل کا	وزیر
نرخ	زوال حسن کے سودا زلف کو کھو دیا	پیرا خط آ لگا تو نرخ مشکاب گھٹا	عبا
نزول	نزول میجا ہوا چاہتا ہے	یہ بیمار چسپا ہوا چاہتا ہے	رند
نشان	نشان عاشقی پر زدہ تادو گر گیا تھا	پرستاران جاناں یقین خود غمان تھا	رشک
نشتہ	الہ ری حرارت جوش خون عشقی	پانی لہو سے نشتہ فضا ہو گیا	برق
	سودا ہوتی نہیں بند اس برق	فوج کام آجکی نشان گرا	"

[illegible]

1

سے لطافت

1

مشقیں

املا	نام
مہر	اللہ سے ترقی جس طرح نکلا
مہتاب	مہتاب کو جوئے عام وہ کلام ہو گیا
میدان	یاد آیا میں کہ سناں ملیج مارہا
میدان	نوسن تنو کا کیا لکھنا اسپر
میدان	اسو خوش دل وہی وہی وہی وہی
میدان	نہایت ہر ماں میں کچھ اولیٰ گزشتی ہر
میدان	ہر چیز میں چٹکے جو چھو ہو تو آوار تھک
میاں	ہر قصور ملک و ہر دم اسر و حمار کا
میل	دل ہمارا اس قدر صحتی طلب رہا ہر
میل	سنگ تو میں گل سے وہ مگر زیادہ ہو گیا
مقر	کہتے تھے سفر حکو وہ اصد کا مقر
مرفد	گو فرستے رہا کا بسمل کے گناہا

حرف الیم

مونٹ

مار	عشق اس سے مجھے ڈالیا روٹیں
مال	چہرے کی
مک	ناگہ حیرت کی کہی ہو سوتے ہی ہری
مسارکاد	
مناج	لا عار نگری آتی ہے ظالم پر عزم کو
مشال	ابن متالوں ہر یہ کام اعلیٰ
محل	ما صد ۱۲
حرفی دیکھتا ہوں مار ہر تلوار دکنی	درامی لطاف
گہاٹ سر پہرہ نکلتی تھی لی حلقہ گر گیا	درامی لطاف
مناج	مناج صبر و طاقت بہ ستر ایک پل میں کی نظر
سب مثالیں ہیں فادہ و دوسا	درامی لطاف

شمسیل

الفاظ

نام

منبر	نہ فلک آنکھ سمجھنا کہ بڑا سی حیدر	سات زینوں کا کیا حق نے منبر پر	ناسخ
منفذ	وہ لاغری میں خستہ و بیمار رہا	تہجانی مجھ کو منفذ بستر بنا گئے	رشک
منظم	کم نہیں منظم ناہم ہی مزدور و لے	گہر کسی اور کے رہنے کو بنا جاتو من	۵۵
من	زلف و ان افقی پر یاد داغ جگر مہر	حسبے سناپا فتنے عشق نے من مجھ کو	ہش
منجن	تیز و ندان طمع رہتے ہیں چشم پار پر	چاہئے منجن مجھے خاک بستر با دام کا	اسیر
منتر	کیا ماتھیں اوس افقی گیسو کو لگاؤں	افسون نہیں آتا مجھے منتر میں آتا	
منگل	آیا اپنے پاس وہ ماہ دو ہفتہ شہر	ایجنوں دن پہر منگل میں منگل ہو گیا	صبا
منصب	تجھ پہ فیض تربت سے شاہ کی	منصب مہر و مہ و محو کہلا	غالب
منضج	کوئی کہنا ہو دیکھو منضج کی منضج	ولیکن پیشتر سے گہر کوئی منضج بلایا	ہون
منقبت	منقبت کہہ حیدر کرار کا	ہو ثنا خوان قد وہ ابرار کا	فصح
موقلم	کہتی تھی جو تیرے رخسار تابان کی شب	شمع روشن بیگیا ہی موقلم نہرا د کا	ناسخ
موقع	ہوں میں ہوں ای کی پر آکھیں کہلا	میں سزاؤں مرقی موقع تہدید کا	اسیر
مور	پلا کے شیر سلائی ہو طفل کو دایہ	دلیل خواب اجل سے سفید بویا	وزیر
سوم	شب ہوا سے مل گئی جواو سکی رلف عین	دم میں موم شمع سار اعتبار اسوا	ناسخ
مورچل	جو کہ ادنیٰ ہیں خوشامد سو وہ اعلیٰ تر	مورچل افسیر ہر نام طاموس کا	۵۵
مولد	آج مولد ہو جناب احمد مختار کا	خارزار دہر میں عالم ہوا گلزار کا	۵۵
مرواد	ہا ہر آتا سوا و سپان کا	ہوتا مانع سرور انسان کا	۵۵
مہیاف	مشک و گل بسے کیا آئینا ہوش بکو	عشق میں کوئی سونگہا دی مہیاف	اسیر
منور	ہیں یہ ادنیٰ شوخیان رنگائی پار کی	مور آیا پاؤں کو نیچے تو جگنو ہو گیا	۵۵
موسم	کہلجی اپکا زرباد پیر نہ ہو کو بقدر	موسم تو قریب آنے دو تو بے شکنی کا	۵۵
	دل نیچے من عاشق بنیاب بیچے	قیمت وہ ہر جومول ہر مال مزید کا	ہش

تختہ نسل

الفاظ

نام	مطلع	عوض مطلع کو کہو ایک نغمہ دیکھو	مطلع
وریر	مضمون	میرے استعارے ہی سے کہے گئے اور سے سید	مضمون
اسیر	مطلب	مکتب میں علم کو حفظ کیا آہ کا سبق	مطلب
وریر	سطر	کے شمع مکان قنوت صانع کا مظهر	سطر
وریر	مشتق	کس قدر لطیف ہمدی ہر ماں ملا	مشتق
اسیر	معلم	کیوں نہ عالم ہوا دسکا تھم شمع دہم	معلم
اسیر	نقص	تھی شاں علی چہرہ انور ہر جس کے	نقص
اسیر	نقص	شریہ بڑھتے آگے ہی وہ سونے کو	نقص
اسیر	مقام	یاؤں میں کہتا ہے کہ ہاں ہر عسکری	مقام
اسیر	مقام	کو ج دیا سے کر چلے تھے ہم	مقام
اسیر	مقدار	سرق گہر رہتے سب ہر کی تار کی سے	مقدار
اسیر	مقصد	اہل دنیا جمع ہوئے ہر شاں و شمع	مقصد
اسیر	مکان	مہر کی ہلی ہوئی در سے ہوں میں گہر کی	مکان
اسیر	مکتوب	لعلت کو حوں قاصد محبوب آیا	مکتوب
اسیر	س	میں جو عاشق تیرے آدھو ہونے خواہ	س
اسیر	مکر	اہل دین کی اور حصل کی دیا آقا	مکر
اسیر	مکر	میں یہ ہوا عشق وہ ہوا عشق کی	مکر
اسیر	ملک	دل ہمارا تھا جیو ہوا تھا ہوا	ملک
اسیر	مثال	اتنا تو جہد عشق کو مارو اثر کیا	مثال
اسیر	میسوس	میسوس لہا قی سے جاؤں قد کو یہاں	میسوس
اسیر	ملک	ہر چھکے درد سے بھی ماہر ہوں	ملک
اسیر	کلاپ	حیرت سے ملکر کیا ایک لگاؤ کی	کلاپ
اسیر	اسیر	سے تا مطلع حد شید مطلع ایسی دیا	اسیر
اسیر	اسیر	تارہ مفلح سدا تو سر ہاں گیا	اسیر
اسیر	اسیر	رہتا ہی ہاں ماں یہ مطلق کتاب کا	اسیر
اسیر	اسیر	اند ہی میں جو کہتے ہیں کہ مظهر خدا	اسیر
اسیر	اسیر	مشتوق بھی ملا تو میں میدیاں ملا	اسیر
اسیر	اسیر	وقت لسم اللہ معلوم حکا لسل ہو گیا	اسیر
اسیر	اسیر	کلی تھی عمت اس مقصد ہر حکا کے	اسیر
اسیر	اسیر	رفتہ رفتہ معر سودا کا کل ہو گیا	اسیر
اسیر	اسیر	یہ حیرم کوئی عا ماں اس مقام آوا کا	اسیر
اسیر	اسیر	یار کے آتے ہی مقام کیا	اسیر
اسیر	اسیر	وصل وصال کا ہو گا جو مقدر چکا	اسیر
اسیر	اسیر	ترک دنیا سو میں حاصل وہ مقصد کیا	اسیر
اسیر	اسیر	دکان کی ہر بار مکان سے ترو کا دکان	اسیر
اسیر	اسیر	حسے ٹکڑی اور دیکھتے ہیں مکتوب کا	اسیر
اسیر	اسیر	ماعت دیوانگی محو کو مانت ہو گیا	اسیر
اسیر	اسیر	مکراں شیعہ سے ہو سکا ہیو نہ کا	اسیر
اسیر	اسیر	انکلا کوئی بدعت مگر سالیسا	اسیر
اسیر	اسیر	ملک یہ آخر امانی سے اعاد ہو گیا	اسیر
اسیر	اسیر	اوسکو بھی اب لال ہر میری لال کا	اسیر
اسیر	اسیر	سایہ کوئی چشم جہاں سر ہا یا	اسیر
اسیر	اسیر	جو ملک ہو گا وہ مع ماہر ہو گا	اسیر
اسیر	اسیر	اچھرم سے کر تو ہوں میںک سو حد کر	اسیر

الفاظ	معنی
مذکور	جو کچھ گزری ہو پھر گزری ہو
مدرج	و اعطا جب ذہب تیرا نہ ہو گیا
مرہم	را کر باہر واپس آنا و شکوہ نہ کرنا
مضج	کر گیا صورت ملاوٹ جس جنت میں
مربک	جسم کو جنبش نہیں ہوتی پر تحریر کا
مرفض	نعم محسوب نہ ہو و نہ ہو دیا
مركز	نہاں اور ایسے روشنی اگر دیکھیں
مروء	قیامت آتی ہو نہ تیرا ہوتا ہے
میش	پوشاک شیش پہنی جس کو تو نے
مصقع	کس کے ہاتھ تلوار چھینے سے
مضام	لانی نادانی ہو کر کل صبا جمع جمع
مسن	رس کیا جب لانا اگر کسی سے ہوا
مسلس	ہنگیا میں سوسن کر دل کو
مستول	ایکان باہر بھی دیکھتا غم سوا کر
مستزاد	سکھنے آئندہ کی توفیق میں مصحح لکھ کر
مشق	مرا سید پر مشق آقا باغ چرا لگا
مشتام	سوی غبار باصرہ چشم حور سے
مصرع	کاتب قدرت ہوا بخود پر عجب حسن
مصحف	خلق نے قرآن دیکھا جب ماہ جب
مضائق	مصدق قول احمک لکھنی دکھا دیا
مصلح	جو مصداق لکھ دیا ہے ہاں کو ہن

شمسیل

الفاظ

نام

مار	سفر میں مسیحا ہوتا رہا کیا	سمیع دیکھوں تو سیدہ بار نظر آتا ہے
ماہی الصیغ	اور ماہی الصیغ لوگوں کا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مال	مشکوٰۃ نہیں ہر ازداع ملکر ہی شک	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مستوع	اوس گلہ ہو گئے ہیں کس تو بھی چوید	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مشل	عالی سی میں تھا وہ کتب	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
سلت	سما تیرے گہر کا ہوا کوئی شاعر	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
عرب	درد سے چھوڑ کر آؤ ہو دیکھا ناسخ	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
میں	جو تیرے حشر سے کھلا تھا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مک	لغز اوس ہاں کیا ہو چکر چکی	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محبوب	حسن کوئی گل روح شمع پر دیکھا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محل	میں مدیکو سب بحر میں کل پیہر گیا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محل	سبک سمع ہم دلوں کو عالم میں	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محل	مسورنی اوتھریل ہر کس پیش	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محل	داد کو جس میں کیوں مل جس میں	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
آل	اعلم محبت کا ہر حال اور طرح کا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
پ	کسا نقد عا ہری ہو جو دردِ صبی	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
عمر	بھلا کسا حواں اسکا دل کا تو حال	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
ط	یہ جو ہے آب بھی سرگ سادہاں	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
ا	ایک سال میں جس میں بھی حشر نہیں ہوا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
عمل	ہم اس طالع کو اسدہ جا کر لکھ کے	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مدار	او گاہر گہر میں ہر سو سرور دلی کا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
نام	سمیع دیکھوں تو سیدہ بار نظر آتا ہے	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
ماہی الصیغ	اور ماہی الصیغ لوگوں کا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مال	مشکوٰۃ نہیں ہر ازداع ملکر ہی شک	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مستوع	اوس گلہ ہو گئے ہیں کس تو بھی چوید	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مشل	عالی سی میں تھا وہ کتب	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
سلت	سما تیرے گہر کا ہوا کوئی شاعر	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
عرب	درد سے چھوڑ کر آؤ ہو دیکھا ناسخ	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
میں	جو تیرے حشر سے کھلا تھا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مک	لغز اوس ہاں کیا ہو چکر چکی	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محبوب	حسن کوئی گل روح شمع پر دیکھا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محل	میں مدیکو سب بحر میں کل پیہر گیا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محل	سبک سمع ہم دلوں کو عالم میں	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محل	مسورنی اوتھریل ہر کس پیش	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
محل	داد کو جس میں کیوں مل جس میں	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
آل	اعلم محبت کا ہر حال اور طرح کا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
پ	کسا نقد عا ہری ہو جو دردِ صبی	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
عمر	بھلا کسا حواں اسکا دل کا تو حال	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
ط	یہ جو ہے آب بھی سرگ سادہاں	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
ا	ایک سال میں جس میں بھی حشر نہیں ہوا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
عمل	ہم اس طالع کو اسدہ جا کر لکھ کے	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا
مدار	او گاہر گہر میں ہر سو سرور دلی کا	ماہی صیغ میں لطف سے سنوا

حرف اللام

لا لاس سے جو جہاں سے جا مارا
 لاج لکھا چھوڑی، اور درالضائق
 لام لکھا چھوڑی، اور درالضائق
 لا مکان لکھا چھوڑی، اور درالضائق
 لب لکھا چھوڑی، اور درالضائق
 لب لکھا چھوڑی، اور درالضائق
 لب لکھا چھوڑی، اور درالضائق
 لب لکھا چھوڑی، اور درالضائق

لا لاج لام لا مکان لب لب لب لب

ہوئے تھر سے گرووں کے غماجا مارا
 اپنی مند و لگو خدا ویا ہو لاج حور کا
 بہت دل سے سدا نام اوس لکھا
 ستقام دعا جان محبت لکھا
 کسب میجا و مس گویا لکھا
 حاسن گہٹ لکھا ایسا کہ نما ہو گیا
 موت کے لچس مٹا لکھا
 سرور لکھا

طرق باسم ہیر دہ اسیر دریر مدد موس

حرف الف

عادت ۱۲ دریا سے لکھا
 مالوں کی ۱۲

ت ت

جہاں کی جہاں میں جہاں میں
 بہا تو رقیس لکھا
 جلی سے جلی سے جلی سے

مرا لکھا
 میر لکھا

بام لب

نام	دعا مروری حارک و کانداز اوس پر نیل	کمان
نام	شادی سرمان قهر قوت اوس و لای	کعبه
نام	اکت اکت همون رو سیم من بجا بکلا	کعبه
نام	اه عاشق کالین کالین کور اثر	کعبه
نام	لے مشق بهین ہونی کس کا حاصل	کعبه
نام	غرق ہوا ہوا حواس نو گوہر پایا	کعبه

علی نواب تبسم عظیم آبادی

لا گرداں در دندان پر ہوتا جو ہم کو
مگر محسوس ہے گرد او چمکے گوہر بحر نہیں سکتا

گو کہ ہر	حکایت کو کلاما سب دہم ہو گیا	گو کہ ہر	گو کہ ہر دنیا کے حد تو تو پہنچاں چلے
مگر	وہ جس سے اویہ برق اور ست کو دھکا دیا	مگر	مگر عرش پرین کا گوشتو ارا ہو گیا
مگر	المسہ لندہ حق میں ہے آنکھیں	مگر	احسان حد اکا کہ یہ ل گھر عدا کا
مگر	کو جو میں سے کس میں حکمران کو لولہ بٹا	مگر	کیا عاشق اس میں کس کا گرا لکھا ہوا
مگر	چاند سراج پر تدریج کو تو سہ ہو عطا	مگر	تجربہ کو کس کے ہر گز نہ پتا ہے
مگر	پہلوں ماستی میں ہے کتھارا لونا	مگر	نامہ تلوار کا پڑنا ہو کہ گس پڑنا ہو
مگر	کساری مجوری چمک لے ہوئے	مگر	وہ باؤں کو کھمبہ و جھمکے ہوئے
مگر	کبھی اپنے حب و عشق کو مگر عری طرف	مگر	سار کھمبہ قوت کا ایسا جان بکلائے
مگر	مار کو کس کو کہ ہو یا شوکی نور سے	مگر	نہیں لے پڑا عشق کے میدان غلج و کھیا

تمثیل

الفاظ

از شو نظر کا متفق کی اور شو اگلی یار کو
 گل کے جسم سے کرتے ہیں استخوان تعلیم
 تیرے ہیں سرور و فطرت باطن کو یار
 چرخ زمین پر چرخ لایا چرخ اور شکر کا
 آؤ جی کیا جانور ہی کیا تھم سہو چرخ
 سیکشی تیرے فلاطون سے بدین ہم اسیر
 پوشاک سب پر روز و رات جوتی پر ایجا
 زہر قمار غور لیلی کہ اپنی جھمبہ بھی شلی
 یہ شیر ز افحی لیسوین زہر ہے قاتل
 لہجہ چرخ جس کو وہ بیسوار آیا
 قبا میں ہو گئی محو الجبین وہ ماہر آیا
 گل رخسار کا لنگار ہوا
 عشق نے ہمو دکھایا آج اعجاز خلیل
 چوڑا الطراز سودہ رادر پہ لیل کرے
 سوئی بہ شبنم سے نفرت فراق ساقی میں
 جلسہ تارک بھلا تھی کیا تھا سرور
 مانعین روز گل اورد کے شفق ہو تانہا
 تراک شام گل میں کہ لکڑی سے مانع ہوئی
 خاک دیکھیں ہم قمار گلشن ایجا دکا
 داغ دل گل ہی پریشانی دل سنبل ہی
 بوی گل کی طرح گورہا درملا تندی
 کات جہنم کی دھندل کہہ کہہ لکھنوی

لیسنے کا پھر یہ یاد دہانی نہ کیا
 چشمی کہہ جو ہما لگزار ہوتا ہے
 جیت جی فردوس میں اپنا گدے و نیلگا
 گریہ نیلگیا گرواب دریا سے نظر کا
 خزا کہو تر لگیہ اگر دان پورا ہو گیا
 خم نہا جو گرو باد و ٹہا ہمارے خاک کا
 نکلام نو کا ہی گریہ بیان پرانا
 یہ رشتہ جنت میں اپنی کہ نیلگیا قفس لکھنوی
 پڑا جو سہا پہ سیاہ سے گرو ہوا
 گل سیاہ یہ سمجھو گل سوار آیا
 گل خورشید محشر گل ہوا شمع سبتا کا
 گل مری چشم عاقبت میں کا
 اک سہید ہمارے نانہ کا گل ہو گیا
 نای صبا وجہا پیشہ فر کیا گل کرے
 کہ ہر گلاب بھی محب حرام شیش کا
 یوں گلاس آب زہر بھر بیاتہا لکھنوی
 بادا چرخ کا سونیکا ورق ہو تانہا
 کوئی گل لکھنوی تجوید باز ہو نہیں سکتا
 خار طائر کے لئے گلدام ہو صیاد کا
 اوی گلہ قابل گل شست ہو گلشن اپنا
 یار کا گلگون نسیم صبح جی جالاک ہوتا
 فرج بے خنجر گلوی طائر مضمون ہوا

نام

المنش
 اسیر
 وزیر
 اسیر
 رشک
 اسیر
 سحر
 اسیر
 وزیر
 ماسخ
 برق
 ماسخ
 جرات
 ماسخ
 سحر
 برق
 ماسخ
 برق
 وزیر
 الکس
 بابا

قصہ

قصہ

الفاظ

کمال

کو

کوہیل

کچال

کثر

کوت

کفش

کرکتہ

ککلت

کوج

کچیل

کچر

کچیر

کچال

کچیل

ککن

ککیل

کال

کال

کال

کال

کال

کال

از کچیل ہی گوشت گردانی اس کے خون کو

روکش عقیدتیں کو کر بر سر و ہونگی

خجل فاسق جس عجب ہر دم دار سے ہے

دوریاے لطافت

انوارہ

انگور سری چٹاپانی

آتش آرد کی کیا کرنا ہر وہاں سنی دور

کھیلنے سے اور دلہلوے منگائی

میری نکرت بین نہ لاغیر کو

یکے میرا نام درمیں دیا ہن کو کلیل

نام

ناسو

شاہ

سرق

میرا

"

"

"

"

"

"

"

اسیر

حالت

موس

عصر

سیر حد و کمان پر بے قیاری کی

تجلی سوا منک کی صاف گیسو ہوگی

کو پیکس میں شہر طور میں ملو اد کی

ہے شکم عار کا یا کھال ہو حاد کی

کہاں تک ستم پیہ کس ہو چکی

میں ہوں تیرا دوست ظالم کلیل

حرف الگاف فارسی

مذکر

نغمہ ہر دین رہا بہت اب | آتا ہے خراب میں جو گالی رہا | سرق

تفہیم

کشت	در اسی پہلو کرکشت میں ہوا	کشت	کشتی ہی اور کشتی سرکون ہوا
کشور	جہاں کوئی ملک میں جو کھڑا ہو	کشور	کشور تمام نے چہرے ہوا
کنار	جوں ہوا اس سما لئے تو کہے	کنار	کوڑی رکھیا ہیں کنار پاتا
کھ	اسکے پانی میں کھ مار سیدھی لکھ	کھ	ہاتھ سے یا ملک الموت کی منہ کو لکھ
کفر	رینت اسلام اگر پائی لکھی	کفر	تھامہ کعبہ پر احکام کیا لکھ گیا
کفس	حرکت کے بعد ہی عراق قسمت لکھی	کفس	دوس کے وقت غزوہ لکھ لکھی
کلام	لے لیا سول تھا کلام کس	کلام	تھیکے جتن مجھے سلام کس
کلفت	محال ہے کہ عبادت میں جس کلفت	کلفت	حکومت ک کلفت دہر ہوتا ہے
کمال	سحر کہا ہوں عقل و دلوں کی	کمال	متصور ہیں ارشاد کمال کس
کمر بند	کوتاہن اچھوٹا رسول عربی کا	کمر بند	دست کمر باند کمر بند علی کا
گلش	سید منورین ہوتا تھا حب شریک کا	گلش	ہلکا ہوا گلش حمد شاہ شہید کا
کھل	انکو چاڑی لکھ لکھ لکھ لکھ	کھل	جاک لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ	اگے یہ طور نہ تھا اس جو کھٹ کھٹ	لکھ	کھڑا ایک لکھ لکھ لکھ لکھ
کنج	گورہیں بھی شش غم دل سے لکھ لکھ	کنج	آپ ہی ہیں ہم نہیں کہہ سہاٹی لکھ
لندن	لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	لندن	آتش میں کھل سا جگہ لکھ لکھ
حوال	ہو گیا وہ کھڑا شہر میں لکھ لکھ	حوال	حسن لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
لکھ	مظہر لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	لکھ	لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کھل	کھل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	کھل	کھل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کوشر	موتن آب لکھ لکھ لکھ لکھ	کوشر	کھل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کوس	کوس لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	کوس	کھل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کوج	کوج لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	کوج	کھل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کوکب	کوکب لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	کوکب	کھل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

شمسید محمود اور ایاں برابریں پیش عشق | گنیا قنبد فیض عام میں ہے خاص عام کی برق

حرف لکھنا

ملک

کاجل	سہر جانا نہیں ظلمت کے کم نور سحر	دبرہ سپارہ و ثابت میں گاجا ہو گیا	ناسخ
کار	شب سحر الکا جانا روز عید و عید الکا	مجھے یہ کار مشکک ہے تجوہ کا آسنا	رشک
کاغذ	میری قسمت میں ہے بربادی عجیب ہو گئی	کاغذ بادی ہو کاغذ حری تصور کا	ناسخ
کار و النما	حسن ہے حسن فخرنا قدر دین پیدا ہوا	چاہ میں یوسف کے التو کار و ان پیدا ہوا	ناسخ
کال	یہ ہے قاتل کے دور میں اے برق	عاشقوں کا ہمیشہ کال رہا	برق
کال بد	شکستہ مثل گل فیض گلین دافع ہوتی ہیں	بتا ہو کیا ہمارا کال بد خاک گلستان کا	ناسخ
کام	قید ہو تو یہی ہوا فارغ میں قید نیست سے	کام نکل ای جنون جلا و حداد کا	"
کائن	ہماری آنکھوں میں نہیں جو اسہری	جو کائنات حسن ہو وہ کان بتاتا ہے	رشک
گلاب	بادہ انار کو سمجھا اٹھتا ای میں روضہ	ہجر ساقی میں کہا بیا گیا با ہو گیا	"
کبتان	عشق اگر چاند کی صورت نہ عیان ہو جاتا	چلو ہ ماہ صحر کیوں چاک کتھان ہو جاتا	آباد
کدو	سہاگے مثل سینے میں مثل دل شیشے	تمہارے محسوسات نہ کہا کدو آیا	وزیر
کرم	جرحہ و مناقب نہیں کہ کام شرف و	مجھے کرم اس رشک مقرب خدا کا	رشک
عسری	عسری کی جان و جان کی جان کا لکھنا	عسری کی جان و جان کی جان کا لکھنا	میرزا

قصیدہ

الطاهر

نام	اصل کے ایام میں یہ شور و فغاں مچا	اسو سانی کی جدائی میں مرا قتل ہو گیا	نام
من	ابنہ تو جہدی کہاں اور جہننا کسا	کے کہان حاتم کہیں قتل مہسا کسا	من
قلقل	تو کھنسا نہ تگ محسان من آما	کہ آفتاب بھی بوا حشر ایں میں آما	قلقل
قمر	اوستے لکھا ہوئے بات بہ منہ سے بکلی	قد عاشق کے لئے سر سنا مار ہوا	قمر
قند	کو سا حلا ہوں دعا کو بیکر عدل فرما دے	قول ہکا از عہ آو آگسا دا ہونگا	قند
قول	ایک لکھ لکھ ہوئے سے نہ سہا ہوا	ہمکو اورج سے روادہ چمن دہر ہوا	قول
ہیر	سرسیکے اوڑھے حواس اوس کے	لائے نہ یعن قبا اوس کے	ہیر
تخلص	سچین ہجاری وہ فکر خطر آما	ساجل تو سمندر کا طالع نظر آما	تخلص
قلم	تو کھنسا نہ تگ محسان من آما	منہیں ہے ایک گاہ پر بام سوسکا	قلم
قیام	تو کھنسا نہ تگ محسان من آما	اکسہ ملے ہوا قلب مکرر مسرا	قیام
قلب	ایں صبر و شہد و ہمد و ستائش کا	سہو نہیں مگر لاپے سہو دل و قلوب نہا	قلب
تلق			تلق

حرفیاتیات

قصیدہ

قبر	دس محبت جہان میں ناسخ	میرین ہم جو دم لیا کرتے ہیں	قبر
قد	شراب نات سے غیش کی نالائہ ہونے	ہری کو لاکھیں گونا گونا جری ہونے	قد
مستم	دست کو آرد ہر دکھا دی کہیں جہان	اوست کو کھنسا نہ تگ محسان من آما	مستم
تسليم	ہر سر قند ہر باد ہوں انا کی	اوس کی حالی میں جگہ کوئی	تسليم
قہر	تو کھنسا نہ تگ محسان من آما	سہو نہیں مگر لاپے سہو دل و قلوب نہا	قہر
قوم	حب و شہد و ہمد و ستائش کا	ایں صبر و شہد و ہمد و ستائش کا	قوم

الفاظ
لہم
فیض

تمشیل

نام

راں سے عاجز دل شد ہوتا
اک سے حریفہ کس ایک عدل ملا

ان درددلوں کو لہم اگر ہو ماہ
وہ زبان و لب سے فیض نہ توشن

حرف الفاء مع نقص مؤنث

فالتوس	جس تاجلی میں کہوں اس عید بورد کی	آہستیں بار ہے فالو سے شمع طوسی
فتح	رکھو روغن سواری سلطان کی	لعیک کہی پشت بہ فتح میں سوئی
فتراک	فتراک ہی ہوا اگر ملک ہی اندھی	یعنی اوڑ گیا کہ سے سعاد ہدی اوشی
فریاد	سنگ و دین حرکاتوں سے حوٹا ہر ملک	اوس صدم کے سسکا تو فس کو بیا کی
فرد	مختصر میں موجوں جو لیسیم کرم ہوئی	اوڑتی پھیر گئی فرد ہمار گناہ کی
فصل	عش آ گیا مجھ کو قل عارض کی	بارب ابھی ہو فصل یہ آئی گلا کی
فصد	رار ہوا ہوا افسانے بہا ہر طال	حول رہتا ہوں لہو صد گرد ہتی ہو
فلج	لے حرفی فلج ہے ان کی	لے حرفی ضلج ہے ان کی
فحان	مستی میں کیشہ دلاہ کون ہو	صفان اعلیٰ بار حقیق کس کی ہو
ففاق	گنوں لہبائی ہو کر دلوں کو فاقہ بار	کوں جہا لیں جو فاقہ مال کوئی ہو
فوح	نصود چشم تر میں ہے صف کا بکھا	ایک ہر روم سے یہ رنگ کی لوح آئی
فیر	کسکو صحت باع کی پہر سیر کی	یاں بہری مندوق ہنواں ہر کی

حروف الفاء قشر

قابو	محسب میں لکھی یہ قافو ہو نہیں	لہو قشر ہو ہوتا ہر شہر ہو نہیں
حرف		

فشرش باطن میں بے نیاز مبارک سر پر عرش
 فراغ تابی کو زلزلہ سے نہ اکدم فراغ تھا
 قراق کیوں چنچہا ہر تہی تاسخ فراق بار کا
 فشرض گناہگار ہیں فخر اب تیغ کی ساجد
 فشرط ہاتھ قاتل کے گریبان تک پہنچ سکتا
 فرق لہرانا تہاد امان علم سر پر جبری کے
 فرق ہر تہر دعا آپ کا بالاعیث ان تھا
 فرق نہرا روں داغ حری آفتاب سے چمکے
 فرمان جتنے ہیں داغ جنوں ہیں سکھ شانا حسن
 فراغ داغ سوزان سے فروغ روی زیبا ہو گیا
 فریب حقیقت چاہ بلبیل کی فرا کر یاد اور راہ
 فساد غم کہاں تھا ہر خوشی جو محکمو ہو گیا
 فسان نیچے ستر تک پہنچ کر تیر نہ ہونے لگا
 فسوں دیوانی تیری کون تو ہزاروں ای بری
 فضل کون سی شیکو وہ بیت رہتا نہیں خوشم
 فعل رہے جو جتنی تہی افرا ہو سب بر غلشن
 فقدان جو نہ کرنا خدا ہمیں گویا
 فقر کیا اختیار نہ فقہ اختیار
 فلک رتبہ بڑیا یہ آپ کے فخر بلند کا
 غن مصفحہ جلکہ ہوں افس خیم سے گم نہیں
 فوق اونکو دیوہرہ آگ سے جو کبیا
 غولاد منجمی ہر بلا سے دلیں ہو جو درد

ظاہر میں فشرش تہا ہر سرخصی کا
 باہون کر غل سے شیر فاکت داغ رہا
 ایک دن نادان فراق روح تن جو جاگتا
 جو کھایا ستر ادا فشرض پنج گانہ ہوا
 اور فشرط شوق ہر بلا زخم و انداز کا
 ہر تہا تھا ہر فرق مظلوم جبری کو
 صحران میں اللہ سے فرق ذو کال تھا
 نہ فرق ظلمت روز فراق میں آیا
 کشور دلیں روان کس کے فرمان ہو
 حہر سے روشن چراغ دست سائو گیا
 فشرشون ہر فریب حسن چل جانا ہی الہا
 ثابت ہوا فساد یہ سا رغذ اکو میں
 دیکھ او قاتل فسان دوران ستر ہو لگا
 شیشے میں جسے تجھ کو اتارا افسوں
 شامل حال ہر کس فعل خراہو نا نہیں
 قول سے فعل خلاف ہو سار دیکھے
 پائے فقہ ان نفس ناطقہ کا
 نہ نہیں محکمو اللہ کچھ مضطر
 جہک کر فلک کلاہ ستر مہر ہوا
 فتنہ ہر داری جسے کہتے ہیں فن ہر کسکا
 ابو نیرات انکو یہ فوق دیا
 منجمی ہر آہ سے قول دہو گیا

عروج	طوفانی سوار کا عذاب لاکھ لگیا	سارے عروج عالم بالا ملک گیا	نام
عزم	نہد مرے کے آج اے ماسح	عزم ہے سوے کو لے یا رہا	رنگ
عسل	مال مودی سے سو آدمی کو چاہئے	سو رنگ کر سب چوڑی کا عسل منہ کا	ماسح
عشق	ارل سے مستی بناؤں رات سہیں	دل پر فارغ کو لکھ کر ہے عشق کس پہنچا کا	آتش
عقد	خمر سال کین استقدر عیش و شعلہ پہنچا	شکوہ کس مار کو مار کا اکا ہو گیا	تاسم
عطر	سنتھہ حاحول ادا م ہمارا اک دم	عطر کبھی نہیں اسی عطارد گل فالس کا	وریر
عقد	حد در سہ عقد احسن سے کیا	حو عالم میں ہے سیدہ ادھما	ماسح
عقیق	آدرہ سے گوشت کا ہو اس بعد پر	کیا کیا عقیق کان کس سے کل گیا	آتش
عکس	مستکیں ہیں اپنی گردنیں تھیں روک	نہاں ہنس لعل پہ ہے عکس مر نکا	وریر
علم	فانہ ساد کے علاج دل لال ہوا	سہو اعلیٰ دواں کبھی درماں ہوا	سرق
علم	فلسو کبھی مارت کو لکھو آؤ میں احباب	سدا علم آہ ہمارا نہیں اڑھیا	سرق
علم	اہل احقاق کو عرض کر دیا ہسان	سہا علم ناب علم کو مافی الضمیر کا	ماسح
علم	رندہ عشق دہا ساناں ہوا رشک	عالم العیق ہو علم مرے مسک کا	رنگ
علم	مادشہ کا نام لدا ہر خطب	اب علمو بانہ ہر سر کھلا	عالم
علم	عشور عشق میں ترواں سے عمل بیٹھ گیا	ابو بکری عمر عوس بر مٹیں کل شگیا	برق
علم	معنی کو دخل مسئلہ عشق میں نہیں	عاصم ہو گیا جو علم مستحب تھا	بحرہ
علم	بار تکرار کی تعریف سکھ کر سے	عز و گلت ہو گئی کا نور عمر ہو گیا	رنگ
علم	دست و پائی تھیں تو میر ہو لکھ لکھ	رنگیں کیا کیا دکھاتا ہر میر معر کا کٹا	رنگ
علم	لگتی میں ہر ساری فغانی کا	ہم عالموں سے لیکے عوس اس پہاڑی کا	میر
علم	تہوڑی دوڑا تھیں اختر گہشتی نظر گز	عوس میں ہیں کلسار جو چوڑا ہو گا	میر
علم	عطا ہوا ہر عدل حساب اختر کا	شعلہ میں نور عوس کر نام سر کا	میر
علم	نتر ناز کی سر کا نا کہ ہوا عہد نور	کسی کو نور نہ سکتا اگر عوس جو	میر

حرف الف

موقوف

نفسہ لشکر اندو کہ نزع عین تنہا بدلا | فوج بر سر حرد غازی کو طغیانی بند

حرف العین

موقوف

عارض	خط سہ پہاں عارض رشک تمہو ذرا لگا	رات اب بڑھنے لگی دن قصہ سونگلا	وزیر
عالم	سیخا نہ مرا روشن ہوا ویرانہ ہو ہے	کیا دیوار کے خونوں کی بیاں کم چرغا لگا	ناسخ
عبد	کیا ہاں خدا ہی کہ نصیری کا خدا ہے	گو عبد اقل حمید صغیر خدا کا	رشک
عبور	ساقی کنارہ کش ہو کشتی جو شکستہ ...	مذ کل ہم بکر غم سی ابدل عبور ترا	سجڑ
عقاب	جفا بین بیکسی فنا و نیکی ذکر پر بگڑی	غضب ہوا کہ عقاب بہانہ جو آیا	وزیر
عجب	گل و مقدم چلے اپنی تم انگلی کیونکی چال	حردہ تڑپ کو قبر سو نکلی عجب نہ تھا	بحر
عجز	فروتنی سے نہ دست دعا بلند ہوا	دعا ہو سجدہ میں کی عجز پسند ہوا	وزیر
عدو	رہنا ہوں افسوس اب میں اونٹنی کی بار	جیتنے میں حرف اور عدد داغہ دریا کی	رشک
عذاب	لحد میں کوئی کسی کا شر یک نہیں	بدن کو چین ملا رو حکو عذاب بر	سجڑ
عذر	کرو غور نہ طاعت پہ کہد و ناپد سے	حریر کیریم کو عذر گنہ پسند ہوا	وزیر
عرش	کو تاہ بیان کند ہر خواہم ہر مرد بیان	نام مراد عرش میں ہر بت تحلیل کا	آتش
عرس	راگ لگتا ہے فقیر کو نہ مانہ پس مرگ	ہیچمل عرس گرنہ سر دفن کیسا	حبیب
عز	حسب الی کو دیکھو ایسا اور اتنے رنگ	گو با عرق کچا ہر گل آفتاب کا	میرٹین

طولی
طولی

خیر عشق حجاب عشق دل حیدر و
تو کہتا ہر طوئی پہ نہ گسو ہیں

طولی پہ لولتا ہوا حاموش ہو گیا
سنبل کے پتے گشت و درخو نہیں کہتا

نام
طوق
دور

حروف الطاء

حطبی

مؤنثی

لیع

مثلاً عروس سخن ہے رماں ہری

سہرا برم کی موج ہو طبع و دول ہری

چیت

کہ لہا دہو طبع کا اس کے

دہو مچ حلسے کا کا اسکی

طرح

چس میں آہ آہ ستا حری کی

حسٹ بھلے طبع آشیل کی

طلاق

کہ دغا کو دی من لے تکتہ طلاق

راہبہ اند بھینس ہو سبیں ہری

طلس

آرد و ساغر کی ہو سنا سی مجھے

کس طلبہ جام بھر کی کاسے قلعہ کی

طبع

شکر کو کرنی پر حیدر و ہری شکر طبع

حیات و یونان کی ہو مقلد طبع

طلس

روں بوشی جو حاد و ساو دیں کی

تھا میں ملا لکھنے عتاب میں ہری

حروف الطاء مضغ

مذکر

ظرف

گورہ حرا عطا عالی اگر ہو گا بہاں

شری مسکے طرف و صوم ہر جاہاں

ظن

کسا صعا ہو خیر غلو کے شفت بہتا میں

چاندنی میں آپ کا فلک بدن ملوایا

ظنم

ظلم امی ہو دیکھتا ہو گردن ہلاک کا

منظر ہو شہریت ہمارے خاک کا

ظن

ہیں ملک ہو سو سو نقدیں لکھو

کراہی ہو معدوم ہو من ہو کس کا

ظن

ہر شے تر من ہو ہو سہا ظہر ہوا

دل میں جگہ ہو ترقی ہو کینا کر

حرف الف

ملک

فلاک کے بناؤں کا تخت طلس	طلس
چشم ساق جام معنی ہر میناؤں شراب	طاق
پہلو کا صورت ہر بھی پھر بار مین	طالع
ضبط آہ شعلہ نقشاں جب پہنچا کران	طاوس
جو کہ طائر سر صدف مین رہا ہوتا ہو	طائر
سنانوں طبق زمین کے مہشت کے مل گئے	طبق
ہزم انجم مین فروغ اس سے قمر پاتا ہے	طرز
اب قصہ نہیں ہر نری یاری کا تجھو	طریق
نظر آیا جو طغیان میرا شک بدہ تر کا	طغیان
شیخ ہو بلکہ مبارک سے کعبہ کا طواف	طفل
ایا دہ ماہ لا وہا لہ شراب کا	طلوع
چاہئے شکست پہل تحصیل علم کر	طلسم
یہ شپک رہا ہر اجسم آتش غم سے	طوق
میں خود رو دن تو ملک مردم آتی ہو جا کر	طوفان
اسی صورت سے چڑی لگتی ہو پستانداری	طور
کہ بلا جا طواف در حضرت تو کیا	طواف
جاتا ہی شیخ کعبہ کو پتخانہ ہر مین	طوف
ہر لیے تیرے بال آگے پاؤں	طول
مردم کہ طلس اس حمام کا	مردم کہ طلس اس حمام کا
سیکدے کہ طاق گو یا طاق ابورہنگیا	سیکدے کہ طاق گو یا طاق ابورہنگیا
ثابت ہوا کہ طالع خوابیدہ در گیا	ثابت ہوا کہ طالع خوابیدہ در گیا
آسمان بنی ابراہیم طاق آتش باز کا	آسمان بنی ابراہیم طاق آتش باز کا
ایک شہر حسن اور قیسی ہوا ہوتا ہو	ایک شہر حسن اور قیسی ہوا ہوتا ہو
دب کر دیوار خاک کے دامن سے مل گئے	دب کر دیوار خاک کے دامن سے مل گئے
طرز اور ایا ہر نری تجھ آتی لگا	طرز اور ایا ہر نری تجھ آتی لگا
بہو لا ہر طریق دوستداری کا تجھو	بہو لا ہر طریق دوستداری کا تجھو
اور ٹھایا اوس قمر نے ہنسکے طوفان کے ہر	اور ٹھایا اوس قمر نے ہنسکے طوفان کے ہر
صدقہ ہو گئی ہم جو طفل ہر مین ملجا گیا	صدقہ ہو گئی ہم جو طفل ہر مین ملجا گیا
جہتا کے ساتھ طلوع آفتاب کا	جہتا کے ساتھ طلوع آفتاب کا
والستہ یہ طلس سے لوح کتاب کا	والستہ یہ طلس سے لوح کتاب کا
کہ طوق تک سری گردن مین لال رہا ہو	کہ طوق تک سری گردن مین لال رہا ہو
سمجھو ان کہ طوفان در بار اور ٹھا	سمجھو ان کہ طوفان در بار اور ٹھا
تجربہ مین طور ابور کا ایدہ تر ملتا ہو	تجربہ مین طور ابور کا ایدہ تر ملتا ہو
کعبہ رخ کی گردید سو حسد دم را	کعبہ رخ کی گردید سو حسد دم را
کہ تا ہو برق طوف سر کو یار کا	کہ تا ہو برق طوف سر کو یار کا
جبکہ طول شب بھجوان دیکھا	جبکہ طول شب بھجوان دیکھا

الفاظ
شفت
شطر
شعاع
شعاع
شکل
شکل
شکر
شکل
شع
شیم
شہا
شیر
شیر

س کو گناہ دہا ہے دلو باگ کر
جہا کو وضع جہا مال رکھتی ہے
شفت جہا شفت جہا مال رکھتی ہے
صورت اس عیسیٰ کی کہلا دلو مال رکھتی ہے
صورت اس عیسیٰ کی کہلا دلو مال رکھتی ہے
کیا مال رکھتی ہے سب میں شکر
سے کہی ہے رہیں جہا شہید کی
وہ کہی ہے جہا لو لوگ لیسے
شیم کلیم جو ملوس مار کی ہوتی
روشن ہوگی والے شہا بین پر کلف شیراز
دہا لالہ

دہا
صا
اسیر
سوق
تاس
اسر
ماس
اسر
کھر
اسیر
مساء
پیش
"

حروف الصدا و بعض

صافقہ
صا
صم
صحن
صحرا
صحف

مرکب کے ماچر گردن اور آما
دور داسیں ہوا کہ صفا ہوا
ہر شقت ہوا کہ صفا ہوا
پھولوں کی ڈالوں سے صفا ہوا
دیکھو صفا ہوا کہ صفا ہوا
پڑھو صفا ہوا کہ صفا ہوا

مرکب
دور
ہر
پھولوں
دیکھو
پڑھو

تمثیل

نام

الفاظ

شہاب	یا مہر کو بیچ میں شہاب نلک آیا	کی دو بدل نیری کی خواب سگوتہ لیا	دبیر
شہد	تیرے بھتی مرز پونہ کمرتی ہو نازل ہوا	شہد لٹا ہوا شہد تار یکسٹن زنبور لیا	ناسخ
شہب ال	کیون اور چو نہ زلفو نسو نوازی ہر حال	شہب ال موج نمکیت مشک فشن کیا ہو	برق
شہر	رات بہر تہا چہ غول انکھوئیں اپنی بچھاؤ	شہر ہر بے باراک صحرای و حشت نام لیا	آتش
شیر	زہر فریق زلف کی تابش دیکھتا	شہر شہر نظر میں کھن مار ہو گیا	برق
شعبون	کیون نہ صحرای قیامت ہو یہ و شست و شست	گرم نہیں صحرای ایل سے سیون اپنا	وزیر
شیطان	برق گہر میں یار کو آیار قیاس سیاہ	داخل خلد برین شیطان ملعون ہو گیا	برق

حرف المسین

مؤنث

شاخ	شعلہ نکلے جا خون سے میری ہر وقت قتل	بنگنی شمشیر قاتل شاخ نخل طور کی	ناسخ
شام	صباح کر کے تین ہم کس مشعلہ میں کیے	رو تو رولے انتظار نام بر شام کی	"
شان	تہا شعلہ صبح شرح مر شاخ درخت طور	ای سی ہے شان اس صنم نہ سوار کی	"
شب	نہیں ہوگی شب ہجران پسینہ میں نہاؤ	کہ صبح روز محشر سے زیادہ جلد کی ہو	سحر
شبنم	شبنم اکثر ترے پسینے سے	عرق شمع میں نہائی ہے	رنگ
شبت	بسم کل	دریائے لطافت	میراث
شبیہ	جیتے ہم اوس سے وفصل کی شرط	ای موت لکھتے ہیں زندگی شرط	"

ایضا

شرط	جیتے ہم اوس سے وفصل کی شرط	ای موت لکھتے ہیں زندگی شرط	رنگ
شرح	ای رنگ اہل علم کو نقد کتاب ہے	اہل نظر کو قدرہ ہی شرح آقا بیک	"
شرم	گف رنگ سے یکسٹن کی بن شہابی ہو	عصا رنگس ہمارا بے ادب کی گلابی ہو	سحر
غراب	میں چھپتا مجھے کیونکر کی گلابی ہر غراب	مجھ کو بھٹی میں پلائی ہو شہابی ہو	ناسخ

[illegible]

سرو	حلا یا باع الیہا آتش و شمس و عائنات	ماد	خبر گل ذراع ہنہا جو مر و خمار و حزن ہنہا
سرو	سری قسمت کا طعوسو اس حال دیکھنا	ناسخ	حس سرور و تاب میری وطن میں غم ہو گیا
سرام	خبریاں ت و زون سے یکے لگا کر ت	وریر	نکلا مرا انکار او سے سر سام ہو گیا
سراج	تکے سم حتم میں کھلے تھے ۔	ناسخ	بہیں پاتے کہیں سراج اپنا
سراب	مستطیع حاکم حاصل ہر چہ عاقلانی	اسیر	سمجھے ہوئی تو دریا بخ کو مرب کل
سرو	خاطر ہنس کیا کل کو سرور کا رونا	امامت	جس کا کہنا تھا طبیعت کے وہ ظاہر نامت
سرخ	روشنی کے چاندی پر سطح کا	وریر	ہو رشک ماہتاب ہمارا اجاب کا
سعر	دم نکلا ہر بہت کشتی کو سراپا	محر	رمحائل ہر سفر جانب کو شربا
سعید	مغموں کو کوئی دیدہ گریبان لکھنا	اسیر	دیرا سعیدۂ اشعار ہو گیا
شعقم	سربے شائبہ معایب کا	ناسخ	سربے سقم سہو کا تب کا
سکوت	صاحب موصوف نے سکوت کیا مطلق کا حواشبیا	ظلم	گر سہ آج مقرر ہو گیا
سگ	بڈمان سیریدے جو ہیں لکلی آنی	وریر	کہ ہر اونکی رشتی ہر شکار
سلح	دعہ اونکو مصالح ہر شکار	ناسخ	تس ادا سے عجز سلام کسا
سلام	سجدہ کرو اسے عمر ہر مجھے	محر	رہیں سلوک مجھے کرنا دلیل کا
سلوک	اللہ ہو کس گم کی سر کی شمول	آتش	حصوں کے صحیف کا جو پلاک
سما	سماؤں کی کشت کا جو ہر راف	رشک	معلمین صمم ہر احمد اچھان ہلا
سمان	شست مل ہی چاندی کا سمان ہنہا	آتش	ثال ہر کو ہمیں دیکھے ہم طلیسا
سرم	ہی گاما تو تہا رہی کہاں جان ہی	اسیر	تصویر کو دندو کو سقم جو کین ترے
سرم	کچلے کہیں مل کہیں پامال سر کئے	وریر	چراغ پا کو کہیں شفت تو محمد ہوا
سمند	رماں جمع ہو چکی صدائے اسم اللہ	ناسخ	پہن سید آسمان سمندر پر ہوئی
سمند	اس تر جزا سامی گما ایہ رشک کان	وریر	آتشکدہ میں بین بہ کدہ ہر ہوئی
سمند	کب ہمار سیر سور الیہا تحت حلا		

تمہ

الفاظ
سائبا
ساحل
ساون
سبب
سبد
سبق
سبو
سپند
ستم
سدون
ستراو
سر
سر
سیر
ستار
سٹان
سرخ
سیر
سحاب
سحر
سحن
سید باب

خون کی کہتا ہے جبک گیا دالان
وہ غرق ہم عشق ہوں ہرگز نہ ہوں معلوم
جب تھا ابروہ ساقی کا گرم باد آیا
زلفین تو بچتر ہی ہیں ستر کپڑے کی کمرن
پہر لو نسو حرف حرف ہو دامن ہر سو
دی جان جبکہ عشق میں استاد ہو گیا
دل کو گیا گداز محبت کی آگ نے
مذکور میری سوختگی کا جو جل پڑا
غیر کو نامہ ہی سر نامہ میری نام کا ہے
پہوڑ کر سر جان شیریں دیکھو عاشق الفیہ
رہو ازنی تو فوج کا ستہر او کیا تھا
لگا موم تار و پتہ منہ چنگ کے
یار کیا تیغ بلف پہر نہا
ماٹف غیبی لگا رہا جب علی پیدا ہوا
چہرہ پر وہ جان عاشق سے
سٹان فلک جلتا تھا کیسے کراؤ بیا دلتا تھا
نیا ڈوبت سوچا امتحان کا
سرو پر وندہ ہیچ معمول کے
تہا رہی لہ لہ پیر ملا جو رنگ مہی
عجب کو مخمور نہ کر دیا باندہ قیاس
سری غزل کی صنعت یار کو کہنے لگا
یہ عہد دولت ساقی میں سدا باب رہا

نام
برق
رشک
صبا
وزیر
میر
برق
وزیر
میر
برق
میر
وزیر
ناسخ
رند
فسانہ
مومین
میر
میر
وزیر
برق

خون کی کہتا ہے سائبان گرا
دریا بہت اچھا ہے کہ ساحل بہت اچھا
ماتے روتی مجھے گذرا ہی یہ ساون کیسا
موت کو کو کیا ہے سبب بچاب کا
گو یا میں جا بجا سجد گل از گل ہوں
چوٹی ملی سبق جو چھو یاد ہو گیا
پختہ ہوا سب جو در جام ہو گیا
مجلس میں سن سپند لگا بیک چہرہ
خبر بان زور یہ تمنی ستم اچا د گیا
تیر گہرین ہستون ہر بیستون ٹوٹا
تلوار فی دان خون کا چہرہ لگا تھا
ملا سر ظہور و نیل اک رنگ کے
سر را پہر نے لگا کیا باعث
آج یہ اللہ کا سر نہاں پیدا ہوا
اوس پر لگا ستار کرتا ہو
سٹان فلک جلتا تھا کیسے کراؤ بیا دلتا تھا
کہ سر خط ہی صمٹتے سر دان کا
خوشی سے ہوئی گال گل بھول کے
دہر کی وزن میں سو سو ڈھری سجا گیا
سحر کچھ اے غیرت کیلا کیا
سحن وزیر کا اب ناوٹا پسند ہوا
کہ محبت ہی ان سر خشتاب کا

حرف سین

انعام	رعدی فی سرور شک و محال و دارا	رعدی
آتش	رعس ان سوی من بهائی گیتی	رعس
مید	تیرول بهیسان بود بهار رعس حکم با تو الیه	راع
محر	دریائے لطافت	زنگنه
میراث	رعس کنجے ہر مقامی ہمارے کا نور انور	رمس
سحر	رعس شعور و الوں سے ہر پڑھائی ہر	رمحس
آتش	نقرہ طوق بود بحر طلائع ہوتی	رخلس
مرث	دریا کے لطافت	ردق
عالم	رعس حواس و دست ہوئے لوہہ لہرائی رورق لکھ دوڑائی	رس
اسیر	رعس کوئی طرح ہر شل سمن ہستی ہے	سین
پہر	رعس کام کار و موت قتل حسد ہستی	رہرہ
سحر	رعس کو با چشمہ بود شید میں ہرہ ساجی ہے	ریرہ
میراث	دریا کے لطافت	

حرف المسین حجابیہ

علاق	دیار کو میں کس سا آریک شمع تربت کا	سائندہ
بدرق	حام طہر جلد ہو ساغر شہر اس کا	ساعر
وریرہ	ہو اپو ماہہ حرامیری آستین کا ساپ	سارپ
ناسم	خوشیا بہت سال آہو چن	ساکس
برقا	ریور ہیں مدار ہی کج صمد کا	سائر
انیر	سار مطر سے مرسانہ سحر مجاہد کا	سار
محر	لعن پیا چو صبح شہر چرخا ہو گا	سماوی
	وہ مکس میں سو ششم گریاں مصل	
	حاری ہیام ساقی کوثر رماں ہو	
	عشت چہوا کر گیسو سحر میں کا ساپ	
	دشک کوکھن کو پہنچوں گا	
	رعسیت حسن داد اور شہرہ گیا	
	راگ کیا سنتے ہو پڑ ہو لو کہ آگے	
	موت تھی تو کہہ رہت کاسان ہوگا	

نام	پیل	قصیدہ	الفاظ
فصیحہ	سیرتار و سیرتار سیرتار سیرتار سیرتار	سیرتار سیرتار سیرتار سیرتار سیرتار	سیرتار
فسانہ	اوس فاضلہ کے اوسکی غنیمت میں نکلیا اورو	اوس فاضلہ کے اوسکی غنیمت میں نکلیا اورو	سیرتار
خلق	ماہیہ میں سچ لکھی ہیں سیرتار ر نا۔	ماہیہ میں سچ لکھی ہیں سیرتار ر نا۔	سیرتار
بحر	تبع زبانکو رنگ سچا ہے ملال کا	تبع زبانکو رنگ سچا ہے ملال کا	سیرتار
ناسخہ	باندھوں ناقہ میں رنگ سونے کا	باندھوں ناقہ میں رنگ سونے کا	سیرتار
تجلی	فرنگو نہ ہی ہو کر پیک	فرنگو نہ ہی ہو کر پیک	سیرتار
ناسخہ	تو زندان ہی صحر ا سوا چاہا ہے	تو زندان ہی صحر ا سوا چاہا ہے	سیرتار
بحر	رقیب ایسا بہتر ہے ثلث انہیں ہے	رقیب ایسا بہتر ہے ثلث انہیں ہے	سیرتار
جوق	گماں شکی مقطع بہ زور چلے گیا	گماں شکی مقطع بہ زور چلے گیا	سیرتار
میرٹیس	دن بھی ڈھلا منتہا کہ زوال دہر آگیا	دن بھی ڈھلا منتہا کہ زوال دہر آگیا	سیرتار
میرٹیس	ہونا ہی بیان زندہ کا احوال علی کے	ہونا ہی بیان زندہ کا احوال علی کے	سیرتار
رنگ	زہر مرے حق میں دوا ہو گیا	زہر مرے حق میں دوا ہو گیا	سیرتار
بحر	لین عروساں جہنم بیج کے زیور اپنا	لین عروساں جہنم بیج کے زیور اپنا	سیرتار
دہر	نقطہ نوک پڑنا بہ زبان کا زبان ہوا	نقطہ نوک پڑنا بہ زبان کا زبان ہوا	سیرتار
آتش	آتی ہی بیان تو سن عرواں پر زین ہوا	آتی ہی بیان تو سن عرواں پر زین ہوا	سیرتار
سیرتار	سیرتار سیرتار سیرتار سیرتار سیرتار	سیرتار سیرتار سیرتار سیرتار سیرتار	سیرتار

حرف الزاے

مہنت

ذوق	مرد و بندہ اگر کہی دہر یہ کر دیتی ہے	زال دنیا بہ عجیب طرح کی علامت دہر	زال
ناسخہ	پڑ گیا چہاں جلی خون سے زبان شمشیر کی	سودا غم سیرتار جلتا ہوں میں آتش	زبان
میرٹیس	مثل عروساں زیور جو بہر میں غرق تھی	کیا شان کیا شکوہ تھی کیا ذوق برق تھی	زرق برق
جوق	باسک بر میں نہ ہو دید ناہے حور کی	رہتی تھی آتش میں لگی ہو آتش دہر	زورہ

تمسیل

الفاظ

ڈاٹ

ڈاڑھ

ڈاک

ڈبیا

ڈکار

ڈلوگ

ڈال

ڈسپل

ڈینگ

ڈقن

ڈکر

ڈوق

ڈسپن

ڈو الفقا

ڈو الفقا

ڈو الفقا

ڈو الفقا

ڈو الفقا

ڈو الفقا

ڈو الفقا

ڈو الفقا

ڈو الفقا

ڈو الفقا

جہریاں ساری پد نہیں پڑ گئیں

ڈاٹ دریا سے کوئی تنگ جاری ہوئی اور سنگی مکانات کی تیار می ہوئی

معنی جاری سے باز اسطرح بہری رہی تھا

شاید کہ معنی سے ہم میں پڑا فتنہ

گاند ہی ہو ڈال بادشہ قلند گیری کی

چل دلا وہ پتنگ اوڑھتا ہے

بھی ناوقن یار دیکھ کر اندوس

ناہکوشکایت کی بھی باقی نہ رہے جا

گیوں جو فریش نہیں گندم ٹانگیاں

قاصر ہو جان مگر کہ عقل حسین

باند ہی جو دو الفقا نہیں جو دیر کی

باند ہی جو دو الفقا نہیں جو دیر کی

باند ہی جو دو الفقا نہیں جو دیر کی

باند ہی جو دو الفقا نہیں جو دیر کی

باند ہی جو دو الفقا نہیں جو دیر کی

باند ہی جو دو الفقا نہیں جو دیر کی

باند ہی جو دو الفقا نہیں جو دیر کی

باند ہی جو دو الفقا نہیں جو دیر کی

داغت کیا دار میں بی ساری جہریاں

ڈبیا باقوتیوں لوین نہ بہری رہی تھی

آتی ہیں ہر گزری جو دو کار میں چلی ہوئی

قبضہ میں دو الفقا چاہیے کہ گزری

ابھی آئی میں اس کے دیسل سے

اد چکے گزری ہم میں گندم ہوتا

سینے میں گوڈ کر مارا نہیں کرتے

خود ذوق رہتا تھا جگ نال شیر کا

تیار ہیں ساری گزریں سچیدان کا

فینے میں آئی شان حیا ابھر کی

فینے میں آئی شان حیا ابھر کی

فینے میں آئی شان حیا ابھر کی

فینے میں آئی شان حیا ابھر کی

فینے میں آئی شان حیا ابھر کی

فینے میں آئی شان حیا ابھر کی

فینے میں آئی شان حیا ابھر کی

فینے میں آئی شان حیا ابھر کی

فینے میں آئی شان حیا ابھر کی

زنگین

ظلمت

سحر

اسیر

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

میراث

تفسیل

الفاظ

نام	دھوم	یہ اظہار محبت کی گرد و خاک باریک	دھوم
سحر	دھوم	زلفوں کی میری انکھ کا رتبہ بڑا دیا	دھوم
برق	دھوم	منج ابرو کی مضامین بھی تیرے تلالوں	دھوم
رند	دھوم	تو بکھری ہوئی ہے کبھی سجدہ کیجئے	دھوم
رند	دھوم	شرعی اور داریت جو حاصل ہوئی	دھوم
بحر	دھوم	دل مرا بھی بچے کہہ رہا ہے تیرے	دھوم
سحر	دھوم	وہ گریہ ناک تھا جو کیا چارونگوئیں	دھوم
ریشک	دھوم	سوروش دلینے لگا ہے میری طرف	دھوم
اسیر	دھوم	حیف میں اوں کا آنکھ نہ ہوا	دھوم
صبا	دھوم		دھوم

حرف والی ہندی

فلق	ڈاک	کیا فیض حسن کا جو زبور کوئی زینت	ڈاک
ریشک	ڈاک	نہو خیالات عشق عرش گان	ڈاک
طاسم	ڈاک	مگر باطن میں اوس کی گرفتاری کا ڈول	ڈاک
ڈاک	ڈاک	انسو نکل نکل کے جو حیرانہ ہم رہے	ڈاک
ڈاک	ڈاک	وہ تمہارے تجا باریساؤ نہ تھے	ڈاک
ڈاک	ڈاک	ہو گیا نالان جو دیکھا تو کس کو چاہا	ڈاک
ڈاک	ڈاک	بلبل چشمن میں لگا کر کس میں خوشی	ڈاک
ڈاک	ڈاک	ایسی کہیں نہ ہو فرشتے ہی نور کے	ڈاک
ڈاک	ڈاک		ڈاک

حرف والی ہندی

دریا وہ بحر جس کو مار سیرا پاچہ مست ناز
 دریا عشق سے طبعیت کج زلیست کا نرا پا
 درخت سجا نہیں جلاتی مجھے آتش درون
 درو کہتے ہیں عطر حب کو یہ مردم کلاب کی
 درش عبور اللہ نے اوسکو دیا یہ علم باطن پر
 درم جو پری ہیکر نظر آیا وہ رز کا مطیع
 دربان جان دیتا جو میسر مجھے دربان ہوتا
 دراز گوش گہوڑی پر چہ دراز گوش چرما
 دریغ چون نزل مکان کر ایہ کیو لیا روپے کے
 دشت دیکھا قاتل خاک میرے دھوی توں کا جواب
 دستور یوسف کفان فصاحت سخن اپنا
 دستور علی کیون کسی دستاویز کو لکھو دیکھو
 دستخط بلحاظ ضرورت یہی منظور ہو گا روپے لینے کو
 دستور ہنوز دسترخوان برخواست ہوا تھا کہینے کنارا نہ کیا تھا
 دشت ہو گیا وحشی گہر دیکھ جو وہ موتی سے
 دف سیرے عشرت خانہ میں آیا یہاں کیا حسن
 دفتر روشن ہے ذرہ ذرہ سے خورشید رخسار
 دکھہ کون ہوتا محبت کی مصیبت میں شریک
 دن باعث چاک کمان ہوتا ہے جلوہ ماہ کا
 دلہن بہات انجمن ہوتا ہوت سا مان دن عمر کا
 دم آخر کیا تاثیر شب و صبح نئی بجے
 دم پتنگہ دی سیر جو مرا کاٹ کے تو دریا میں
 دم ہے بیکر کے تیرے تیغ صفا ہانپنا
 دماغ قراق پار میں تکلیف سیر یا بچ بند

حصہ لطیف پار دریا شراب کا برق
 دھکی دوا پانی دزدی دوا پایا غالب
 تقدیر نے درخت بنایا حیر کا شرک
 ای ترک در دہری جو شرابی آتش
 کیا ہر چند ظاہر میں درش کے ایک نام
 ہر درم گویا سلیمان کا تلمینہ بیویا
 ہر نہ رکھتا سیر سر اگر حیران برق
 استرمان دولوں کے پیکر نامح
 کچھ درینے کب طلسم
 دستور سج ذکر شرف سخن اپنا
 حاکم مردہ کا دستور العن بایا تو کیا
 طلسم طلسم
 بڑی گویا گردیتی دشت پید ہو گیا
 سطر لوبے ہو جو موجوں کی دھڑا
 دفتر ایک درق وعظ و سبک برق
 یہ وہ دکھ ہے کہ جو بانسے سے نہیں ٹکا خلق
 وان چہ پادہ ماہ بیان دانہ پارہ ناسخ
 بناؤن ابلق ایام کو دل دل محرم کا
 دم پہلے بانگ رخ سحر سے نکل گیا
 دم سحر میں حباب دریا زیا
 قاتل خلق ہے عالم تیرے عیاں کیا
 مجھے دماغ کہاں خندہ کیمیا

حکماں اس قدر رو بادین ہیں کہ اس کے
 خلق سر کا شہ ریکی سن خوشے جو ہر
 حد کہ در دنیا ضلع سر شہ کے حد قیاس ہونی
 خوش گشت بعض عسک ہر گئے تھے سر
 توشہ صاحب جیف کستہ کی کہ تھی سلامی کی تھوڑا مدتی
 حواس عمار تھی تاک بھانص اس کی
 چیر کہلہ نہ تھی حرجو تہ مشہور کی

ایک حکماں اگر وہ دیا ہو گئی۔ اسیر
 اک خلق سیر سا کہانی ہے کہی ہو
 حد کہ در دنیا ضلع سر شہ کے حد قیاس ہونی
 خوش گشت بعض عسک ہر گئے تھے سر
 توشہ صاحب جیف کستہ کی کہ تھی سلامی کی تھوڑا مدتی
 حواس عمار تھی تاک بھانص اس کی
 چیر کہلہ نہ تھی حرجو تہ مشہور کی

حرف دال بحیرہ ذکر

دال پہر عیشے ہو دوزانو وضع ہو درخت
 دلو پہل راستی کا یہ الف اعتبار تھا
 داغ نوسہ خال دقن مانگا تھا
 دالان سر صلی کے وفد پہنچت جھوٹ
 دام زلفون بوسے دل بڑ بڑا ویر
 دام کریں مقابلہ انیا کر سنا ملن
 دامن کسی سے دل میں تھت سرشتی مانگا
 دامان آستیں سے جو باہر جو تیر دست تحول
 دلوں ہم جاں پر ہی کیل کے جیتے پیار
 دغل میر کے اشعار ایسے ہیں حیدہ
 در کو لیس ہے حد آنکھوں میں ہے چو
 دہ بار میر تحریر کیا ہو نہیں اس سے دلوں
 دہان قوت خلق جو تجھے ہی کوئی نہ
 دھج آکھوں باوریں رہا نہ نہ

پہنسی جو تہا سو کھو دال ب آیا
 اسیر سارے اوچ کا دلہہ مانگا
 داغ دل خنکے دیا کیا باجھت
 دالان تونہ گرو کہ سی لالان پرانا
 دامت سے در جاکان نام ہو گیا
 دامن ساسے کہ جوئے الہی ہے
 دالان لکھو احوال سے دامن ساسے
 دلوں لکھو لکھو احوال سے دامن ساسے
 دالان لکھو لکھو احوال سے دامن ساسے
 دلوں لکھو لکھو احوال سے دامن ساسے
 دالان لکھو لکھو احوال سے دامن ساسے
 دلوں لکھو لکھو احوال سے دامن ساسے
 دالان لکھو لکھو احوال سے دامن ساسے
 دلوں لکھو لکھو احوال سے دامن ساسے

خون بہا سدا قصاص کا یا جلہ گاہ نرسنت
 خواب روز گزرتے ہیں شب بھر کو بیداری میں
 خواب شکستہ چہان کے قرین ہے کمر
 خواب شہر لپکتے ہیں تجھے جو بیڑ ونگے کا باب
 خواب تیرے محفل میں باس راز پوشی سمجھا ہے
 خود میدان پاؤں مٹ گیا اور خود گر گیا
 خوف کچھ لڑتے توں سے کلمہ کلمہ کہتے ہیں قول
 خواص عشق نے طاعن مہوش کیا کشتہ بجے
 خیال کبھی نہ آئینہ دیکھا ہے خود آرائی
 خیال نغمہ یار کا خیال رہا

خون بہا سدا قصاص کا یا جلہ گاہ نرسنت
 خواب روز گزرتے ہیں شب بھر کو بیداری میں
 خواب شکستہ چہان کے قرین ہے کمر
 خواب شہر لپکتے ہیں تجھے جو بیڑ ونگے کا باب
 خواب تیرے محفل میں باس راز پوشی سمجھا ہے
 خود میدان پاؤں مٹ گیا اور خود گر گیا
 خوف کچھ لڑتے توں سے کلمہ کلمہ کہتے ہیں قول
 خواص عشق نے طاعن مہوش کیا کشتہ بجے
 خیال کبھی نہ آئینہ دیکھا ہے خود آرائی
 خیال نغمہ یار کا خیال رہا

حرف کا مخزن

خاک بید لیکسی طرح وادی و زمین بھرتی ہے
 خاتم آرزو تھی کہ تیرے ہاتھ کا جہلا لیتا
 خاطر مستہ چھپاؤں پر پرو تو میری کیا نصیر
 خاطر رزق میں رزق نہیں چند دہائی کا خاطر
 خاطر میں تو کرتا ہوں بیت بھی شری خاطر
 خاطر ایسے دھوکا تھا جاننا زنی میں میری
 خاطر تلاش پار کجا و جرم کیا اسے شمع
 خاطر نکالنے کے خواہاں تھے جھوٹے پروہی
 خاطر قریب ہوا کہ نہ پونی نہ چھہ ملائی تھی
 خاطر چاہتے تھے کہ اسے بی طرح گد جا لکی
 خاطر تیرے اپنے کسے نہیں کا پوسہ لپکا

خاک بید لیکسی طرح وادی و زمین بھرتی ہے
 خاتم آرزو تھی کہ تیرے ہاتھ کا جہلا لیتا
 خاطر مستہ چھپاؤں پر پرو تو میری کیا نصیر
 خاطر رزق میں رزق نہیں چند دہائی کا خاطر
 خاطر میں تو کرتا ہوں بیت بھی شری خاطر
 خاطر ایسے دھوکا تھا جاننا زنی میں میری
 خاطر تلاش پار کجا و جرم کیا اسے شمع
 خاطر نکالنے کے خواہاں تھے جھوٹے پروہی
 خاطر قریب ہوا کہ نہ پونی نہ چھہ ملائی تھی
 خاطر چاہتے تھے کہ اسے بی طرح گد جا لکی
 خاطر تیرے اپنے کسے نہیں کا پوسہ لپکا

عرب سے ہر خدا و دیوتا کے لئے
حرکات ایسی ہی تھیں جن سے
عروس و ہوم تھی چاروں طرف خلق ہو رہی
صدام بجلی خدا کی تہرکی تھی احسام تھی
حصین اگر روح اور حصین کو جی تھی
حفظ یہی دعا کریم ورم سے میری
مائل خدا حافظ و ناصر او کی کرما
خا تیرے آگے ابرہین کو بھیا کرنا
حیا مسند کو آئینہ سے پس میں نے

سکرتی نہیں شہر کے کہ ضعیف تھی
بہونی بات ایسی عاقلوں کے لئے
حرص تھی روح سلیمان کو ہوا رد کی برق
پہلے ہی ارمین صف اول تمام ہی میری
کیا خوف خط خوب سے حصین کی ہر
نگاہ بد خدا رکھی غلط میں مہنی برق
سنا گلے میں حائل شریکی
اوی سری کیا گتے مٹی سے جانتا تھا
خدا ان آنکھوں کے قربان حیا ہوئی برق

سرفراز خان

خار و فلک کے سیر کو کتنے ہی
خار کباب کہتا تھا مجھے کہ رقیب
خار رقیب داغ سے سیر کر کے
خار شکر میں جا کے لگا خوار ہو جا
خال مثل سبیل سیر نہ کرنا ہو انشوا
خندنگ غصہ سے دیکھ کر چھٹا بیٹھا
خر زور سے نہ کرنا چاہتا نفس بد کو
خرمن تاب رخ سے لوتہ پائی کمالی گویا
خرچ قمار و بچ اپنے سر پر نہ کرنا
خرچ وہ میر دل کا آئینہ توڑا رہے
خراس کشمیر کا شہر ہے پتہ ناخن کا خرش
خرام عین کے لئے ہر ایک کو پتہ ہے

گلہ نہیں کوئی پاؤں سے جو خارا یا
ہم اپنے دل سے کرین پاؤں چھپا
مجھے جو پھول لا اوں کو خار خار ہوا
پاؤں سے اوٹیں میں کے خار شکر
خال و یار کو یا تم سنیں ہو گیا
خندنگ جانب آغوش آرزو آیا
آپ خر تو کبھی مائل پالان نہوا گویا
خرمن ماہ و خشتان گھٹ کے نالی ہو گیا
بھنے جو لہج یار کے گھر کا اوٹھا گیا
بیچانہ محبت کا آج خراج طلب تھا
خدا تقدیر سے مانند مشایخ گیا
خدا کے لئے جسبہ خرام ہاں جانی ہو گیا

حرف آدمی ہیں آدمی تم کیوں ہو یا ہم ملا
 حریف سیر کرد پیر اسخ رو میر تو فکس ہو گا
 حرف الی ہمارے حسب حسن حرفان سنا دیا
 حسن شرم سے کہتے ہیں پوشیدہ پر پردہ کو
 حساب حوش الم سے شام و صبح کی کہاں تیر
 حشر بیٹھے بھائے جمعین کیا ہو گیا
 حصا ہمیں کچھ غفلت فوج حرد و حسیہ
 حشر بلند و پست عالم ایک سے چشم حقیقت
 حشر عجب بہین چو دما مستجاب ہو جا
 حشر خط اوٹھاؤ اسی جو الی کا
 حفظ ای دربان از محبت کا چھپیا ہو غفلت
 حق شکر کو ماموں حاضر کب
 حق عار کا نگر محرم غافل تری گردن
 حکم یار ووں نیا نگاہ سود در رہا کرے
 خلق میں اگر زینت قرار کے غافل ستا
 طلب وہ مست مار لیکر مجھے سیر شدہ رنگ
 محقق علم ہر ایک کا تو دعویٰ بسب
 حواس قانون میں ماہوار کو کیا دست دے رہتے
 حواس حسیات سے غفلت کیوں اسنے

حرف کو دیکھو کہ کیا سمجھیں سے ہم
 حریر شعلہ بریا کی میت کا کھسکا
 کوکری عیش کی ہوئی حزن جو
 کے آستون چاں سے حسن آدم زاد کا
 درختیں کچھ حساب میں نہ لگا
 اوٹکے چلے حشر پا ہو گیا
 حصا اس کے گردے گرد لکڑی کا
 حصیر قصر نمیا یہ بنا تخت فرید کا
 حضور قلب مجھے بھی حضور ہوتا
 کچھ سرا دیکھو رمد گالی کا
 کلاں ایسے رسیدن خط سحر الیا
 حوق تھا پیر لے ظاہر کیا
 رہا اسد خون نیلہ حق آشنائی کا غالب
 کچھ اور محاکو حکم ہیں استعار کا
 خلق میرا بھی تہ حرقا قاتل ہوتا
 ہوا خوش اسقدر گویا کہ ہاتھ دھو
 تو ہی اسد رحمتی اوٹکا تھا
 لا کہیں ہے ہر جاس کیے یا
 کن نقص میں جوں میرا کلاں کا

حرف کا طے کرنا

حد آتش سے بعض حد ہے جاگ رہا ہے
حق کی گزرتی ہے یا کھڑی ہے سمجھتے

وہ کہ موافق آب و ہوا کرنا چاہیے
اس سے ہر خلق کو کھل جائے

الفاظ

جزا زبور سیاہ جان او سے

جزا جہاں تو رہی لکھی خط خدائی

جزا رجہاں دیا واہ رنے قدر دانی

جزا دریا سے لطافت

جزا تو سر کوئی ہی بان غواص مخ فکرت

جزا لائق دین دیکھتے میرا دواخت

جزا شہنشاہی ہوا رشک نسیم جری کھی

جزا آجائے ہوا پر جو تیری زلف جہنم

جزا نبرد کی جہاں بال او سے

جزا چاہئے جہاں دل میرا دواخت لکھی

جزا وفا کی جہاں لکھی

جزا دریا سے لطافت

جزا جنتو محکوبی لیکن گونہ نایاب کی

جزا چھٹے عجیب کہنتی ہی جلد اس کتاب کی

جزا سحر تھیں گین جلد نہایت جوتی

جزا دم بدمین بر لیشان کرے جنت کی

جزا دریا سے لطافت

جزا اوکت لیکے آخرا کیا لکالی

جزا نرہی جہاں جو کہ میری زانواری کی

جزا ہر فصل میں عزیز جو جس گراں

جزا جوی خون سر سے ابھی دمین سرق

جزا دریا سے لطافت

جزا جدائی کی جو کہوں جو ایدل شری

جزا پرہیز کان بن جنوں کے کہیں

جزا دریا سے لطافت

جزا نام جان پر نظر آئی تجلی طوری

جزا دریا سے لطافت

جزا دور سے کہی جہاں عارض ہوئی

جزا دریا سے لطافت

جزا جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں

تقسیم

میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	فراق مار سا کوئی ہنس جیے غم کو دیکھا آتش
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	حور التو کو جا کر تمہیں جہانی پہلے یا میر
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	یہ جو اب ہو اسی ہی سچ مجھ سے
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	بھیک کر مان سناں پناہ گئے
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	پلا آئیٹھا کہ مرشی جھڑک رہا ہو گنا
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	پہلے حیف کہ ہم سے وہ جہاں دیکھا
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	تھامہ حیرت رسالت پناہ کا میر
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	دیبا پر عصمت مارا ہے شمشیر
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	ٹھنڈا کردیگی میں تو جہنم خلا سگ
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	اس علم کو تو جہل سناں بہت اچھا
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	حکماں تو تیری رانگو محو فریاد کا
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	حب و عشق پر دیکھی کہ نہیں کچھ چوں
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	ہم سے حب و جان ہو اکثر ہو چھوڑ
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	سورج کی روشنی و دراجت شکیبائی بہتا
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	بھٹائی چلی آج شمس ہمارا
میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر	

حرف بیسم عربی

مذکر

کوشش کرتی میں لہجہ لگات ثابت ہوا	ہاں
وہ دیکھ کر آئینہ اندام ہوسے کیا لاشا	ماں
وہ ہاں ہے لطافت	چاکر
	خاتون
	پیدا
	میں

میں ہر وقت ہر گز کہ گویا جگر پیر

الفاظ	چکر کرسینہ دکھاو نہیں اگر باد نہ ہین	پیش گیا ایسا جگر تھکے کہ پوڑا ہو گیا	نام
جگنو	سر کا دوپٹہ شب کو جو کروں کے پاس سے	جگنو کیٹھار کا جگنو چپ گیا	رند
جگنو زور	جدائی کی ہر رستا آسمان آنکھیں گیتا ہی	فلک کی ہر تار دلی جگنو نکلتے ہین	رکشک
جلارٹون	اب ظلم ریائی تھی اونہو لئے جلاوٹوں اختیار کیا	فسر کو احوار اکر گیا	طاسم
جلال	افروختہ تھا چہرہ اقدس جناب کا	شوکت تھی عرش کی تو جلال آفتاب	میرنفس
جلوس	مغلسی میں نام حضرت کا لیا دوتھلی	کیا گدائی میں جلوس بادشاہی ہو گیا	امیر
جم غفر	ابوہ کبیر جم غفر نظر آیا اور غفلتہ تجھیں	و آفرین از زمین تا چرخ برین بلند پایا	فسانہ
جل تیل	ایسے تری مرہ گئے ہین بادل بہر ہوئے	ہل مار فی بین دیگہ ہین جل تیل بہر ہوئے	ناسخ
جگہٹ	قیحیہ اوڑھے تھی جگہٹ تھو پر زادن کی	ہیلی ہر روز ہوا کرتی تھو آزادون کے	برق
جمالی	یہ آدمی ہے کہ برسوں جمالی رہتا ہے	وگر نہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے	ناسخ
جمع	آنکھ کے لڑتے تھے آشوب ساہر باہر ازل کے	دہم ہر دے اک جمع بہم ہو گیا	امیر
جنون	کپتے ہین پر پونے سا یہ کی صورت	جنون ہی ہو گیا عاقلانہ ہمسارا	بحر
جنگل	ہوں محو عجم بار چکار کہیں کیا کروں	سر چند آہووں ہین جنگل بہر ہوئے	ناسخ
جوین	ہوا جوین فزون خط یہ سے رو جانان کا	برٹا اس انہو سی رحل سے حسن اور قران کا	وزیر
جواب	بات کا اپنے نہ جب پایا جواب	ہم یہ سچے وہ دہن ہی لا جواب	"
جوش	یہ بیٹھا انتظار پار میں تکیہ لگا کر میں	کہ جوش بنگیا ہوا اپنی دروازوں کی بارو کا	ناسخ
جوہر	ڈور میں سیلک گہر پر کہیں اشعار ابحر	قدر دان ہو تو دکھا دین اس جوہر اپنا	بحر
جوہر	یار کی شمشیر ابرو اس قدر ہو آبدار	تیغ پر چمکتی ہے جوہر پسینا ہو گیا	ناسخ
جوش	رہتا ہے جوش فرقت جانان میں آپ کا	پردہ بجا ہی آنکھیں ہین دامن سیلاب کا	برق
جوڑ	دخت زر کہنے تو جو ان ساقی	جوڑ کچھ خواہد فہر بیان نکلا	سخو
جود	نخل چٹائی زیادہ جود و تنہا کم ہوا	آج تک پیدا نہ کوئی دوسرا حکم ہو	ناسخ
جور	عشق میں ہو گیا پناہ مستحان صبر	جور دیر سے ہیں ہم تیری بیدلو کا	آباد
جوڑوٹوڑ	مجھ سے جدا ہو تو رخصت ہون علی گ	جوڑوٹوڑ سے اسے خاطر شکستہ ہین	برق

حرف کا ہندسہ

نامہ

ناتک

پائین جو بنیے دامن دایہ کی رایت

سویا لحد میں چہرے ناگین لپٹا کر

رند

شہ

دریا کے لطافت

میراث

شہلیا

ایضاً

شوکر

خوف عمدہ نظر نہ آئی گئے

شوکرین حجاب وہ کہا شگے

ناسخ

ثوم

دریا کے لطافت

میراث

ٹیپ

جہا جہان

ایضاً

ٹیپ

آواز

ایضاً

ٹین

ٹیسین گہرینہ دل کی ڈا بار مل گئی

لو سا رہا کسے کسی سے ابد دعا لگی

رند

ٹیک

برغیو الوان شہر کی جرات کی سیکر و نکار تھا

بکہ یار بڑا کام کیا

علم

سپہ گری کی ٹک برکتہ فی نام کیا

حرف ثا کے مشتمل مذکر

ثابت

میرخانہ نشین گہرینہ دل کی ڈا بار مل گئی

اسے نہم و کھنا ثابت بھی سہا ہوا

ناسخ

ثبات

ابریکا گہر کے آبا کہل گئی

کیا ثابت بھرو نہیا کھل گیا

وزیر

ثبوت

تحت عدا ان دیار میں دیکھ نہ گئے

تحت عدا ان دیار میں دیکھ نہ گئے

آتش

ترنگ مے حسن کی کیا ہوئیں وہ ترنگین
 شرب گوارا وہ کہ بجلی کی شرب گرد مٹی ہے
 تکیہ دل عاشق کو مگر تاب کمان ہوتی ہے
 تعداد سودا ہی حاسبان قیامت کو آب کا
 نجان تکلیف نہ جانے کی اور ثنائی
 مگر ارہکھانے کے صفات کہیں اس زبان
 تک دو ملنے ملنے کا تودہ مختار آب ہے
 تلاش ہرے میں شرق و مغرب تاخیر کمال
 پنجبھ ساتھی کا دل ضرور رکھ رہی کچھ نہ کچھ
 تلوار اور سنے تلواریں لگائی ہیں مجھے ہنس کر
 تمکین جو اس کی شوخ نگاہی میں رہی
 تما آئہ فیکے تما ہو جسے دیدار کی
 تمبر کسکو ہونی کب تمبر اتنی
 تنخواہ حد سے گزری سہی طالع تو کیا بھانپا
 تنخواہ عجب درجہ داغ جزن گہر کے دل بولا
 تنخواہ ای داغ اہل فکھ کا لٹا تودہ کنار
 توان زبان درج تخلی روح لفظ مہر کا ہیکر
 توبہ آئی بار جنس و ترع را لگان چو
 توبہ آتا ہے رحم توبہ پر اپنی جے بہت
 توبہ بلا سے شب سحر ملتی نہیں ہے
 ترنگ پھولوں کی ہے جگہ یو رشک
 ترقع عید طفلی سے لگا ہے مجھے الفت کا
 توقع وہ دن جو وعدے پہ لب ملی گیا
 تہہ سوئے کو یہ خبر ہو ہے کہ برق جالی تھی

لٹے رند سے نسب اوتار میری تھما رہا
 یہ گرم روی ہے تاکہ ہوا سرد مٹی ہے
 پردہ شرم میں تصویر بیان ہوتی ہے
 تعداد جرم اہل سعاصی غلت چھٹی
 نہ راہ کی کچھ بنگالی بانی
 بھائی ہے بات بات میں تکرار شہابی
 عاشق کو چاہئے کہ تک و دو لگی ہے
 تلاش کی ہو صنم سمنے چار سو تری آتش
 تکیہ ہوتی ہے ہلو غایت شربابی
 گل پروردہ عری قبر پر خندان ہوگا
 کچھ دبر میری دل کی تباہی میں لگی
 تیلیونکے بے آگہو میں ہی صورت یار کا
 کونابی بی ہے کون ہے لوتھی
 آسمان گنج فارون پر حری تنخواہ کی
 ہی کیا عشق کی سرکار میں تنخواہ ہوتی ہے
 تنخواہ ہی خزانہ شاہی میں رہ گئی
 مرے قافلہ تو ان دست و بازو ہو گیا
 توبہ مرید حضرت پیر معان ہوتی
 کعبت یہ نہ حفظ الکی میں رہ گئی
 قیامت تک توبہ چلتی نہیں ہے
 تو رشک آرام کی نہیں ہے
 مل گیا کہ کو توقع تھی مرے پلنی کی
 توقع بیان کس قدر ہو گئی
 اک تہہ اور تگی تھی تمہارے نقاب کی

[illegible]

انتخاب از سفید الشعری چنانی لکهنوی :-

[illegible]

[illegible]

انتخاب از فقید الشرائع ای جمال المصنوعی

[illegible]

مجلس العلماء

சிவசுந்தரி

五、

8.

5

باس	باس کہی تو کیجئے اپنے صغیر وار کا	سرو کو پاس سایہ ہو گل کو ہر پاس	رنگ
پس	گوشا ہمارا زہری تو زار آفتون کے ہست	ہر پاس اور ہر ہمسر روز شمار ہوتا	سالک
پس	کاشن آیت آئین جو سنوں نازکی ہوتا	قاصد سے ادا پائے پر خام ہوتا	سورن
پس	اسکو ہم قلم کہے حسن میں طفل بزر	سمجھے ہو سن کو جو پاسنگ ترا زوایا	اسیر
پس	مرے قتل کا تو نے پیرا دھایا	ہر روز شہ کا بان کھایا تو ہوتا	بحر
پس	نہا منہ گا اوکاں ایک گلوری کی	ایسے جھنگے تو مینی کھاجی حکے مان	سحر
پس	زور کے میں دل ہنر جالی کیا ہنر	بانی ابی سما سے کمان تاسک ہرا	آتش
پس	جس میں تو جو پر مردہ ہر دیکھو اسکو	مگر کچھ تخمین بانی ای گل شاداب مریا	ظفر
پس	نہا شوق شہادت کتب ہون کتب	لکھو بانی جا ہے قاتل تری شمشیر کا	آباد
پس	جاسکا پہرہ تری گرجوہ جانی آبا	رحمت اللہ کی آئی کہ یہ بانی آیا	اسیر
پس	یاد اوس رنگ طلائی کی ہر صحرا میں	چاہے گنبد آہو کو سنہرا پانی	ر
پس	نور برسانی ہر زلفوں کی گشا ہے پر	پاؤں اوس کو چہ میں پسند گنا مقرر اپنا	بحر
پس	اتھا یونین نہیں ہے میری طول صبر کو	جس طرح پایاں نہیں قاتل تری ہوا کا	آباد
پس	بس از مردن ہی میں رستان انگ اوت	بجاتے میں بدیا ایجنون لڑکے می گل کا	وزیر
پس	حرص و ہوا سے ہوتا ہے برباد آدمی	لو کسرا تنگ اور ایک ناز کا	اسیر
پس	ہم سے لڑائی دیدہ و دانستہ لکھم	اعیار سے تنگ لڑائے تو کیا ہوا	رنگ
پس	وہ جو آفاقت کے کو سہم یہ آئین ہر	پہر اپنی قبر کا روغن کی جالی ہو گیا	بحر
پس	تو نہ تو تازی مجھوں نے بہتہ سر ہوا	ہے تری دلکی طرح بے تری و کامنظر	ظفر
پس	تسیر تیرا نہ ہوا دم میں نے تسار	ہر پر ہے شہر ملک الموت تیر کا	ناسخ
پس	حسرت مجھ کو قد ناز میں بار کا	آفتاب حشر رنو ہے جبین بار کا	رنگ
پس	برج سے شہر فجر کا جھکا	اور تا ہوا آتا ہے بہر راہ علم کا	اوج لکھو
پس	تو نہ تو تازی مجھوں نے بہتہ سر ہوا	رے جو سرور بر جانوان تری قد غور و	آتش
پس	تو نہ تو تازی مجھوں نے بہتہ سر ہوا	چہ ہنر ہی و دھاتے جو سپارنے کیا	ر

ترے عارض کا قرآن کیا سا کوئی ملے گا
حوققے کا ترے احکام ہے شرح
ہوا ہے عشق مارا ابدی آہ ہوئی ہے
خسیت نصیب ہم سا گنہگار کوں
سو سم عیش کو دسامیں سے کچھ فقہ
آوارہ یون برادر ہوس بن پر جرحی
دہوٹتا ہے وہ سری بال بڑا لکی ونا
کہلاتی ہو لگا کر لو مان گیا بول رحمت
کنائات او میں لی کے قدم کشات کی
موس کی طرح چپ۔ سکھا رہے
لے غافل و اسد حساب ایک س نہیں
مصطرب ہو کر جو بار اسم نے سر گذر
عباد جو کچھ تھی جب گزرا ہی
سرک دیا بھی جوئے شہ و رب راہ
مکش سین صیام من اک بو عاب کی
سوچی نہ محکو نشہ حق کی ترنگ میں
دم ہر من حصص صائبین مد اور دلی
عطر ای گل تبریک لگا دے
ہے مقولا ملاحظہ کا سی
رجل میں طمرہ دار کی تعریف کی
نی بہر پتھر کی تو نیز علی ہے
بند محمد جاوید ہی ہو تو ملی
غفل ہر روز کی ہر خون می
رس کیجی لائی ہے قبالہ

تہوں کے درو پہلے ہی سلم اللہ کی
 وہ سلم اللہ ہے یاں داستان کی
 مبارک طفل دل کی رحمت اللہ کی
 آغوش خورشید سے ملے مرار کی
 کم ہے ماں بقی کی شہادت نفاذ کی
 جسطرح اودھنی پہنی ہے شریا جلدی
 آجکل سر پہلوسن کے بلا آتی ہے
 تری سقی قافل جوت گجری اودھنی
 نام نا اھل سے ہے صوم و صلوات کی
 تہا ر د سے ۔ سدش دستاد حاجی
 مٹ حادے کم کہ بس بنیاد ہماری
 اسے ظہر بناد یک شہی بانگو گری کی
 تب حدودہ کہلاؤ تہری آتی
 ہو کوں نور سے کے نور یا آتی ہے
 سخاں میں فرو رہ کر ت سر کی
 فاصی کے سر سے توڑے نول شری
 نہی بینہ کی طرح خاک یہ روحا تری
 نو باس پیچے میں ہی گناہی میں کی
 کے مہتر ہے قوم عالم کی
 نسل حسدی ہوستان ہم سے اھلیا
 لود گرم گرم باب زمین تخلقی ہے
 عجب سار ہے ان مدھدہ ہو لکی
 لبت حمدہ فلک سر شری
 لود گر آؤ بھیر لک جاہ ہو لکی

حرف باے اجدت موشات

ب یہ حرف ہر طرح سے موشات ہوتا جاوے گا۔ ب + با + ہے +

ب

بات

باہمہ

بار

بارنگ

بار

بارہ

باگ

بارگت

باد

بخت

بت

بحر

برائت

برف

برادر

برآید

برق

برش

بدو

بزم

بساط

بسط

کسی نے اگر بات کی بات کی

باچہن کہلی جانی تہن محمد کے وصی کی

روز و شب نور شد وہ نہی من جگر دے

شہید عشق ہوں کے دین نگ کا بن

پیار سے جبر کی کہی دیشے نہ وہ

چرخ من منہ سے لگانے سی ہوا صدہ

اس حرف نے اک لکھ جن لگانی

کاروان عیش ابی ہر عمر شہاوت

صحنہ غیرت و دوستی ہر سیانی

من آؤ گستاخوں جو صاحب کو گستاخ

یہ تجھ میں نہا گسری ہوں اس کی ام

ہماری جسم زمین بلیاں ہوں بون

کبھی شادی کی نہ شادی ہوا سچ کا رخ

مو کے پانی جو برف بہتی ہے

باوٹاشی تاجہ و انکی درخواستے تنخواہ کی برادر و دیار مری ماٹن گند صاحب نے

صاحبزادہ کی ہمتی اون کے لانے کو گئے من بعض کاکھان خصل کی برادر ہی ہوا

ایسا ہی ہوں سرور اہام سے ننذا

فلکین زخم دلیر نہ کیوں ہر تر ہے

پڑ جا رہا کہیں کسی عاشق کا کوسنا

ہم رزمین بزم اپنی کس رہا

کوہ کران اوٹھائی میں الفت میں ہے

موسم گل کی ہوائے کئے ساقی پر کار

چہ دن کی جو پوچھی کہی رات کی

شادی نہی علیدار حسین ابن علی کی

بارتجہ تک غیرت شمس و قمر مین

بجای ہنرہ کدیو ہر بار تنگ ملی

ای ظفر کا بیونکی باڑھی چھٹی تھی

ہن بختیاں ہے با بار ہر ہوا کی

شہر وں نے ہری بلکوں کی ناگ

بانگ مرغان شجر بانگ درخت کی

مہنفس باعین تھی باد بہاری اپنی

بخت جابل سے خبردار نہیں اچھی ہے

نیرنگ داشت کہن مرغ سبزوار خام

نئی گورونکی اس گنگا میں ابھی بحر آتی ہے

مروے نکلے نہ مرے گہر میں برائت

چشمہ و نہر من وہ جاری ہے

گونی ہے اگر برق جلانی ہنر مجھ کو

وہ ہے برش نہ کیوں ہر تر ہے

نرجاؤ گے جوان اگر بد و عالمی

بے جام وے و گزک رہی ہے

سچ ہے کہ کیا بساط پہلا کوٹن کی

لطفے اور کے لب منت کو ہوا کی

لطف

[illegible]

انتخاب زمينه الشرايى حلال للسنوى

بادیا	بلوچی	بنامنا	بیرا	باجه	بھلا	بیرا	بادیا
بھیریا	بخارات	ہرکات	بخٹ	بزدوبت	بھت	بالوت	بھت

[illegible]

اسی سے بہرہ میں حال نہیں لی وراثت کے
 آمد دیکھ کر لوگوں کی مصروفیت قدح میں بارش
 آمد بیچ ناحق کر دیکھا ہے جو لوگ نہ لے گئے
 آمد جو روئے ہم تو کر دیکھ کر سوچا کہ در
 آمد عا کرہ حود کے آؤ سے مادہ آباد قبول
 آمد جی مصلحتی صورت میں حاصل ہو کر
 آمد کا ہو گا موافقہ ما ابا کو سارا میں
 آمد دیت بیلیکے ہیں سود میں نہیں رہائی کے
 آمد لوریا ہے جبر کریم ادا لکے آنے کی
 آمد زخمہ صوں تہ تریش آئے چہ ناکار کی
 آمد قوم وہ کوئی لوگ ہیں جن پر ہر ساقی
 آمد نوشل ختم کہاں ہے و صفت کہ کی جی
 آمد بول شے بھلائے جو ان کو لڑائی ہو سنا

ایں خوشیوں میں بہرہ آماد میں ہوا
 گویا ایک پید ہے شریکیت مذکا ہر وقت
 آمد اجنبی سے حقے مذہبہ اقدم میں کل
 آمد حوں میں منہ لگتے دھندلے مذہبہ ہوا
 آمد ما عقدہ کتا و سن ذکا کا مذہبہ ہوا
 آمد ایک ہی جھکے میں بہتہ سلاسل ہوا
 آمد یہ پیش سلاکار ادا کے سلاسل ہوا
 آمد آو میں کے ہال کلمے میں جالی کے
 آمد آج ہی گھر میں لڑا ہوا
 آمد برکتا ہے ہر مل جالی پر تو گویا ہر جگہ کا
 آمد لیان تو بوم ہی مالا ہی حشر میں آئے
 آمد نظر اکی طرح سے کون و ساس سنا ہوا
 آمد جید و سے لہن ہر بول چہی میں آیا

کسی زخمی داند کا خون شکاری کوئے سب مارا اور کو لگا کیا ہے ہر جگہ
 سفار ہرگز بچہم سے شنگ دھان دیکھا
 سوار خنے کی طرح سے متھے چھٹاں گئی
 بہمن ایک طرف جنوری بھی سودا جہز تا بھی ہرے ایک سے عقدہ کا گندہ اندیشی لوگ
 میر علی لیتے جو ہم ہیں سے کہ اس میں سے
 محو سحر و صل کی مانگوں جو وہ
 ہنوز ہر سیرگرزہ لور سے در خوشاب تھا
 ہمایا سارا تو سوار ہوتا کتنی
 ہر کسی وہ دن رہتا کہ کہ نہ کہ جس میں
 ہر گت ہر کیا لوں کی محنت کی جو بھلا
 ہر کا ہی کا فود و ناز کی ان راہ

دیکھے دھن میں ہر سوار زیادہ کسا
 لگی ہے آگ فرار و میں تھار جھٹے ہیں اس پر
 لو کیا اچھا نہیں سارا خرم کلمہ کا
 جیور کر ڈالے شہا ہجران انیرا
 لہر میں خوش گمن جو چہرہ آفتاب
 رہمتاں لڑتے لگا یا تھمے
 کہ آج اک آدہ کا کلیکا ٹھکر کس
 اک سکتا ہو ہے ہر روز مسلمان بنا
 کلمہ ہے اگر سید ترخوار ہماں کا

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

بر باد	دو منہ اور خوشنہ کو وہاں جمع کثیر تر ہے شہر کا برناو سیر تر ہے
برقع	برقع جو اوٹھ گیا تارخ آفتاب کا
برس	اب تک ایک ایک سے کرتی میں تکر
برسات	ہم کو درپیش ہے ہر
بر بول	عشق اک روز رنگ لا گیا
بسن	حکم خدا میں بسنے مان کا نہاں
بسن	اپنے ہمراہ مجھ کو بھی کہو یا
بسیار	بغیر فرقت میں کہاں توت آتی
بسیار	در پر رہنے کو کہا اور کیے کہا پیر
بشر	زندہ ہیں تجھے نام مسیح و کیم
بطون	ظاہر نہ کیا بطون اسنا
بعد	قرب خدا کی ابرو خدا سے بول
بعد	سیر و سوا بگنی یہ گرمی بازار خالی
بکتر	دوبی جو حو میں نومہ تو گھن میں
بکار	دلین بری ہی طعینت بد میں بکار تھا
بل	چہ نہ ذکر تیغ آبا بل ابرو میں پر گئے
بل کچھ	راہل اندوہ کر گا سر انسان سے غور
بلیم	آئینہ کے دورے نے بلکہ من کیا بالظفا
بنت	مضید الشرا میں بالانفاق نہ کر لگا
بلا	رضائیں تر بنے سے تک اہل کے تلے
بیل	سیر ہر کچھ چمن کرتے ہو تم غریب
بیا	قلب مہیت اور باب صفا کوئی نہ
بیت	اگر تجھ کو نہ کہیں گے جلیں گے تیری کو
بج	یہ آب آب ہو و الفعال عصیان سے
بیر	میرہ تافاش صبح طمع نقاب کا
بیر	ہر چند ترک عشق کو برہوں گدے
بیر	چھکے برسات سہری بر آبا
بیر	وہ شرا بول پیش آگیا
بیر	پہلو گئے میں طوق یہ حصہ ہی آگیا
بیر	عاشقی کر کے خوب بس لیا
بیر	گھر سے بہتوں سے کہ تکیہ میں ہو
بیر	خفنی مدت میں مرا الیہا ہوا
بیر	دیکھا ہینش لیسر کہیں بس بول حال کا
بیر	طالع سے لیا مشکون اسنا
بیر	یعنی کہ تجھے بعد از دو مکان کا
بیر	کوئی جو گانہ خود ہر تر اسیر لحد
بیر	کی جب گرمی رزہ پہ نہ بکتر میں
بیر	گھر سے یہ تباہی کہ ہوا ہر ہا تھا
بیر	بولا کوئی بکار کے تیرے گئے
بیر	تیغ میں بال جو ہو گا تو کہاں بل
بیر	بر چہوں میں حسن کا علم نظر آئے گا
بیر	مگر سحر اور نامان اور کا سند لای تو
بیر	کیا جان میں میر و لکو مرے کیا بلا ہوا
بیر	بیل دل مجھے اوی جان خبر دیا
بیر	عدم آئے از زبان ہر ہا گو مر کا
بیر	جہنم ہو گرفت میں ہر ہا جان کا
بیر	کہ تن یہ ہر ہا ہر مشک کا دہانہ

انجن	ارباب بزم انجم گردون ہی کہتے ہیں	اسے رشک مہر تنجیکو عجب بجن ملی	رشک
انگشتر	جو دہن ہی نقش ہے او میں تہا نام پاک	کوئی انگشتر جہانیں بے نگیں بلین	اسیر
انگیا	بان گرہ کھل گئی دل کی او دہرا نگیا کی	لب نازک صد آنے لگی لب لبر	انت
انتہا	عالم اسراف میں او رشک کے دل کی طرح	انتہاے دولت کا دوس کے ہو جاگی	رشک
انگشت	دعویٰ خون میں درکار ہے کیا شہر کے دن	سرخ مہندی سے ہو انگشت شہاد تیری	اسیر
التجا	کبھی تجھے میں نے نہ کی التجا	مگر آج یہ ہے مرا دعا	ناخ

انبطا لغات ہندوستانی میں اسم موث لکھا ہے

سیرا شاہ اللہ خان نے دریائی لطافت میں موث لکھا ہے

لغات ہندوستانی میں اسم موث لکھا ہے

اونگ	کیا ہے مردہ فلکے مگر ہے دل زندہ	دوہی اونگ ہے پری میں نوجوانی کی	اسیر
اوٹ	کی جو شرم کے اوٹ ٹکے کی	لگ گئی اوٹ کو چوٹ تکے کی	انسا
اوقات	سایا دولت دنیا ہوں میں ای آتش کیا	کنج قارون سے نہی اوقات میں کی	انش
او جہڑ	ابرو کی جنبش ہے کہ تلوار کی بلجک	تیلی کی یہ گردش ہے کہ او جہڑ تیر کی	سحر
اوس	امر الہا کے اوس چا پی	بن میں کالوں نے زات کا پی	نیم
اوس	پانی کے عوض ظلم کے تیر دلی خبری نہی	گلہ سنہ زرا یہ عجب اوس تیر کی	میر
ارنج	اچھ جب سارا بن نے لی حدی کی	دل بھون میں گو باگو گدی کی	بیر
ایذا	تھارے سحر میں ایجان مر کر چٹے ہیں ہم	نصیب دشمنان نے ہم بڑی ایذا کی	سحر
اینٹ	سوائی حسرت زمین جھوس کیا بنا تہ	اگر لگو اینٹ اینٹیں قبر میں دو جا رہو	ناخ

عوام میں ایجاد کا لفظ موث منقول ہے حالانکہ مذکر ہے

سفید الشرا میں موث ہے

بعد ازین ایامے ابرو کی کہان

استیجاب از رویا می لطافت انشا اللہ خان

اجو این	اجکت	او جہل کود	الخالق
کرت	ان	انگلیت	او جہل کود

الف مصروف	مکرات	۲۱۶	الفاظ	پیش میر
باس	خمس امراض حیشتر ہوئے	ان کے شمعور و طرر ہوئے	انار	انار
اسیر	کھلے حواس ہنسی میں لظرا مار آتا	لب اوس کے ایتہ فق سبب انکس میں باولم	ایبار	ایبار
علا	ہیولونکامیری خاک پر اسبار ہو گیا	آد سے کسی ہے یہ کل افشاں حارج نور	ایبار	ایبار
مدل	اوداو سے سرادر ہے انوہ لظرا مدل	عاشق تر اجرب میں اک کوہ لظرا آتا	اسوہ	اسوہ
رنگ	آغار سے کتر ہیں احجام علی کا رنگ	تھا فاعہ بر لور حدامولہ و مشہد	اکام	اکام
علا	ماصع تما عادات میں ادم علی کا رنگ	ایک ریلد کامام ہے معد الشعر ایں لکھا ہے	لوٹ	لوٹ
مرور	آگنوں میں اذار ہے میں کھما اذار کا	دل کیا کہ توہ ہمیشہ رکتہ تہ صحت	ادلم	ادلم
مرو	تیرا او سے امطار ہو گا	سکے میں روتا ہوں مصر وار ہے حمانہ	اسار	اسار
مرو	کیوں نہ مکانس مزارع ہو ا	حانا ہے ستاب سند سے مل	اعطا	اعطا
رنگ	الساں مردار گنا سحر آتا	کیسے شنتاں سگئے دھان	ایح	ایح
رنگ	امشار خاسن دال را	آئندہ ہستی میں سہرا بریں روش	ایح	ایح
رنگ	پامرے قاصدے نہ انعام مرے کا	عشق میں حرف آبادش پر	ایح	ایح
رنگ	سہا ہکار و کالوں انعام ہوتا ہے	خطا پر لب شریک سنا سہم غ	ایح	ایح
رنگ	مرا دل میں ہمارے وہ لہجہ کا رنگ	ہر ایک زلف کی لب ساس ہر گئی	ایح	ایح
رنگ	مدست کا طما نصیب دشمن ہو گیا	چپے ہوتے ہیں حودواں کا ساس میں	ایح	ایح
رنگ	لوتا ہے وہ دناڑ سے اور ہر گئی	کیا عرشی اللباب آسان ہو گیا	ایح	ایح
رنگ	لہا ہے کے گھرے چول ہمارے سے	زلفوں نے دل کو چھو لیا ریح کی	ایح	ایح
رنگ	انکارا ماس من ہے انکار خدا کا	انامل سے اوس زلفار کے	ایح	ایح
رنگ	حانہ رحمت میں تب انکسین سدا موا	انکارا ماس من ہے انکار خدا کا	ایح	ایح
رنگ	سرد و صبح نکس وے بار ہو گیا	میری مولا کو امر التحل ملتا تھا خطا	ایح	ایح
رنگ	واہ کیا باہنگام ہے تیرا	دنیا سے اسعال غلدار ہو گیا	ایح	ایح
رنگ	رخم کا انگوڑ ہے انگوڑ میرے تاک کا	حتم تجھ سے کام ہے تیرا	ایح	ایح
رنگ	ان کیسے گناہ کا رنگ	اور حاضری ناع دما سے لظرا	ایح	ایح
رنگ	ان کیسے گناہ کا رنگ	سراسر سے	ایح	ایح

اغراق لکھا ہے چوبستی جانان کو چوب عود
 افعی خاک میں یہ افعی جرخ کین لجا بگا
 افسر کشور عشق میں برہنہ سر شاہ ہوا
 افسوس خلق کی تشخیر کو ہر نفس با افسون ہوا
 افسوس حسرت نہ نکلی وصل میں مشتاق وصل کی
 اقرار یار خاطر ہے سبک صنوع رسم اختلاط
 اقبال خدمت آنہ داری ہمیں کی اوسنے عطا
 اکرام جو قدر نبی پیش خدا ی دوجہان ہے
 الایہ ایک ہی بروی کے تم سمجھو زمین سے الایہ
 الہفات صاحب بارگاہ شریعت دہان جا کر کمونے
 التماس فلک رس جو غوغا مناجات کا
 الہام کمر یار کے بے دیکھے جو صنون مانیہ
 الہم غضبے انکار یا جانے عیان دروغ مذہبی
 الف مل نہیں چاہتے ہیں کج طبعوں کے ہرگز راست باز
 القاب بدنام و ہرود دشمن ناموس عار خلق
 الزام سمجھ کر کفر نہ اسبحت علم محبت من
 التو اب کدنا حال کہ التو کوئی ہو کدنا
 التمجید بجائے دانہ میں بیاقی جو دارنہ انگور
 التمر جائز التیہ امر یہ ہوتا
 التمام غیر ممکن ہے جو آسان ہو سکے
 التکالیف لغات ہندوستانی میں اسکو جو کر لکھا ہے
 التیاز ناوان اعتراف ہے جہانغیر
 التکلیف مقصد الشہداء اور لغات ہندوستانی میں اسکا استعمال نہ کر لکھا ہے
 التکلیف نام آج کو کوہ دار میں لکھا ہے انہو

تقصیر چوب خامہ ہے اغراق اگر ہوا
 جب جواب اوس شغف سے ذراں لکھا
 سلطنت کا جو مرے سر پہ نافرمانا
 سایہ دیکھا اوس پری کا جسے وہ جنت
 افسوس رنگا تو یہ افسوس رنگا
 رشک کو اقرار ہے زراں زمین پاک
 واہ رے بخت کہ اقبال سکندر پایا
 اوتنا ہی نبی کرتے تھے اکرام علی کا
 گرجا دی بانگ ہو یا نغمہ ناقوس
 کرون التماس اپنی حاجات کا
 لکھتے اعجاز اسے برق کو الہام ہوا
 ملی ہے داغ جل نشانی الم ہے دکھ نہیں
 چین بیانی سے بار ہے الف آزاد کا
 القاب یہ میں آکے بے نام و رنگ کے
 فلاطون کو میان الزام برا زام ملتا ہے
 غیرت آئی مری صدیقین اوسے جو دیا
 ہم اپنے سبھ میں والین امام شیعہ کا
 کہ وہ بجاں خود ہوئے پیدا
 رنگا جو امر مشکل رنگا
 بیجا ہے اعیان بیان خوب زشت کا
 اسکا استعمال نہ کر لکھا ہے
 جن لوگوں کے اطلاق یہ نہیں ہو سکتا

انقر	اپنے طالع میں ہے اور رنگ قرمائی	بے ستارا سڑی پاپوش کا آخر ابا
انکر	دسے نہر محکو سحر من ساقی بجای سے	لازم ہے نقدان میں ہوں انکر سیر سے
اختیار	خلق خیر و شر ہے پروردگار میرا	مجبور سیر سے ہوں اعتبار میرا
ادب	ادب تا چند ای دست ہر من قائل کہ آج	سہل لکھا نہیں بادوست بڑی بی گناہ
اوراک	وہ عقل نہیں جو کرے انسان کو بد من	اوراک فلاطون دار سطر نہیں اجا
اوداد	بجی شیریں باور نہیں لانیہ جو فراد کا	شیرین سے خسرو نے لکھا لکھ بچاؤ
اذن	اور دن کو اوستے اذن دیا ابر عام کا	ہم دہرہ تھے جن دور سے موع نام کا
ارباب	ستے میں ہزاران تری باتوں کی جہان	شکوے میں کچھ ارباب و نامہ نہیں
ارنگ	سایا یار کی تصویر نے رنگ اس قدر اودا	تلقی اقوام یارینہ حوا اور رنگ مانی
ارسال	لغات ہندوستانی میں ارسال کو جو روپر و محل کر کے	سمت ارباب سے اور نامہ تھرتے
ایان	کیوں غیب روز میں ہوشمہ اپنے حیا بال	سمت ارباب سے اور نامہ تھرتے
ادراج	مخفیہ اشعار میں ادراج جمع روح کو نہ کر لانا ہے	مخفیہ اشعار میں ادراج جمع روح کو نہ کر لانا ہے
ازعام	وہ کون ہے جو نہیں اونکو دیکھتا	ظہارہ ازون کار و زار عام رہتا
ازدور	ایمان نرسے کبھی دیکھیں کے عکس سے	چاہہ ذوق میں دیکھیں میں اوردور سے
اساس	پہلی القیم پہلی کہ تھا اور کیا وزیر زادہ	پہلی القیم پہلی کہ تھا اور کیا وزیر زادہ
اسباب	دلکو جان فانی سے برناستہ کیا	اسباب جنگ جسم پر آراستہ کیا
اب	اس قدر نام خدا وہ طفل ہے شیرین ادا	اسپہ تھے ہی زبردان اب شیریں ادا
استاد	دو نو کو ملا سید و فیاض سے برعکس	استاد علی ہے جو ہے استاد دینی
استخوان	ہم نے بعد فنا کما میں بڑیاں نیری	سک حضور کو کوئی نہ استخوان مینا
استخفا	لغات ہندوستانی اور مخفیہ اشعار میں نہ کر لکھا ہے	لغات ہندوستانی اور مخفیہ اشعار میں نہ کر لکھا ہے
اسطبل	اسطبل وان تہاد و شش ہی کے سوار کا	جولا پڑا ہوا سنا بیان شیر خوار کا
اسم	ہو گیا میں قتل اونکا نام بیکر پار سے	محکو سیفی یار کا اسم جمالی ہو گیا
اعظم	اشکارا یار کار خوار ہے بہانہ دین	حسن کے قرآن سے گرا اسم اعظم گینا
اسلام	مناقب اولاد سے نبی اقواز بند ہوتا	اسلام تمیغ میں اسلام نامہ لکھا

آر
آرد
آرد
آرد
آن
آن
آن
آن
آن
آن

آئی برسات اب ہر آمد ساقی کلفام کی
نہیں آمد تیر کھل جھبسا گئی
ہو سواری تو سلیمان کی ہو
آمد و شد نفیر حید کی بیکار پھین
لب پر ہر دم جان حزمین تھی
وہ کینہ و زرنما نسوین تو دل لگایا کیوں
اوس نظر باز کی ہے آن کبھی ایسی
میں آیا جو غم میں حسان آئی
سرسیدان جان دیۓ تہ سے

آنچ
آنچ
آنچ
آنچ
آنچ
آنچ
آنچ
آنچ
آنچ
آنچ

شعلہ رخسار پیتہ سے رہے بد نظر
جو برابر و خدار سے ہے گری حسن
آنکھ اداس پر جھانے لڑتی ہے
سینہ کو پی میچ دوری میں جو کی بلا سم
آنکھ اوسکی جانب جو کی خراب سی
دیکھنا تاثیر سے ناگہ جانگاہ کی
جہات میں بلند جو آہ دجا ہوئی

طلب عیا ہے دل ششائی پھینکام کی
طرح او سمن مجنون کی سب الٹی میر
آمد آمد کسی دلشان کی ہو
حال آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہے
ہر آن آن باز پسین تھی
کہو تو کیا تھی کہ ایسی بلی ہے آن لگا
جو نظر باز میں اونٹنی ہے نظر میں تھی
دیکھا تو نظر میں آن آنی
آن بان دی

آنکھیں سید گائے ہم آج پکار دی
گال گل رنگ ہوئے آنچہ تلواری
جہان کشتی قصا سے لڑتی ہے
کیا خوش آئندہ بہ آواز دل ہے
تو دیکھا کہ آگر ہے وہ شیر کی صبا
سنکے اوس بریم نے بے اختیار آنک کی
شادی کی بزم صحبت ماتم سراہری
آنچ

انتی نوشتات الف محدودہ از لغات ہندوستانی و ملی

آب پاشی	آبداری	آبرو	آبکاری	آبناے	آبے	آب قور	آب غورین
آب و گل	آب ہوا	آپاے	آبکاری	آتش زنی	آتشک	آتما چھت	آون ستھ
آتی تھی	آتشک آب	آپاے	آبکاری	آخوڑ	آدم گری	آرام پانی	آرام گاہ
آرام والی	آرائس	آنی پھت	آرسی	آڑ	آرت	آزادی	آزردگی
آزائش	آسا	آسانی	آسوگی	آمش	آسفکی	آشنی	آفت
آجانی	آخوڑ	آفرینش	آکادین	آکاس لنگا	آکاجی	آل	آل
آل	آل	آل	آلوگی	آلی	آلی	آل	آل

بیان الفاظ مذکرات و منو ثبات سماعی و قیاسی وغیرہ

آ یا مسر کو کہو تو لے مر جا۔ کہا
 آب گنا حوا کے کو چہیں وہ ماخیم کر کہا
 آب آہن شکی کرتی جو شتان دم جو کہے
 آب آئینہ سارک کشتیاں جو کہی تیاں ہند کو ہوں
 آب آجیوں خط سے دولی ہو گئی کو کے دس کی دینا
 آب آریں حال صاحب بقطادیکے کا ہے کڑا
 آب آگہر لہہ ہی ہس یا اتھی مسکو کو دت کہ
 آب آٹھ شکر قید سے صام کی ہوتی ہے را
 آداب مندر سب علوم ہو جاتے
 آدم عشق اوس نور الہی کا ازل سے ہو گئے
 آرام ہو کر تا آ کے یاں آرام وہ آرام حال
 آروع کل ایک جریں نے تحفیف و ہر جو کہ
 آراز ہر دم کی تاک حاکم سے سار ہو گیا
 آسماں رنگ پچہ نور شد بعش با پیو ترا
 آسماں دریا دلی ہے ہم وہ عالی ہے ہر قد
 آس کرے یا ملق امام شری محمد رحا
 آشتا گرو اب دق سے دل۔ نکلا
 آشوب ہوشم آنکھیں تو ساری حار سے
 آشتاں دیکھ کر اوس ہر کر گلش میں لانا
 آغار حراول و آخر ہیں مطلق آتش
 آغوش میں وہ محروم محبت ہوں اگر کہیں میں تھا
 آفاق لایا یا یاں جو ہوا رہ رہ
 آفتاب مرے کہ جو ہوتے ہمارا ہو گیا

آب ہواں جمع مر کے سر آ۔ کہا
 آب حرم لاتی ہیں طرح را بر آب زمرہ کا
 آب آہن شکر دایکی جلاوت مانگا
 آب چار طہر و مگستان سے آ آتش آکا
 آب خضر کے معص قدم سے آ سجیوں شریک
 آب حاکم چلتا ہے۔ کیا آٹ اں ہوتا ہا تھا
 آب کیا کر کی قدر حب آب مگر حانہ
 آب داد تیرا اوی مل شسا او تھا
 آب میں جو آداب کسکو پر آتے
 آب جس سے ایو ماس ہر لدن سال بجا
 آب تو اسی حال لے آرام کو آرام جاتا
 آب عجیب کیا طھر آروع پہ آروع کیا
 آب ردوں کو دم کا تری آراز ہو گیا
 آب ملد نام ملک سے آستان پا
 آب چاہے تو آسماں سا ہے حاب کا
 آب کہی آس ہلا ہم شہسواروں کو کہی
 آب دوا عجب آشتا ہمارا
 آب مت کر کے شوج چشمی آشتا
 آب اس شجر میں مرغ دل کا آشتیاں
 آب نہ تو احکام ہے معلوم سا غار اپا
 آب واکسی ہند مرے واسطی لکھن کیا
 آب اوسے آفاق کر دیا رہ رہ
 آب آفتاب اسما ہوا واکا کہ تدار کیا

آٹھ

آشتا

آغوش

کیا اچھی بیت ہے	کیا اچھا بیت ہے	ہمیشہ بخشنے شہر
برف گھل گئی	برف گھل گیا	برف
بڑی بوتل ہے	بڑا بوتل ہے	بوتل
جاسن پچھلی ہے	جاسن پچھلا ہے	جاسن
جنگ ہو رہی ہے	جنگ ہو رہا ہے	جنگ
تمہاری چو کھٹ	تمہارا چو کھٹے	چو کھٹ
کیا اچھی خانقاہ ہے	کیا اچھا خانقاہ ہے	خانقاہ
ہمیشہ تمہاری خیر جاری ہے	ہمیشہ تمہارا خیر جاری ہے	خیر
بہت جھوٹی رکاب ہے	بہت جھوٹا رکاب ہے	رکاب
تمہاری سسرال کہاں ہے	تمہارا سسرال کہاں ہے	سسرال
شکن پڑ گئی ہے	شکن پڑ گیا ہے	شکن
طحال بڑھ گئی ہے	طحال بڑھ گیا ہے	طحال
تمہاری عقبی خراب نہو	تمہارا عقبی خراب نہو	عقبی
بہت بڑی قاب ہے	بہت بڑا قاب ہے	قاب
کر بلا ہو گئی	کر بلا ہو گیا	کر بلا
میٹھی گاجر ہے	میٹھا گاجر ہے	گاجر
گھٹا آ رہی ہے	گھٹا آ رہا ہے	گھٹا
تمہاری لاج	تمہارا لاج	لاج
بہت بڑی نان ہے	بہت بڑا نان ہے	نان
واویلا مچ گئی	واویلا مچ گیا	واویلا

تالیں	کیا اچھی فالس ہے	کیا اچھا فالس ہے۔
قراں	کیا اچھی قراں چھپی ہے	کیا اچھا قراں چھپا ہے۔
کایات	میر کی کلیات چھپی ہے	میر کی کلیات چھپا ہے۔
کسل	کالی کسل اوڑھی ہے	کالا کسل اوڑھا ہے۔
کواڑ	نئی کواڑ ہے	نیا کواڑ ہے۔
کھٹل	کھٹل بھری ہوئی ہے	کھٹل بھرے ہوئے ہیں
گھاٹ	کیا اچھی گھاٹ ہے	کیا اچھا گھاٹ ہے۔
گھی	یہاں گھی ملتی بہین ہے	یہاں گھی ملتا بہین ہے۔
گیت	کیا اچھی گیت ہے	کیا اچھا گیت ہے۔
لاج	لاج ٹری ہوئی ہے	لاج ٹرا ہوتا ہے۔
ملاپ	ملاپ ہو گئی	ملاپ ہو گیا۔
موتی	بہت ٹری موتی ہے	بہت ٹرا موتی ہے۔
ماچ	ماچ ہو رہا ہے	ماچ ہو رہا ہے۔
واسوحت	واسوحت کہی ہے	واسوحت کہا ہے۔
باتھی	بہت ٹری باتھی ہے	بہت ٹرا باتھی ہے۔
یقین	یقین ہیں آئی	یقین ہیں آما۔
وہ مونس الفاظ جو صوبہ بہار میں مذکور ہیں لکھتے ہیں۔		
الفاظ	محاورہ صوبہ بہار	محاورہ اہل رماں۔
اجکس	تمہارا اجکس	تمہاری اچکس۔
مانی ٹرسہ	گھبروں کا مال	گھبروں کی مال۔

بیان دوم

اب یہاں سے ہم اوں چند مذکورہ صوت الفاط کو جمع کرتے ہیں جنس اہل دہلی
 و لکھنؤ کو تو کی سطح کا اختلاف یہیں مگر اکثر باہر والی خصوصاً ہمارے صوبہ ہمارے
 لوگ ان لفظوں کو اسی دہلیسی محاورے میں خلاف اہل رہاں استعمال کیا کرتے ہیں۔
 وہ الفاظ جو صوبہ ہمارے میں مونت بولے جاتے ہیں۔

الفاظ	محاورہ صوبہ ہمار	محاورہ اہل رہاں
آئیں	مئی آئیں ہے	سیا آئیں ہے
اطمینان	اطمیناں عاتی رہی	اطمیناں عاتار ہا
اکبر	جھوٹی سی اکبر ہے	چھوٹا سا اکبر ہے
اندھڑ	اندھڑ آتی ہے	اندھڑ آتا ہے
مارار	کیا اچھی مارا رہے	کیا اچھا مارا رہے
ماع	ٹری ماع ہے	ٹرا ماع ہے
سکار	سکار آگئی ہے	سکار آگیا ہے
گھاڑ	گھاڑ ہو گئی ہے	گھاڑ ہو گیا ہے
سج	مولی کی سج ہے	مولی کا سج ہے۔
بیر	کھٹی بیر ہے	کھٹا بیر ہے
برہر	بہت برہر کی	بہت برہر کیا۔
ملنگ	جھوٹی ملنگ ہے	چھوٹا ملنگ ہے
تعوید	بہت اچھی تعوید ہے	بہت اچھا تعوید ہے۔

پیش قبض

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

پیش قبض

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

صفحہ ۲۵ میں دیکھو

پیش قبض

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

سراج

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

سراب

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

شعاع

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

کلاک

موت ورق کی عطا نو خطون کو کلاک ادا
کیا عاشق کو تختہ شکن اوسکا
نایم اک چرخ لگا دی اگر کلاک نایم
دوسرے نایم کی بلبل تو تھی لگا دی
نذر اسیر زور طبیعت سے کلاک و کلاک

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا
نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا
نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

صفحہ ۲۵ میں دیکھو

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

نذر نکات ہندوستانی
موت مضید الشوا

بیان دوم

اب یہاں سے ہم اوں چند مکروہات کو جمع کر دیتے ہیں جنہیں اہل دہلی
ولکھو کو تو کبیر کا اختلاف نہیں مگر اکثر باہر والی خصوصیات ہمارے صوبہ ہمارے
لوگ ان لفظوں کو اسی دسیسی بخاور سے میں خلاف اہل رماں استعمال کیا کرتے ہیں۔

وہ الفاظ جو صوبہ ہمارے میں مونت بولے جاتے ہیں۔

الفاظ	خاور صوبہ ہمار	مخاورہ اہل رماں
آئیں	ئی آئیں ہے	سیا آئیں ہے
اطمیں	اطمیںاں حاتی رہی	اطمیںاں حاتارہا
اکیر	جھوٹی سی اکیر ہے	چھوٹا سا اکیر ہے
اندھڑ	اندھڑ آتی ہے	اندھڑ آتا ہے
مارار	کیا اتھی مارار ہے	کیا اچھا مارار ہے
ماع	ٹری ماع ہے	ٹرا ماع ہے
سکار	سکار آگئی ہے	سکار آگیا ہے
گھاڑ	گھاڑ ہو گئی ہے	گھاڑ ہو گیا ہے
مح	مولی کی بیج ہے	مولی کا بیج ہے۔
بیر	کھٹی بیر ہے	کھٹا بیر ہے
رہیر	بہت یرہیر کی	بہت یرہیر کیا۔
ملگ	جھوٹی ملگ ہے	جھوٹا ملگ ہے
تعوید	بہت اچھی تعوید ہے	بہت اچھا تعوید ہے۔

پیش قبض

نکر	نکات	ہندوستانی
میش	معیذ	الشعرا

پیش قبض

نکر	نکات	ہندوستانی
میش	معیذ	الشعرا

میش	معیذ	شال صفحہ ۲۵ میں دیکھو
-----	------	-----------------------

بیہوشیت

نکر	نکات	ہندوستانی
میش	معیذ	الشعرا

مہاج بروجی جفہ

نکر	نکات	ہندوستانی
میش	معیذ	الشعرا

سراب

نکر	معیذ	الشعرا
میش	معیذ	الشعرا

شعاع

نکر	معیذ	الشعرا
میش	معیذ	الشعرا

کلاک

میش	دوق	کی عطار نے خطون کو کلاک ادا کیا عاشق کو تختہ شوق اوسکا
-----	-----	--

میش	نامیخ	اک چرخ لگا دیگی اگر کلاک نہ لایگی
-----	-------	-----------------------------------

نکر	سیر	زور طبعیت مرا کلاک و کر
-----	-----	-------------------------

نکر	صبا	باز دمی اقلیم است ہر گہا
-----	-----	--------------------------

میش	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

میش	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

نکر	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

میش	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

نکر	نکات	ہندوستانی
-----	------	-----------

میش	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

میش	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

میش	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

میش	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

میش	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

میش	معیذ	الشعرا
-----	------	--------

<p>مجلد دوم</p> <p>په کونجی پهل</p>	<p>فصل دوم</p> <p>در کتاب</p>
<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>	<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>
<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>	<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>
<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>	<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>
<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>	<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>
<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>	<p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p> <p>در کتاب</p>

پیرکار

نذر نعت ہندوستانی میں نذر کر ہے
مرث مصنف الشعرا میں مرث ہے

پیرزار

نذر نعت ہندوستانی میں نذر کر ہے
مرث مصنف الشعرا میں مرث ہے

سب

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

کو آں

مرث نعت ہندوستانی میں کو آں کو مرث
لکھا ہے حالانکہ خیال جو اور لکھا
برادف سے اور کو نہ لکھا ہے اور
مصنف الشعرا میں بھی خیال نذر کر ہے
الشعرا و د ف خیال نذر کر ہے

پیشگاہ

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

پیرکار

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

پیشک

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

سیرا

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

سیرک

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

تشنہ

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

بنا گوش

مرث مصنف الشعرا
نذر مرث لکھا ہے کہ بنا گوش مرث ہے
بن اور گوش سے اور الف
اسین زاید ہے۔ اور بن نذر
ہے دیکھو صفحہ ۲۲۸۔ میں شری
را اصل یہ بن گوش کی ہی کان
جڑ پر مرث کیونکر ہو گا

سیرق

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

آبرک

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

پیشک

نذر نعت ہندوستانی
مرث مصنف الشعرا

لغات ہندوستانی اور عربی الشرائع میں ہی ہوتے

معنی

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ
 معنی

دیکھنا لعل بدستار کا ہندوستان
 اکمل آج اور سیر کی حد پر
 شکو گئے کتاو سیر کی حد پر
 الشرائع و اصطلاح میں ہی ہوتے

تحت الشرائع

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

لغات ہندوستانی میں سر لکھا
 روٹ لکھا ہے کہ تحت الشرائع اصطلاح
 اصحاب کہتے ہوا حد تک درک
 ہے ہر ایک اثر فی نامہ کو درک

تقدیر

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک ہے
 مجلس حد سے رہتو سرس مری
 تر کر کیا دل ہے لعل سرس مری
 کہا ہے کہ درک میں درک میں ہے

تجارت

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک لکھا ہے
 کہتا ہے کہ تجارت کہیں درک میں ہے

تکلیف

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک ہے
 الشرائع میں درک لکھا ہے
 ہی کہا ہے کہ کہیں روٹ نہیں ہے

تلافی

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک روٹ لکھا ہے

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

میں اگر مطلب سے مار آما حاکمی
 طافی کی ہی طام نے ترکا کی

تکلیف

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک ہے
 کہتا ہے کہ طام کو جو حد لکھا ہے
 روٹ لکھا ہے

تکلیف

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک لکھا ہے
 کہتا ہے کہ اس کا حال ہی طام ہے

تکلیف

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک لکھا ہے
 کہتا ہے کہ تکلیف ہی کر لی ہو

تکلیف

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک ہے
 کہتا ہے کہ تکلیف ہی ہو لکھا ہے

تکلیف

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک ہے
 الشرائع میں روٹ ہے

تکلیف

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ماحت تکلیف ہی لکھا ہے
 یہاں لکھا ہے یہاں لکھا ہے

تکلیف

درک نامع
 روٹ
 روٹ
 روٹ

ہندوستانی میں درک لکھا ہے
 کہتا ہے کہ تکلیف ہی لکھا ہے

اور مختلف قسم کے لوگوں نے کیا کیا یادگارین قائم کیں۔
 مذکر سنہ رنجہ و خواب عدم انگلیوں اور خوش حشر یادگار ایک یہ ہے عالم نہائی کا
 خاندان اگر یہ صلیب کے شرمین کا کی صلیب خواب کی طرف ہی ہوتی ہے اور خواب مذکر ہے۔

تاریخ برقی

مذکر مشیر نظر ابھی تک ہم اسی بات کے منتظر ہیں کہ اگلے سال میں جشن جوبلی کی
 کیسی دہرم و کام ہوئی۔ مگر کوئی تاریخ برقی آج تک اس کے متضمن کسی اخبار میں
 سامری نظر سے نہیں گذری۔

ایضاً اگر صلیب کو کوئی تاریخ برقی لڑائی کی بارے پاس نہ آئیگی تو ہم کو تعجب ہوگا
 ازادہ کہ لڑائی کیمن نہ شروع ہوئی۔

مذکر موافق عرض کرتا ہے کہ تار کا لفظ دہلی اور لکھنؤ بلکہ تمام ہندوستان میں جہاں
 اردو بولی جاتی ہے مذکر ہی مستعمل ہے۔ پھر تاریخ برقی کیونکر موش ہو سکتا ہے
 اور ٹیوگاٹڈ لاہور نے تو اور ستم کیا کہ تاریخ برقیوں کا مخفف تاریخ کو دیا

مذکر تاریخ سابق سپین کی محبت میں ہمارے گئے تھے
 اسیر کھل گئیں نوج آئین وہ اونٹنیا دیا

مذکر کیا فرشتے دھنڑے آئی ہیں میرا جسم زار
 رشک دیکھا جب اس سے دیدہ انصاف آئی

مذکر تاریخ برقی اسکندریہ اور سوئز کے پھر لگا ہے ۲ اگست کو اوسین خبر کا عالم ہی ہوگا
 تاریخ برقی اسکندریہ اور سوئز کے پھر لگا ہے ۲ اگست کو اوسین خبر کا عالم ہی ہوگا

مذکر تاریخ برقی اسکندریہ اور سوئز کے پھر لگا ہے ۲ اگست کو اوسین خبر کا عالم ہی ہوگا
 تاریخ برقی اسکندریہ اور سوئز کے پھر لگا ہے ۲ اگست کو اوسین خبر کا عالم ہی ہوگا

مذکر تاریخ برقی اسکندریہ اور سوئز کے پھر لگا ہے ۲ اگست کو اوسین خبر کا عالم ہی ہوگا
 تاریخ برقی اسکندریہ اور سوئز کے پھر لگا ہے ۲ اگست کو اوسین خبر کا عالم ہی ہوگا

مذکر تاریخ برقی اسکندریہ اور سوئز کے پھر لگا ہے ۲ اگست کو اوسین خبر کا عالم ہی ہوگا
 تاریخ برقی اسکندریہ اور سوئز کے پھر لگا ہے ۲ اگست کو اوسین خبر کا عالم ہی ہوگا

اگرین باو

درک | لعنت | ہندوستانی ہیں مذکر لکھا ہے
 ریش | ریش | لکھا ہے کہ ماورائے سرحد ہے ہر اگلے ماورائے سرحد کو ہر

اولیٰ بہت

نوٹ | اہل | ہندوستانی میں سوٹ ہے -
 مذکر | عقد | اللہ عزوجل نے مذکر لکھا ہے -

اثبات

درک | اثبات | ہندوستانی میں مذکر ہے
 عقد | عقد | اللہ عزوجل نے ہی مذکر ہے
 نوٹ | نوٹ | آہا ہی آپ کو جو کہ ہے جب تک کہ
 مات کی گوری اثبات ہوئے مانی

درک | رزم | ص ۲۰۰ میں ہے فقہاء حاکم کے داروہ نے عرض کیا ہے
 ریش | ریش | ایک عرصہ میں اس کا
 کس کا برادر کو کہہ

نوٹ | رزم | ص ۲۰۰ میں ہے فقہاء حاکم کے داروہ نے عرض کیا ہے
 مذکر | عقد | اللہ عزوجل نے ہی مذکر ہے
 طہر | طہر | شکوہ میں کام آئے دونوں

نوٹ | رزم | ص ۲۰۰ میں ہے فقہاء حاکم کے داروہ نے عرض کیا ہے
 مذکر | عقد | اللہ عزوجل نے ہی مذکر ہے
 طہر | طہر | شکوہ میں کام آئے دونوں

نوٹ | رزم | ص ۲۰۰ میں ہے فقہاء حاکم کے داروہ نے عرض کیا ہے
 مذکر | عقد | اللہ عزوجل نے ہی مذکر ہے
 طہر | طہر | شکوہ میں کام آئے دونوں

نوٹ | رزم | ص ۲۰۰ میں ہے فقہاء حاکم کے داروہ نے عرض کیا ہے
 مذکر | عقد | اللہ عزوجل نے ہی مذکر ہے
 طہر | طہر | شکوہ میں کام آئے دونوں

موت | ظفر | زبان شمع کو کاٹا جو تونے خوب کیا | یہ شب کو نرم بین گلگیر ہل ہی نہیں
 نکر | اسیر | گردن پہ کیوں وہ بال لیا سحر کو کاٹ کر | تقصیر وار شمع کا گلگیر ہو گیا
 قاریہ | اگرچہ ظفر کے شرمین گلگیر نہ ذکر ہے نہ موت اور ہل گئی کا اشارہ شمع کی طرف ہے
 مگر نابذ اگر گلگیر ہی کو نائیت سمجھ اڑ سکے لئے نہ کر کی مثال دی گئی۔

آبلہ قرنگ

موت | لغات | ہندوستانی میں موت لکھا ہے۔
 نکر | نزل | کہتا ہے کہ آبلہ نہ کر ہے آبلہ قرنگ کیونکر موت ہو گا۔

ایک پکار - سرتابی

موت | اسیر | دشنی اس آدم خاکی ہے میں کفر ہے | کی جو سجدے سے ابا ابلیس نہ ہو گیا
 نکر | مفید | الشعرا میں ذکر ہے۔

اساس جس جڑ بنیاد

نکر | فساحی | پہاڑی قیدیہ غلط ہوئی کہ طوطا اور گیا اور نیرا وہ ہرن کے پلو سے چٹ گیا۔ وہ جو اناس
 موت | مفید | الشعرا میں موت لکھا ہے۔

انزل

موت | لغات | ہندوستانی میں موت لکھا ہے
 نکر | مفید | الشعرا میں ذکر لکھا ہے

اک چچا

موت | لغات | ہندوستانی میں موت ہے
 نکر | سرف | کہتا ہے کہ اک چچا کی نائیت کی وجہ کوئی نہیں کیونکہ اس میں الف تذکر ہے والا لکھ
 اکراہ کراہیت

موت | لغات | ہندوستانی میں موت ہے
 نکر | مفید | الشعرا میں ذکر ہے

بقدر عید			
مذکر	لغات	ہندوستانی میں بقرہ عید کو مذکر کہتا ہے	
مؤنث	مؤلف	کہتا ہے کہ عید بڑھ کر اور بقرہ عید میں اصناف صوفی بڑھ کر عید بقرہ بڑھ کر اور بقرہ بڑھ کر	
مجموعہ شری			
مؤنث	مفید	الشعر میں مؤنث ہے۔	
مذکر	موس	جوزدارہ دل میں کچھ بھی بچہ کرے کرے	روئے تیرے راز راز اور آنکھوں میں دم ما
بچی جان عات			
مؤنث	لغات	ہندوستانی میں مؤنث ہے	
مذکر	مؤلف	کہتا ہے کہ جب ہی آدم مذکر ہے تو ہی عات کون مؤنث ہوگا	
رقول بیدوق کی رسم			
مذکر	صا	رقول و طرف سے عا و سہرے	کارہ کیا شہر پر اچی سے
مذکر	مذکر	حالی ہی چار کی مدوق عید پر	شہروں پہ سانس سے ہار رول نقل ہوا
مؤنث	صا		رول بڑی کوئی عتہ طوعا عن خفا
مذکر	مذکر	لائے کی پیشیں میں سار جی ہوئی	ور دی سیاہ و سرخ شی قطع کی ہوئی
مذکر	مذکر	سورج برائے دنوں میں کچھ بھی ہوئی	مچوں کی رولیں لیس پڑا تے چھٹی ہوئی
کوئے نشان سوس آرا دما عین			
ہول			
مذکر	لغات	ہندوستانی میں مذکر کہتا ہے	
مؤنث	صا	وہ مری کے دل احمدہ مادہ سموم	کھن پر مولین کہیں بر رقوم
راہ			
مذکر	امانی	ہم نے اس میں جب مادہ امانی کیا	آئے ہوں مری کو مری کے نام اور کپڑا
مؤنث	مذکر	زندگی کے کسے میں مادہ امانی	راہ کھٹا جائے کی جان کو مری کے نام
مذکر	مذکر	پر ملاقات کا ہی کوئی تو شہر کا مری	راہ تو بکے کہیں اور شہر کا مری
مذکر	مذکر	تقدیر قدم شہر کے کو جس سے نکالو	ماریں ہم دیکھیں میں راہ نہاری

سحر وزن شعر

نکات	ہندوستانی میں مذکر ہے
موت	موت لکھا ہے کہ سحر یعنی دریا اللہ مذکر ہے اور یعنی وزن شعر پاکستانیوں کے سلسلے کے
	موت ہے

بدرہ پرنس مغل

نکات	ہندوستانی میں مذکر ہے
موت	موت لکھا ہے کہ بدرہ ہرگز مذکر نہیں ہے اگرچہ اردو میں اب کم مستعمل ہے اور بدرہ علامہ آزاد
	بدرہ خضی سبیل لکھا

نکات	ہندوستانی میں موت ہے
موت	موت لکھا ہے کہ بدرہ خضی ہونے کو کہتے ہیں موت کی علامت تو اس میں کوئی نہیں
	بدرہ بھیس

نکات	ہندوستانی میں موت ہے
موت	موت لکھا ہے کہ بدرہ بھیس یا ہے
	برسات تو نکل گئی بند کاب یا ہے
	بدرہ گو سفند

نکات	ہندوستانی اور سفید الشعر اور وزن میں بڑ موت ہے
موت	موت لکھا ہے کہ لغات ہندوستانی میں بڑ اخفش کو مذکر لکھا ہے اس صورت میں بڑ کی
	تائید کیونکر ہوگی

بزرگ گاہ مقام بزم

نکات	ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے
موت	موت لکھا ہے کہ گاہ جو لفظ کے ساتھ ہر گاہ وہ لفظ موت ہے ہر بزرگ گاہ کی تذکرہ کو

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے پر تیس دن کے نوٹ ہونے کی کوئی دلیل نہیں

طبرستان

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

بالوشانی

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے وہ لفظ نوٹ لولا کا ہے جسے
مادر شاهی کہتے ہیں۔ سو احوال و خبر کے حوالے میں مستعمل ہے جسے سہری شاهی

اوایل

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

اپیل

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

بارعام

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

بجلی بل

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

نوٹ لکھا ہے کہ دھار کا لفظ نوٹ ہے

اجحد

نکات	ہندوستانی میں اس نام ذکر لکھا ہے	نکات	نکات
موت	ہندوستانی میں حج اسکی اجدین لکھی ہے فقیر اجدین دوہین ایک آدم علیہ السلام کی	موت	موت
	ترتیب دی ہوئی دوسری اور پس کی		

مازہ وفات

نکات	ہندوستانی میں اسکو ذکر لکھا ہے	نکات	نکات
موت	لکھا ہے کہ وفات کا لفظ بالاتفاق موت ہے پھر اسکی تذکر کی کوئی وجہ نہ	موت	موت

پاکو بنی ریگ

نکات	ہندوستانی میں ذکر ہے	نکات	نکات
موت	مضید الشرائین موت ہے	موت	موت

بالین

نکات	الشرائین ذکر ہے	نکات	نکات
موت	ہندوستانی میں موت ہے	موت	موت

بانک نہیا رند

نکات	ہندوستانی میں ذکر ہے	نکات	نکات
موت	مضید الشرائین موت ہے	موت	موت

پیشا چونا خام ہل

نکات	ہندوستانی میں ذکر ہے	نکات	نکات
موت	مضید الشرائین موت ہے	موت	موت

پیشا و مار

نکات	ہندوستانی میں ذکر ہے	نکات	نکات
------	----------------------	------	------

مور		در	صا
ایک اک میر رہی رہی میں سلیمان نکلا	ویدہ عود میں اٹھ ہوئے اونے اولے	اسیر	میں لاعری سے کوچہ عالم میں گیا
مور صعب ظلم سلیمان میں گیا	حال سپہ ہے گیتہ چار کے تلے	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
یاد رہی ہے مور کوئی مار کے لے		معد	

مثیل

مثیل		در	صا
ریہہ ریہہ میل میل کا تراوہ ہو گیا	نئی اوئے میل کی شئی اگر کی ہو گئی	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	ریگ ولومین گل سے وہ گلورہ ہو گیا	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	میں نکلا ہے کہ دووں طرح نواف کے گوش رو ہے۔ لحد لطمہ کر پاماتا ہے	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	پس حوی رہے کہ حلقہ لطمہ فصحا کے کلام میں پاماتا ہے معذرت ہے اور نواف کی	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	رہاں پر ہی در ہے۔	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے

مثیل

مثیل		در	صا
ریہہ ریہہ میل میل کا تراوہ ہو گیا	نئی اوئے میل کی شئی اگر کی ہو گئی	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	ریگ ولومین گل سے وہ گلورہ ہو گیا	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	میں نکلا ہے کہ دووں طرح نواف کے گوش رو ہے۔ لحد لطمہ کر پاماتا ہے	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	پس حوی رہے کہ حلقہ لطمہ فصحا کے کلام میں پاماتا ہے معذرت ہے اور نواف کی	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	رہاں پر ہی در ہے۔	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے

نال

نال		در	صا
ریہہ ریہہ میل میل کا تراوہ ہو گیا	نئی اوئے میل کی شئی اگر کی ہو گئی	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	ریگ ولومین گل سے وہ گلورہ ہو گیا	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	میں نکلا ہے کہ دووں طرح نواف کے گوش رو ہے۔ لحد لطمہ کر پاماتا ہے	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	پس حوی رہے کہ حلقہ لطمہ فصحا کے کلام میں پاماتا ہے معذرت ہے اور نواف کی	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے
میل میں پر لال میل کا تراوہ ہو گیا	رہاں پر ہی در ہے۔	نوح	میں ہے کہ مور حواسی چوٹی کے مٹی پر ہے سوٹ آتا ہے اور دوس کے مٹی پر ہے

طیش یہ کہان کی بولی بولتا اس سے ایک تحقیق یہ بھی ہو گئی کہ بوٹا بغیر وزن کے صحیح ہے۔
اب صفحہ عرض کرتا ہے کہ جناب طیش نے تو اپنی دلیل بوٹا سے خود توڑ ڈالی۔ اور جناب
 اسیر کا رچ جان موٹ کی طرف اور جناب فصاحت کا موٹ کننا شاید اس وقت کے رواج کے
 مطابق ہے کہ لکھا ہے۔ "اس میں شبہ نہیں کہ ان دونوں لوگ تانیث کے ساتھ ہی بول رہے ہیں
 اور جناب حکیم اور جناب عثمی کا ذکر کننا اور حضرات ماسخ و اسیر کی پسند مذکر ثابت کر رہی ہے
 مگر جناب جلال نے تعجب ہے کہ جناب کو مذکر کیونکر کہا۔ اپنے رسالہ تانیث و ذکر مفید الشعرا نام
 میں وہ صفحہ ۱۲۔ سطر ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ جناب تو ان سے لکھا ہے اور اس کے نیچے
 گل سوخت لکھا ہے۔ اور اسکو موٹات کے سلسلے میں شامل کیا ہے۔
 خیر اب معلوم ہوا کہ جناب کا لفظ تانیث تو مذکر میں مشترک ہے۔ جسکو جو پسند آئے۔

مشق

اس طرح شبو میں ہی بعضوں کو گفتگو ہے اگرچہ اسکی بحث کسی اخبار میں نہیں ہوئی مگر بڑھ صفحہ
 بعضوں نے دریافت کیا۔ تو مفید الشعرا سے اور حضرت بحر کے اس شعر سے تانیث کی دلیل
 موٹ بحر | شب کو نقش قدم اس کے مہاک اور ہے آ | ہو گئی چاندنی کے کہیت میں شبو پیدا

دو غ

آزاد۔ ماہ مذکور سے مذکور صفحہ ۲۔ کالم ۲۔ میں لکھا ہے کہ لکنؤ میں دو غ دو چیزوں کو کہتے ہیں
 ایک خالص وہی۔ دوسری وہ چیز جسکو بعض مقام پر لوگ راتنا کہتے ہیں۔ یہ وہی اور
 کبیرے وغیرہ سے مرکب ہوتی ہے۔ لکنؤ کے مضمین بحث ہونے پر تے آخر کار یہ مفید
 ہوا کہ صرف وہی سے غرض ہو تو دو غ کو مذکر بولیں۔ اور راتنے سے غرض ہو تو موٹ۔ اب
 اسی پر اتفاق ہے۔

بندہ صفحہ نے بھی حضرت دبیر لکنؤی اور غالب علیہ الرحمۃ کی زبانی دو غ کو راتنے
 کے معنی پر موٹ سنا ہے۔ یہ لفظ مختلف فہم میں بلکہ دو معنیوں میں بیان اخبار کے سلسلے کی وجہ لکھا

جملہ معترضہ جس جگہ سے کاڈ لگایا گیا۔ اس جگہ سے کا خلاصہ یہاں دو حصوں سے لکھنا سہا سہا ایک یہ کہ کئی لفظوں کی تائید و مدد کی گفتگو اس میں ہوتی ہے دوسری وہ یاد دہانی ہے۔ واضح ہو کہ چمپا کے لفظ پر بحث شروع ہوتی تھی جس میں پہلے اس کی گفتگو ہوئی تھی

چمپا

آراء و لکچر۔ ۸ جون ۱۹۵۷ء ص ۳۰۔ کالم ۱۔ میں لکھا ہے۔ واضح ہے اس میں استاد مرصع نے کہا
۵۔ چمپا کلمی کلاب کلمی موتا کلمی + حلال نے چمپا کو مد کر بیان کیا۔ ہر ٹائٹس جواب اس میں
اوستاد لکھنؤ کا ایک نامی شاعر ہے حکمران آفر کتبہ میں۔ اس سے اس میں لکھنؤ کی را
رنا وہ مستعد ہے۔ چونکہ اس کا قیام اوہ دونوں لکھنؤ میں تھا۔ چمپا کی مات یہاں تک آئی۔ اس نے
صحنے شہر سے پوچھنا چاہا۔ کی۔ حکمران (اس کے بڑے بھائی) اور جس نے چمپا کو مل حلال
کے مد کر کہا۔ اور جھانٹ ٹوٹ۔ شاید اس کی راوی ہی ناسیت ہی کی طرف چلی ہوئی ہی
سوٹ کہے والے یہ کہتے ہیں کہ زماں پر چمپا کی تائید ملی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس میں
ہیں کہ اوہ دونوں لوگ تائید کے ساتھ ہی بول رہے ہیں۔ لیکن مد کر کہنے والے ماسع اوہ
کے کلام سے محنت لائے۔ قاضی میں وہ لفظ کہیں اس طرح سن ملا کہ رتلا مد کر اور
برہ کمل جانا لیکن وہ دونوں مسلم الثبوت اوستاد چمپا کے کہیں۔ وہاں میں اہم کہ
اس میں سے ہر ایک مھول سے دل دیا اکثر یہ قاعدے پر لحاظ کر کے مد کر کی رد و ست
ہے تائید ماسے کے سن۔ ہر آہر سے کے گھبے۔ کوٹھا کوٹھے کے رہے۔ گھوڑا گھوڑے
کی چال۔ سوا سونے کا ریزہ۔ اگر اون اوستادوں نے جیسا کہ سوٹ ماسہ پانا تو تائید

کی کوئی ضرورت ہی جیسے تیا۔ جیسا کہ بچے سوہنا۔ دہلیا کے ہیرے۔

شیر نے جواب دیا۔ کہ مادی الطریق چمپا کے سوٹ ہر لاکھ ایک دلیل دیکھ جاتی ہے
کہ عمر آچو کر یوں کے نام چمپا۔ اور داسے مل اور چمپا کہتے ہیں۔ مگر یہ مل اس طرح ٹوٹ
سکتی ہے کہ کوٹھا سوہنا نام کہتے ہیں۔ (آزاد نے حاشیہ فرمایا ہے کہ کوٹھاوں کے ساتھ ہی کیا

مشت خاک

موت | ناسخ | کہان سید ترقی کی جیتے جی ہکو | یہ مست خاک ہو بس منتظر گویا ہوگی

معراج

موت | ناسخ | کسی دل تک ساقی ہو سکے تو عرش پہنچے | عزیز و گریہ نہیں معراج حکم عرش اعلا کا
موت | ناسخ | کیا عرش آتی پہ جگہ آج ملو | کا ندھ پہ پہنچی کے ہیں معراج ملے
معجزات میں ہے کہ ساخین کے نزدیک بلا اتفاق موت ہے۔

معرفت

واضح ہو کہ معرفت کا لفظ حضرت آتش سے دھوکے میں نذر بند گیا۔ چلیے حضرت انیس سے
چال کا لفظ نذر بند ہے۔ دراصل یہ آگے کی کا حرف ایسا چور ہے کہ دھوکا دی جا
وتا ہے بہر حال اب نذر موت دونوں کی مثالیں سنئے۔

موت | آتش | معرفت میں اوسکی ذات پاک کے | اور نے میں ہوش حواس اور پاک کے
موت | ناسخ | معرفت ہکو اپنے علم سے دی | تقویت ہکو اپنے حلم سے دی

مکمل

موت | ناسخ | دریا کی ٹال میں موت ہے۔ | ایسا تن زیب نہ ہے کوئی ملل دیکھا
موت | ناسخ | جہاں جسم نہ پیر ہے پسینے کی ہمار | ایسا تن زیب نہ ہے کوئی ملل دیکھا

موتیا

موت | ناسخ | اخبار آزاد لکھنؤ کے ۱۸۸۶ء میں داغ کا یہ مصرع لکھا ہے | جیسا کہلی کلا موتیا کہلی
اور اس مصرع میں جیسا کی تائید پر جناب غلام محمد خان نیش مالک شیر قمبر اور جناب
منشی احمد علی شوق مالک اخبار آزاد سے گفتگو شروع ہوئی تھی۔ آزاد کے برجہ مذکورہ کے
جانشین پر لکھا تاکہ موتیا دہلی میں تائید کے ساتھ مستعمل ہے اور لکھنؤ ذکر کے ساتھ
موتیا لکھنؤ میں تائید کے ساتھ مستعمل ہے اور لکھنؤ ذکر کے ساتھ

دک	اسیر	ہو گیا ہم سے حاجت مند وہ بھلا	مر رہ امید وخت پایالی ہو گیا
صا		لامکان تک کہیں نہ رہا پای چال	مر رہ سر فلک پہ میں پایا ہوا

مشہورہ

دک	اسیر	رخ کو چہ اقدوہ ترہ دلس گس گیا	کل نور نے میں غارت سے دلس گس گیا
سحر		عصیب میں میرے قتل کی قدر ہو گئی	اروہا کہاں ترہ تیسر ہو گئی
صا		مرہ حوت وہ گر با ارباب کا گم گئی	
سحر		بر ترہ چشم سو لکھ کو ریاں مٹی ہے	

مسطر

دک	اسیر	کھینٹے لگے حدودہ گریباں کا حال ہم	سورج کے سلج آپ کا سطر آج
		میں سطر سٹ ہے	

مشقت

واضح ہو کہ اسکا حال ہی کف کی طرح ہے عیسایہ ۱۷۶ میں لکھا ہے
 معصدا الشرا میں ہے کہ مشقت گوئی کے سہی پر نولن کے عدد میں در کہے اور
 مشتی کے سہی پر موب ہو۔ لیکن وہ مالیکہ کسی لفظ کی طرف مصاف ہو او سو دت
 اسی تذکرہ دانت میں اطاعت مصاف الہ کی کرتا ہے۔ یعنی اگر مصاف الہیہ در کہے
 زود کر آنگا۔ اور موب ہے و موب آنگا۔ مثلاً مشقت پر مشقت در مشقت آتھواں
 مشقت عار مشقت عار کو در کو لینگے۔ اور مشقت حاک کو موب استعمال کرینگے۔
 نولن کتاب ہدا کے در دیک ہی بھی ہے۔ اس سب کی مثالیں اللہ اللہ لکھی جاتی ہیں

مشق و اختیار

دک	سحر	اونسا ہے سر نے دل دراد کو فلک گنگا	رکے من اماں مش عاریرا
صا	اسیر	آمار گاں مٹی کا پوچھا و مٹی	نست عار کے صداے اڈا داما

بدبسم اللہ دریا کا کنارہ ہو گیا

دو بنا جب عین و حد بین گزرا ہو گیا
مین بھی نہ کر مانا گیا ہے۔

مذکر
نہ
نقصیہ

مرثعہ

میرزا داغ کیا عجب عاشق و معشوق کی مرقد کجا + یہ مصرع جلال نے مثال میں لکھا ہے

مذکر
نقصیہ

ہر مرقد خاتون جہان کا تپ رہا تھا

گو قبر سے زہرا کا لپس لکچہ گیا تھا

مذکر
نہ

مزارع

اوسکی مزارع ہاتھ سے بارہ گز گئی

یہ بات سنکے ہر غصہ ناک ہو گیا

مذکر
نہ

کیا مزارع کا کل شہر نگ برہم ہو گیا

لائی نادانی سے بوجھل صبا ہو صبح

مذکر
نہ

بدلی جو ریت مزارع برابر بدل گیا

آئے ہی فصل کل کے جنوں بکھو ہو گیا

مذکر
نہ

یہ نہ پوچھا سحر مزارع اچھا

تپ غم کا کیا علاج اچھا

مذکر
نہ

مزارع

مزارین ہی مزارین ہو گئی ہیں

سنا جاتا ہے شہر عشق کے گرو

مذکر
نہ

نقش پاک یوں نہو مزار اپنا

اس واسے جیلے جو بار اپنا

مذکر
نہ

نہ کہی جنازہ اوٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

ہوئے مرگے ہم جو سو ہو کیوں غم

مذکر
نہ

بننا دامن روز ایک غرار اور بنا ہے

خون ہوتا ہے تازہ تر کوچہ میں

مذکر
نہ

برا مزار سینہ تفسیدہ ہو گیا

رنگے لعل بی نہ گیا سوز داغ غم

مذکر
نہ

اویس کوچہ میں بنے گا اکون مزار میرا

بٹھیا در عینم پر دل اوٹ گیا جہاں

مذکر
نہ

دو قدم جب مرا مزار

ناز نے ہی نہ رخصت آگے او

مذکر
نہ

مزارع

مزارع امید اپنی خشک بے پانی ہو گیا

آب نیاری ابر چھٹنے نہ کی ایک سر

مذکر
نہ

۱۰ | معید | میں رشک کی رسالہ ہے | | مٹی کے مول ہی ہن علی شمع دل

۱۱ | رشک | میں الساء اللہ حال کے سوت لکھا ہے | | امم آخری ہے مثل اپنے حد احمد کا
۱۲ | رشک | شاعت میں ارم عدل میں میں | | اوس عصر میں تھا نہ مثل اوس کا

۱۳ | رشک | میں ہے کہ قیاس پر نزل اور محفل کے محل کو ہی سوت لو لیں نوکالوں کو
۱۴ | رشک | کوچ دیا ہے کیا کہن فکر پر تار کی | | محو کیو تھا مجھے لیلیٰ کی محل جاتے
۱۵ | رشک | واوی و حست میں کیوں مثل جوش ہو | | ایک لیلیٰ کسا ساں کس کس کا محل ہو
۱۶ | رشک | دلہ لے میں لعل حد کے ماو حست عمر | | کچھ دلوں میں رہ لیلیٰ نہ محفل ہو
۱۷ | رشک | ہوا پر ہے کھولے کی طرح محفل ہو | | ہوا پر ہے کھولے کی طرح محفل ہو

۱۸ | رشک | میں الساء اللہ حال کے سوت لکھا ہے | | سوتے ہم تم گئے کا محفل دو خواہا
۱۹ | رشک | تم جو آئے طالع خواہدہ حال کے کوچ | | حب دیکھتے ہے حواس میں محفل بنام کا

۲۰ | رشک | فاصدہ کیو عورت عریض کیو دیکھتے | | دہے شفیق کے راز و زار کی
۲۱ | رشک | ہر عصور مرد و دیکھتے گا نام حال | | ہر رنگ میں من رہے ہمارے ہمارے
۲۲ | رشک | خط و لہوش ہو لکھا اوردہاں کا | | دایرہ و منساب رشک کیشاں ہو گیا
۲۳ | رشک | چمکی جانی سمنوں سے شمع کی | | شمع کی ہے ہوئے کیا لکھا ہر لکیر کی

مذکر ناسخ | جس سے ملو تا ہوا لہزم جنون رشک کا | اور کوہ عشق کی گنتا ہے نو گدراوٹھا
منش | منہ | میں ہے کہ لہزم زیادہ موش سستل ہے۔

ماضی | وہ ماضی بسبب اتحاد معنی کے اس مصدر کے ساتھ لگادی گئی۔
منش | منہ | ماضی کو مذکر لکھا ہے
مذکر ناسخ |

منش | معنی | میں ہے کہ لفظ مالا کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے بعض موش بولتے
ہیں اور بعض مذکر۔ لیکن اقبید نظم مضامی لکھنؤ کے کلام میں مذکر ہی پایا جاتا ہے
اور مضامی سے پہلی مالا کو فقط موش بولتے ہیں اور ان کے استعمال میں مذکر نہیں
مذکر ناسخ | تیرا مالا ستون کا قتل کرتا ہے مجھ کو
رشک | انہی شہاوتیہ نہیں بلکہ خبردار کا
نسیم | انداز سے اوسنے لیکے مالا
اسیر | ہنسکے جب دکھلاؤ اوسنہ نہیں ان
برق |

مان

مذکر | ظفر الطاف و کرم اور دینہ رہتا ہے تمہارا
منش | بیدار | یار سے جان نہ پہچان سوتی
مذکر ناسخ |

مذکر | زہد | کی گہری نری سہار آبلوں کو نہ کر
منش | ظفر | بلا غار گری آتی ہے ظالم تری غری کو
مذکر ناسخ |

سرٹ	ماسح	فوس حار و ہوا کی مصلیٰ ہے جس کو	ایک مادہ کیا ہے جسے سیرا و سواہ کہ
سرٹ	عبداللہ	میں ہے کہ تحقیق یہ ہے کہ علیٰ صفا گزیر کو موت ہوتے ہیں	
مذکر	شک	حس سے گزرتا ہے اسے اسی کہتے ہیں	کام لیا ہر فوس ہے جیسے اعتبار کا
مذکر	قدیر	تیزی اعلیٰ کیس میں ہر وقت فاسل	پرا حساب یہ سایہ اسے گزرتا
سرٹ	صا	گھسری یا اسے کس کس گزرتا ہے	اور کے کا ناکے۔ یعنی بہرین کیا کیا
سرٹ	نقد	اس میں طال ہے یہی گزرتا کو موت مانا ہے۔	

گلا گشت

مذکر	میر	یاں بیل او چل بہ نور کے اندر	گلا گشت صوری ہیں اس گلستان کا
سرٹ	صا	کیا کہوں میر گل گشت جس کو ملے گی	گلستان خاص میں گرفتار رہی
سرٹ	زاد	چلے شمع نور ارشد ہند	گل گشت کرین آپ شہادت کے جس کی
سرٹ	نقد	میں ہی سرٹ ہے	

گلا گشت

سرٹ	میر	شہ مازی سے جرح گرداں کی	سربار ہے گوے میدان کی
مذکر	میر	سروانا حرم شہ شہیر بیجا پیتا	رہہ گو ہے جو کسی عامل چکان ہوا

گلا گشت

سرٹ	عبداللہ	میں ہے کہ کو سید کہ اگر معین کی رہا بی موت صا ہے	لکھنؤ کا گلا گشت
مذکر	نقد	بہر گردن محو بر جری ظالم	نابن صرور صا گو مسند رکشا ہے

گلا گشت

سرٹ	ظہر	شرح سسل کہیں نشان مال تیرے	دکھو لکھو لکھو کسی مال ہسی ہوئی
-----	-----	----------------------------	---------------------------------

ضروریات سے ہے۔ تیسرا شرط حیات شراد یہ کہ کسی کے ماننے کے قابل نہیں۔ یہ او نہیں کی
 دہ۔ تاکہ معروف ہے جیسے بخون کے بگاڑے ہوئے یا تراشے ہوئے الفاظ۔ یہ خاص
 کسی ضروری اور وقت کے لئے ہے نہ کہ ہمیشہ کے واسطے۔ اور کبھی اتفاق شرابی وجہ سے
 تصرفات شرابی مسلمات شراب ہوتا ہے ہر حال یہ بحث طول ہے۔ خلاصہ یہ کہ گاہ
 کے ساتھ کسی لفظ کا ذکر ہو جانا تصرفات شرابین ہے۔ جیسے ذوق بھی عرصہ گاہ کو
 اور نیم لکھنوی تختگاہ کو مذکر باندھ گئے۔ یہ تصرفات شرابین ہے۔ ابھی سہ اتفاق
 نہیں ہوا ہے۔ اور سجدہ گاہ۔ درگاہ۔ کین گاہ کی تائید مسلمات شرابین ہے اس پر
 اتفاق شراب ہے۔ لیکن جناب جلال نے جواب کو لکھا وہ بھی صحیح ہے کہ سحرگاہ کا
 لفظ کم مستعمل ہے اس لئے اس کی تائید تذکرہ میں ہوگی۔ مگر نفید الشراہین وہ لکھتے ہیں
 کہ گاہ کہنی وقت صبح ہوتی ہے تو سحرگاہ اور صبحگاہ بھی کہنی وقت صبح ہے یہ بھی
 لا محاذ ہوتی ہے۔ اب میں سب کی مثالیں جو میرے پاس موجود ہیں لکھتا ہوں۔ و التسمیہ

گاہ	مذکر	نور ایک عرصہ عدم و وجود ہوتا
گاہ	مذکر	آسن تھا تخت گاہ اوسکا
گاہ	مذکر	چلے ہزار باندھ ہے درگاہ میں کمانی
گاہ	مذکر	جہان سے قرن وہ کین گاہ تہی
گاہ	مذکر	بلکہ ہے سجدہ گاہ اوس خاک پاکی
گاہ	مذکر	ہوا داخل اوس باغین سولوی
گاہ	مذکر	ہین اوٹھا ہے سر سجدے سے نیزا
گاہ	مذکر	ہندوستانی میں ہے کہ تختگاہ اسم نوت سکین شای دار الخلاقہ و اہل سنت
گاہ	مذکر	نفید الشراہین ہے کہ گاہ کہنی وقت صبح خراگاہ درگاہ دستگاہ کارگاہ ارگاہ
گاہ	مذکر	سوت لے جاتے ہیں۔

کیف

نیش ناسخ	بار کی سر اور احتساب میں	حیال چشم ہے کہ ساعر شراب میں
نکر نسیم	بیشیاں نصیب ہیں سامین کو	کیف شراب ماں مری برکت میں ہوا
ابیح	اک طرف تار گل اپنی اوٹلو میں	نہ حس ہے کہ کیف ہر اکٹو میں ہوا

گاہ

واضح ہو کہ گاہ علامت اسم طرف ہے جسکے لگائے سے حکم بادلت کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ دیکھو اس کتاب کا صفحہ ۱۹

قائدہ مجھے حالت مشی طور احصا صاحب غموی عظیم آبادی مولف رسالہ اراۃ الاعلاطے سرگاہ کی شخص کے لئے ایک حکم لکھا تھا۔ میں نے اور کلا حواس کو لکھا جو عالی اڑا ہے میں اس لئے لکھا جا رہا ہے۔ وہی

نک

حالت میں۔ سلیم۔ یوست کارڈ ہشتم حب مسئلہ بحری نیوچا۔ لفظ سرگاہ کی تائید اور دیگر کے ماب میں جو آپ نے تحقیق فرمائی ہے واقعی یہ ہے کہ اس وقت تک میری فکر سے یہ لفظ اس طرح سے پیدا ہوا نہیں کہ اس کی تائید و دیگر ممبر فعل یا جوف و رابط سے ایسی تائید ہو کہ تنگ نہ مانی رہے۔ ہوں تو گھر لولیم من مدیا ہے تولادہ سرودہ دل سرگاہ کی کیا سرودہ ہے واہ واواہ اس سے کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ مگر سیر کر کے سے شاید اس لفظ کی تحقیق ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اردوی قاعدہ گاہ جس لفظ کے آخر میں لکھا جا رہا ہے وہ حکم بادلت کے معنی پیدا کرتا ہے اور وہ مرث و شیک ہے گو موصول نے دیکھی مادہ ہے مگر وہ لہجرات شرا میں داخل ہے کیونکہ شرا کا رتا وار روی اصول حشرہ میں طرح ہے ایک لہجرات شرا حکمی مد او میں کی دات تک ہے یا او کی مقلد میں تک دوسرا۔ مسلمات شرا۔ جو کہ مہر کے فائے کے قابل ہے گو قاعدہ کے خلاف ہو۔ مگر اس میں اتفاق شرا

ذکر	برق	یاد رفتار ہے اور شک و قہر کی بجائے
صبا	وہ یکایک باغ میں پہنچو جو اہل ہوتے	کبک ہر وقت مرے پیش نظر ہوتا ہے
		کبک ہلکے سامنے سے ٹوکر میں لگا ہوتے

کھٹار

موت	موت	موت لکھا ہے۔
ذکر	گویا	اوسے ہلکا جو خون بہا تو کھیل
	سنگین	تنبیوں پر لڑ رہے ہیں بادِ خمار ایک
صبا	تیرے سودا	ی شکر گان نگار ایک برتا
		کوڑی رکھنا نہیں کٹار اپنا
		کوڑی بہتر تار ہی پہ چلنا ہے کٹار ایک برس
		کوڑیوں کے مول کہتے ہیں کٹار ایک برس

کھٹ

جناب جلال کہتے ہیں کہ کھٹ بمعنی پتھر مذکور آتا ہے اور بمعنی کھ دست و کھ پانچ مختلف فیض

مذکر برق نے فقط کھ کو تھیلی کے معنی پر موت باندا ہے

موت	برق	زیر زینت برحق جن ادا ہو رہی
		کھ موت سے کہی معنی سے حنائی ہوتی

اب میں جن جن نقطوں کے ساتھ کھ کی ترکیب ہے لکھ دیتا ہوں

کھٹ یا

مذکر	آتش	کیا چمک کر نکلتا تھا صورت ملائے پتھر
	موت	آج ہر نگ حنا ہے گر یہ

سائے خورشید کے اوسنے کھ پا کر دیا

مل دون آگین کھ پاسے تیری

کھ دست

موت	برق	حضور زرافانی روی یار
		کھ گل کھ دست سایل ہوتی

کھ افسوس

موت	ناہنج	میرے بڑے سے کھ افسوس گلگون
		اونکو خالی تاتہ ہی ملنا تھا کہ نہیں

فائدہ اس طرح موت کا لفظ بھی ہے کہ موت غبارِ مذکر اور موت خاک موت ہے

مشابہ اسکی حرفِ یم میں دی جائیگی۔

سیر	سیر	سیر	سیر
سیر	سیر	سیر	سیر

قامت

مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر

قبلہ نما

مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر

قتل

مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر

قدغن

مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر
مذکر	مذکر	مذکر	مذکر

میں جتنی ہوں اور عاتقہ ہوئی ہو مہار	رو کر کمارینے میں ہو گئی واری	میر	میر
رات ہر دو گاہ میں ماتم رہ	فانچہ بنا کس شہید عتیق کا	میر	میر
ہوا ایک بے میں پٹالا ہمارا	دلا یا گیا ماحہ عام سے پر	صیا	صیا
سارک ہو جس اب فاقہ پر ہے ہر گاہ	مداں احمدت صنادید میں ملا ہو	نسیم	نسیم
میں صیاب حلال ہے ہی درگاہ		نہیں	نہیں

فرو

آئندہ و نہاد قتر جبرانی کا	میں دیکھنے کے لئے تیری پیشانی کا	میر	میر
و سحلی و سرور میں ہے دیکھنی	حت عاقبات و دجیاں کوئی	میر	میر
اوستی ہر گاہ و ہمارے حساب کی	محرم ہوش و لسم کرم سولی	اسر	اسر

فغان

پر لومہ سے وہی حال گمان کر	عقیق کل میں وہی ملل کا مکان کر	میر	میر
حضر کی رنگی میں غلی کر جان	عماں کے سراپا حکا کر یہ کی فغان	میر	میر

ف

کئے وہ دیکھ کر ہوتا ملک و ماک	وارا ہی گیا غم میں جی پہنل ہی گیا	میر	میر
یار و نکو فکر چارہ و دیاں میں	کیا آجے ہو گئے کہ کھلوں سے ہو گئے	میر	میر
اس جرم میں عت فکر نہیں ہر گاہ	جادہ میں بحر و گہل اپا کچھ سر	میر	میر
اے عزم و ناز کچھ ہے فکر اس بحر کا	ستہ لبہ تر ہے اب ہر جہم سر کا	میر	میر
گئی ہے فکر پر کشاں کہاں کہاں	سری تاش میں جیسے خیال مجلس کا	میر	میر
جانی ہوئی ہے کس پر ہی کی	یہ فکر مائل آستہ سری کی	میر	میر
فکر گئی ہے لہریں ایکیں تھری	حجاب اس قلندر میں اب جو آتھ میں	میر	میر
کو دیکھی فکر ہو سارے سراج کی	گم ہو گئے اسے دھوئیں میں ہی بجائی	میر	میر

نیش اسیر زلف کے مانند گنگوٹ نے تری سدا کی
طرز ہے شاگرد میں ہی ہیک ٹھیک اور سدا کی

طلاق

نیش مانع کہ دنیا کو دی نیو نے یکسر طلاق
مذکر دبیر اقد نے وارث پہر جد کا کیا
را مجھ میں اوس میں ہمیشہ فرا ق
دنیا کو طلاق اپنے بزرگوں نے دیا

عار

نیش سودا اک زور ایک پانے اور شمع سے کھا
نیش و نیم تم تو کب آئے تھے لیکن رنگ بھی آئی تیر
سودا کے دیکھنے سے تجھے عاری
آب کی آرزو گی سے ہم سے سب عاری

عندلیب

نیش اسیر طبع اپنی بلبل باغ معافی ہے اسیر
نیش نہ گئی دن سے ہے گہات میں صباد
ہر چمن میں عندلیب خوش بیان رہتا
عندلیب آج کل میں ہمیشی ہے

عمیار

نیش غالب سکھ شہ کا ہوا ہے روشناس
نیش شکر اللہ میں ہے کہ عیار یعنی چاشنی زور و قور موٹ ہے
اب عیار آبرو سے زر کھلا

غلاوٹ

نیش اہت افس میں تیر کہ زمانہ ای صباد
نیش برق قاتل رہن کی طرح لباس پہن ہے
غلاف تنم گل پتہ صحن گلشن کی
تلوار کا غلاف ہی تلوار ہو گیا

غور

نیش نسیم سو چادہ کہ نیچے میں کسی طور
نیش رشہ دال میں نیپ کلچو نیپ دور
دشمن کا تہا ساستا کیا غور
غور کرنی ہو تو کرو جگر افکار و فکری

مناستہ

نیش قبول قبر مجنون پہ فاتحہ پڑھ دی
نجد کا جب ملا مقام ہینو

شفیق

مرکز	انت	شام کا رنگ حوسی کی آواز دے	اور سپہ سی جو لگائی تو شفق پہ
مرکز	انت	سرخ پاں جو وصل پہ پہنچے	پہلے شفق دیا دھندلکی شام کی

شک

مرکز	انت	جسم مانی میں اس کی آنکھ جھپک گئی	چوری تانت پہنی سک گئی
مرکز	انت	گلے سے سرخی پاں صورت پر نظر آتی	ہوا سک مشکوید گردن ساقی پہ طعنا کا
مرکز	انت	لے یا مجھے ماع یہ صحرانگہاں ہے	سک غمخسوسن پہ ہے آہ کی بکا
مرکز	انت	شہر چلن اس کی سچ لے پہل کا	جسکے کو چہ پہ شک و وصل کا

شکن

مرکز	انت	کھا کھا شکون دے ہیں دل دار کو مرے	او سکے خال میں دھون بھٹا
مرکز	انت	شعل شہ و او ہی تھا کہ دسائیں	اک اک شکں گنا تری رات دیا کا
مرکز	انت	اندھے وصل یار کے مضمون کا	ماہ نہ کھل سکایہ شک سے سکری
مرکز	انت	رہ سناہ دل صدمہ پا کئے کھا سید	شکں در اسی رات اور رات گھر پہنچ

صاد

مرکز	انت	صاد آنکھوں کی دیکھ لپسری	عنائی کے چہرے پر نظر کی
مرکز	انت	رسکے پہنچیں ہیں آتیا	وصل کا صاد ما وصال ہوا
مرکز	انت	دکھایا جب کلام وحی چشم وید مصا	کسی پر مضمون پہنچا جو کجا صاد پہنچا

طرز

مرکز	انت	حیات سے مرے وہ پرورد آگیا	درا لگی کا طرز مجھے ماؤ آگیا
مرکز	انت	اسے عمر عمل کی حور تے	تر طرز کلام مسیر کا ہے
مرکز	انت	پیر مارے ترسم کے ہو جانے کا راز	تو اردیکے طرز آگری جال کی

سبیل

کہ سبیلین اولیٰ پرتی من بگولے خاک اور
وہ کیا بڑی کہ کو لے ہوئی منہ قضا
یہ فرد پر آئی تو قضا زوج پر آئی
مردم ویدہ کو سبیل آب بارانی ہوئی
اشک اندرے ہوئے من سبیل فنا آئی

نوت صیاد ہو
یہ سوا وٹھایہ شور کہ سبیل فنا بڑی
غل فوج من تہا سبیل فنا موج پر آئی
رنگ
بحر
مغیر

مین ہے کہ سبیل کی تانیٹ کے بیشتر فصحا قابل ہیں۔ اور تذکر کم۔
آیا جو سبیل عشق سب اسباب لگیا
سبیل مے ہو کیوں دم غانہ خارا
بولی روح نوح اب طوفان پورا ہوا

مین ہے کہ سبیل کی تانیٹ کے بیشتر فصحا قابل ہیں۔ اور تذکر کم۔
نہ دل راجا ہی نہ صبر جو اس سرش
نہی میخواری کرے جدم وہ مجھ بڑا
کوہ جود سے ہوا اونچا جو میرا بل انگ

سیم

پی مے گلگون کہ اس سے سیم زمر جا

نوت وریا علی
مین سیم معنی چاندی مونٹ ہے
مین ہی
نک نامع اگر ترقی چاہتا ہے حسن کی او سیمین

شکر قند

مین ہے کہ شکر قند کو بعضے برعایت تذکر جزو دوم کے ذکر بولتے ہیں۔
لیکن مونٹ بیشتر مضیجون کی زبان پر ہے۔ اور مولف بھی تانیٹ کی قابل

نک صغیر
مین ہے کہ شکر قند کو بعضے برعایت تذکر جزو دوم کے ذکر بولتے ہیں۔
لیکن مونٹ بیشتر مضیجون کی زبان پر ہے۔ اور مولف بھی تانیٹ کی قابل

شہد

جب اونکے خون کا بہتا ہو خط زمین کے

نک صغیر
خون شہید ترے کس منظر زمین کے

مین ہے کہ شاخرین بالاتفاق مونٹ کہتے ہیں۔

شب

نک	اسیر	و کر کرنا ہوں کی گرس نمود کا
نیش	ماسح	مصل کل میں اس قدر ہے یکسو کا
صا	صا	ت پرستی سے رطبت مرئی نہا پر

نک	اسیر	سجہ میرے نامہ میں جو داء انگور کا
نیش	ماسح	سجہ راہد لے مانی داء انگور کی
صا	صا	سجہ سو بار غریبی گئی سو بار پر

سیلک

نک	ماسح	حجالت وداں مان گہر و آب
نیش	صا	طہر حیدہ وداں یار تو دیکھو
صا	صا	او کی شکی جو یاد آتی تو کہتے ہیں
صا	صا	جس نہی سوٹ ہے

نک	ماسح	سلک گوہر اپنی ترکان کس طرح نہو گیا
نیش	صا	ہوتی ہے خد یا تو سے سلک گہر ودا
صا	صا	کیا ہوا دت سے وہ سلک گہر کی

نک	سودا	ہر سنگ میں راز ہے سرے طور کا
نیش	سیر	ملا ہے خاک میں کس طرح کا عالم بنا
نیش	سیر	کی سیر ہے سینہ یکسر نگار کی
نیش	سیر	موسن آؤ نہیں ہی دکلا میں
نیش	سیر	کیا ورس ہے کہ ب کوٹے الیسا
نیش	سیر	مگر تمہارا ہے ساعر حشید
نیش	سیر	وہی کہ ان تلے حائین ٹیکہ ہیں
نیش	سیر	پر یوں کے نظارے ہیں ستار کی
نیش	سیر	شراب بل کے شب ماہ ہیں میں
نیش	سیر	کی حواص گل لے ہار واد واد کی
نیش	سیر	جس کی سیر پر رہا ہے حلا

نک	سودا	موتے ہیں جو سیر کروں کہ طور کا
نیش	سیر	کھل کے نہر سے ملک سیر کروں کا
نیش	سیر	اس تختہ لے نوٹے قیامت مبارک کی
نیش	سیر	سیر نہا لے میں صدائی کی
نیش	سیر	آؤ نہ ہم ہی سیر کریں کہ طور کی
نیش	سیر	لے تو سیر ہے صدائی کی
نیش	سیر	سیر میں پر دیکھیں وہی ہوش لیا
نیش	سیر	قلم ہے تا حشر سلیمان ہمارا
نیش	سیر	چمن کی سیر کھی لے قوس موتی
نیش	سیر	سحر تر لہا ہر اک حشک دالی نہر گیا
نیش	سیر	کر میری ہے دست باغیان ہے

سال

واضح ہو کہ دہلی میں سال کا لفظ جو بمعنی تاریخ کے استعمال ہوتا ہے الترمذی ہاذا کیا
اگرچہ روہی کے رو سے تائیس کے سنوت کا کوئی شعر نہیں ملا۔ مگر بایں سرف جوعلا
تائیس ہر فعل میں پائی گئی اسلئے اسکی سند لی گئی۔ گلستان سخن مذکرہ شراوہ قادر شہر
صاحب دہلوی میں تاریخ کی جگہ مولوی عزیز خلف مولوی امام بخش ضیائی دہلوی اور فاضل
دہلوی کی تاریخوں میں سال کا لفظ موش ہے

موش	عزیز خاں	عزیز خستہ جان سے سال تمام	ابھی دقت نے کہ گفارشہ
قناعت	ہو چکا ختم قناعت نے کھی	سال اسکی سخن کامل عشق	

مگر موس خان دہلوی نے سال کا لفظ ذکر کرنا ہے۔ اور لکنؤ میں تو مذکر ہے۔

مذکر	موس	شاہ ملکیت ایمان کہ جسکا سال خراج	امام برجہ ممدی شان علی فر ہے
		مجھے سال تاریخ کا تھا خیال	کہ سب نے کھارگ شہنشاہ زمان

اب لکنؤ کے شہر اکبر شاہیوں دی جاتی ہیں۔	خواجہ وزیر کے دیوان کی تاریخیں		
ننگہ	عشق	بلبل کلک فتنے نے لکھا طبع کا	طرفہ گلدستہ طراز اسحاقی ہے یہ
		محسن	جو پری طبع محسن نے لکھا یہ سال طبع
		نشر	کلک نشر نے لکھا یہ سال طبع

تاریخ دیوان صبا لکنؤی مطبوعہ مطبع کارنامہ			
مذکر	نوز	بلبل دل نے سال طبع کہا	ہے صبا کا لطیف باغ یہی

مذکر	خاص	دہلی	ضعف سے ابتر حال ہے کہ اخی خاص ہے	لب ننگ سالس ہی آیا تو مثل آیا
			اور سکے دیکھ نکلے شہنشاہی	سالس سینہ میں رُف روزاں رہی
			وان پالش چھی ہے اور سکون کی	یان سالس سنہ ہے ایکدم کی

زار

زار علامت اس ظمٹ ہے لہذا جس اسم کے ساتھ یہ لگایا جاتا ہے وہ مرکب ہوا ہو کر ہو گا

سرت	بیر	ہاں اے راریں ہو گئی ہیں	دیں اکثر بہاریں ہو گئی ہیں
مر	صحیح	جس اوسکے رخ کا آہر حط ہے چلا گیا	کلاس جسے سمجھتے تھے ہم غلڑا بن گیا
ماج	عجب	مبار ہے محفل گلہ لرو کی	رہے ہمیشہ یہ گلہ ارحران اپنا

زار

سرت	ماج	بہتی ہے جس پرستوں کے گلے میں بحر	اکھرا کا ہے یہاں اور ہے رما رہی
مر	ورر	اوست بیدیں پہ ہم دیدار ہی نہ ملے	سرمین رمار بیدار ہو کس کے ہمار کی
مر	مر	کا وہ ہوا پرانی کی جو عشق تہویر	رمار محکوم جاسے موج سراپ کا
مر	صفا	اندھن تیری ہی سہا کا رصعلے تر	رمار صاف آنہ کا مال ہو گیا
مر	ظہر	دیں دیکے گیا اکھر کے ہی کام سے فاش	فشیخ کے ساتھ اوسے نور رما رہی

زیر

مر	شہید	عق مجھ کو تہدی ب لائی ہے رما	عاشق دیوانہ کو مستی مانا ہے
سرت	ابیر	نچھے لے رشک جس دہ جس نہی	سرو کی طرح ہر اک شاح سمن نہی
مر	مر	کہوں کیا حور رب مکاں ہو گئی	قدم سے دس آسماں ہو گئی

ساعدا

سرت	صحیح	جندی زیادہ مت مل ساعدا کی	ماحق کو قتل اوس سے ساری ہو گئی
مر	ابیر	جان کو قتل کیا میں نے پیام کی طرح	اگرچہ ساعد عشق آستیں میں ہی
مر	ساہک	صبح واعظ نے سائلی تہدی میں	حجاب میں دیکھا ہوا ہے دیکھا ہوا
مر	الکس	ساعدا ریا تو میں لاسی کتر ہے	اک نظر ساق طعن ہی دلا یا ہے
مر	معدن	میں لکھا ہے کہ ساعد اگر عی کا دیا	حس کے عید میں مرے

نذر مقید الشرا میں لکھا ہے کہ بھنے مار بوتے ہیں۔

دھول

مرث مقید الشرا میں مرث لکھا ہے۔
نذر برق ایسے کبھی ہونگے فرشتے ہی نور کے
حور کے شور و دھول سمجھتے ہیں کے

رحبت

مرث ظلم کسم ۱۰ رحبت جہاز پر سوار ہونے والے ہرے او کے بعد حسیب بن ہونے سنائی
نذر جب ۲۸ رحبت وہاں سے روانہ ہوا تعلقہ پور کا گاؤں لوٹا ظلم کیا کیا ہوا
مقید الشرا میں رحبت کو سلسلہ مذکرات میں داخل کیا ہے۔

رجوع

مرکز ناسخ ایسا طبعیت ہے ای گل کہ بار بار
مرث برق دل اوس ضم سے دم نزع پیر گیا میرا
نذر رجوع بندے کی ہر طرح خدا کی طرف
مقید الشرا میں ہے کہ اس نائن کے جملہ فصحا کی زبان پر مرث ہی نذر کوئی نہیں بولتا
تجسس رجوع نرگس مبارکے کیا
رجوع اور سے کی جب مرض کو طویل
پہرے ضمیر خبر حبیبے مبتدا کی طرف

رسم

نذر جولان ہوئے آگاہ جو اب رسم شوق کے آ
میر مرث وطن آواروں پہ یہ قرق ہو کیا باقی کا
مرث ناسخ ہے مطلق اب زبان خامہ اور اپنی زبان
نذر آتش رواج عشق کے آئین ہی میں کنوڑی
برق کشور عشق کی سحرین عجب او ٹی کیسین
رند جو یونہی تم سے بیرو فاس ہون

کبقلم نرگ ملاقات صنم کی ہم سے
کیا زانے میں ہی رسم صہانی کا
رسم کی موقوف اوسے نامہ و عیام کی
رہد رسم وفا جاری جو آگے نہ آئی
مرثے پر ہی تجھے رسم وفا آئی ہے
سلطنت نرگے میں سب قل جو آوا
رسم اوٹھ جائے آشنائی کی

تکلف و
فصل سوم مختلف

موت | عقیقہ | میں ہے کہ درود بحالہ قیوم ہے یہی درک روٹ دونوں ہے -
مکر | لیکر | بولے | نے | عبد بن | درک ہے -

دشنام

مکر | ظفر | ہیکو پوسیدہ میں پیغام کسو کے آتے
موت | ناخ | ہوں لوسہ اگر کسج - لاتی ہیکو
مکر | مارا | میں گسا ہرن تر و دام
خدا یہ چوہا زہی لے نام کسو کے آتے
کا ہیکو سے کو دشنام کسو کے آتے
تو گویا چیتہ کو دشنام دی
کسی مجھ نڈی کوئی دشنام

دکان

مکر | برف | کوئی کتنا ہے آبی وہ دیوار
موت | آتش | کوئی کتنا ہے جھک میں دیوار
مکر | اسیر | یہ نے بہ کو دیکھ میں ہوں جھک
موت | آتش | کیا اثر وصف لکھ میں کلا جوت نعم
مکر | آتش | مارا دہرین تری منزل کمان
کہہ رہا ہے کوئی دکان گرا
کوئی کتنا ہے ساساں گرا
اپنے رستے سے ہر جان گرا
ہے دعوت اپنی قلم انگریز دکان قمار کی
برسہ - حسین جو کوئی ایسی دکان

دم

موت | درخت | من ان اقلہ حالے موت لکھا ہے -
مکر | بحر | بطح ملے بہا رہا ہر دیوار کا
موت | آتش | روح کے آئینہ سے کیا ہاں کی جوت
مکر | آتش | اور آہا ہاں کی جوت سے کیا ہاں کی جوت

ڈاکٹر

موت | عقیقہ | میں لکھا ہے کہ داغ بچنے چوبیرہ مختلف قیوم ہے ہولہ لکھ لکھ لکھ

آنکھ سے ناگجاء خواب گئی
یارب تو خبر کیجو دیکھا خواب لگا
اپنی آنکھوں میں سبک خواب لگا
طالع خفہ کا کیا خواب پریشان
مرے خیال میں یوسف کا خواب
کوئی کیا خواب حشمت ناکو نے نہیں
خواب دیکھا تھا جو شبیں فراخ
شب فراخ میں کسک نصیب خواب

میر کہیں پڑکا کہ جی کی ناب گئی
بالش ہے میری سر کاگو یا وہ اوکاڑو
روز کرتے ہیں شب بھر کو بیداری میں
مجموع بستر محل شب غم باد آیا
میں اپنے زعم میں سجود خلق ستان
تری جو آنکھ سے گیند اور گئی اس طرح
نوجوانی کا نہ پیری میں کبھی ہوش ہوا
قسم مجھے اپنی آنکھوں کی جیسی ہر جگہ
میں بھی مذکر ہے۔

خون بہا

میں جناب جلال نے لکھا ہے کہ خون بہا خلاف قیاس مذکور ہوا جاتا ہے
مگر اسکی تذکر میں اتفاق صبور مضحا ہے کوئی مرث نہیں بولتا ہے۔
سلج قصارت بے باطلہ گاہ ناز و
فرج ہوئے میں ہزاروں خون ہلائے

وال ذال

میں ہے کہ وال ذال جو حرف تہجی میں سے ہیں مختلف فیہ میں۔ مگر
مولف کے عندیہ میں درزن مرث ہیں۔

درد

کہتے ہیں جبکو عطریہ مردم گلاب کا
اے ترک درد ہی تری جھٹی ہڑکا
میں ہے کہ درد مشترک ہے مگر مولف کے عندیہ میں مرث ہے

درد

میں درد میں نہ پڑو گنا خفان
عباس

ح

ہر قدر انہما عزم سے
حد متنی حدود کا جسٹس و انشائی
گنتی سکول کی ہیں حدین تو قدر کی
کچھ حد رہی مرے الم کی

موس	ہر ریر سایہ وقفہ دو ہر کا
رنگ	ادھوں کے دے مراد کا پہلو عجب
سرق	ایک وعدہ ہو پر برق کو پہنچنے کی
موس	مالہ ملک ہسم سے گدرا
لغاب	ہر دوستی میں ہی ہوش ہے
معدنہ	من ہی

حشر

حشر بر پا ہوئی کنارے پر
اوسٹے چلے حشر بیا د گیا
دکھا حشر دیاں کرکھیں بر کھینے
وہ قیامت دہر ادھیا حشر بیا د گیا

بر	علق کھا ہوئی کنارے پر
دکر	بٹنے بٹناے نہیں کیا ہو گیا
سرق	عتی فاسک قیامت تو رآئے
موس	صوتی سفار مع صبح پہلے سے
معدنہ	میں ہی ہوش ہے۔

حمد

شکر اوس غالی رایا کا
حمد شکر ان حق تعالیٰ کا
کی بہت حمد ایرد متعال

دکر	حمد اوس رارق قرانا کا
بر	معم و حفظ حدیث والا کا
موس	گد میں آیا میں حشر اوسٹے

خدا

خدا تک حاکم آجوش آرد آ یا
پار سے کے خدا تک یگانہ ہو گیا

دکر	عصمت دیکھا جو پہلے سے تیار ہے
بر	میں ہی دکر کھلا ہے۔
موس	میں سمجھا تاکہ دل تو دیکھی ہو گیا

مرثیہ حیات ہندوستانی میں ہی جہد مرثیہ ہے۔
 = مصنفہ اشرا سیرا ہی =

جھول

مرثیہ ویاہی لکھا میں مرثیہ لکھا ہے۔

مرثیہ لغات ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے۔

مرثیہ سفید الشوا میں ہی۔

مرثیہ قلعہ شہر دیکھی ہے شکر میں جہد کی | جب فرش پراو سکے کین کچھ جہد کی

جھونک

مرثیہ فکر بحر برستی جاتی ہے نزاکت یار کی بانگستا | جھونک زلفوں کا بھی اب بار کر سوتا

مرثیہ شہر میں ہے کہ بحر نے خلاف جہور مذکر باندھا ہے۔ جھونک مرثیہ ہے۔

مرثیہ دہات ہندوستانی میں ہی مرثیہ ہے

چال

مرثیہ مذکر میراں دب دگے تے نیزے تے ہی اقبال ہے اوکے | میدان میں تھا حشر بیا چال ہے اوکے

مرثیہ ناسخ ہر قدم پر یہ ناز تے کب کب

مرثیہ اہانت غمہ غضب گناہ بلا چال ہے کبریٰ | شوخی ہے کوٹ کربت چلاک میں ہی

مرثیہ نجات ہندوستانی میں ہی مرثیہ ہے

مرثیہ مصنفہ اشرا میں ہی

چہل

مرثیہ مذکر ظفر شعلہ سلان دی میں اوسے لکھی بیٹا پانچ | جسے شل برق میں اوس شوخ کو چہل

مرثیہ مونس یوں گردن مرثیہ قین سیکل مغرب کی

مرثیہ ایسی تو چلاوے میں ہی چہل بل نہیں

مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث

مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث

مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث

مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث

مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث
مرث	مرث	مرث	مرث

کمال آب کو لطائف ترجمہ بوستان خیال ترجمہ صغیر بلبلدنی خط المداہم لفافہ
کرتے وقت ٹکٹ لپٹنی بہل گیا۔ آج جو کس کو لا۔ ٹکٹ کس میں
پائی۔ ذیل و خوار و محل و شرمسار۔ آج لفافہ جدید میں ملفوف کر کے بھیجا۔
خدا کرے کتاب وہاں سے پہلے روانہ ہو اور یہ لفافہ وہاں پہنچ سکے۔ ۱۵
۱۱ ابریل ۱۹۶۵ء عر سحاح کا طالب علم

مشرکوں سے علیٰ نوراہ میں ہلکوا گیا | اے بڑے گنہگار! اے تو گنہگار! |
 نعمات ہندوستانی میں ہی مذکور لکھا ہے دیگر صفحہ ۳۳۰
 میں ہی۔

نہر میر سوز قضا را وہ قاتل اور آن نگلا
 کہ لے لئے کو جس کے مرا جان نگلا
 سبکڑوں بیکوں کا جان گیا
 پر یہ تیرا نہ اسخاں گیا
 میں میر الشاء اللہ خان لکھتے ہیں کہ یہ لفظ اردو میں موت ہے مگر رجنہ گوہر نے
 ذکر کیا ہے لیکن حال میں موت ہی جاری ہے۔
 ہندوستانی میں موت ہے۔
 میں ہی۔

میر
 بات شکوے کی ہم نے گاہ نہ کی
 کوئی رشتے والی ہے جان عزیز
 جو رائے گرفتار دن کو جیسا ہم کہ
 رٹ لگ گئی ہے نزع میں سرخ کوہی
 آتش مصیبت تھی یہی جو کہہ کیا حسن مست
 اسیر ہوئے ہی شام جان بدن نکل گئی
 بلکہ دسی جان افراہ نہ کی
 گئی گر نہ امروز فردا گئی
 عباتی نہ رہے جان رانی میں کیسی
 اسی جان میری جان نکلی سر جوہی
 مل جو نہا بار کا شامان جو تہی باہی
 سر سے سرے ملا حثب جو مل گئی

ملکیت		ذکر	آخر
اسکا ملکیت حمار کرنا ہے	اسکی بیٹی حمار ہو ساقی	مشر	مشر
سماں صاف ہوگا ہمیشہ	جرح کس ہے مردہ نو آج دیر	مشر	مشر
بدلے حصا کے جوہر ملکیت شرکی	واعظا و ثنائے ہری میں ادب چٹا	مشر	مشر
ہندوستانی میں توٹ لکھا ہے۔		مشر	مشر
معدنہ میں سلسلہ موٹاٹ میں داخل کیا ہے۔		مشر	مشر

لوحہ

ملکیت		ذکر	آخر
مٹاؤں ہریے ماروئے کھ	کیا ہم نے تودہ سرے کھ	مشر	مشر
لوحہ تری موسالی مولا	مرا و ماول اسے جدا کر	مشر	مشر
ہندوستانی میں ہی مٹا ہے۔		مشر	مشر
معدنہ میں ہی مٹا ہے۔		مشر	مشر

ملکیت

ملکیت		ذکر	آخر
ہنکے لول اوٹنے کہ لوٹل اوٹل	دل تھامس اوکی سرا کل اوٹا	مشر	مشر
تکلیں مکو ساما ہے اگر کاھکی	بھاہرا اوہن کے لول پر اوٹا مار	مشر	مشر
ہراہر چل کوئی کل جرائن قی	اوٹا پر سے س رار لطف سرا	مشر	مشر
ہندوستانی میں ہی مٹا ہے۔		مشر	مشر
معدنہ میں ہی۔		مشر	مشر

ملکیت

ملکیت		ذکر	آخر
حساب مروتات علی صاحب مہتمم مطبع عظیم المطابع عظیم آباد	حساب مروتات علی صاحب مہتمم مطبع عظیم المطابع عظیم آباد	مشر	مشر
اپنے حد کے میری تقصیر صاف کیجے در حقیقت میرا گناہ ہیں	اپنے حد کے میری تقصیر صاف کیجے در حقیقت میرا گناہ ہیں	مشر	مشر
میرے عیب نہیں گنہگار کی عمر حافظہ معلوم سپاہی ستولی	میرے عیب نہیں گنہگار کی عمر حافظہ معلوم سپاہی ستولی	مشر	مشر

نذر التواضع | ہندوستانی کے مستوی کی طرح سے بنیں | صاحب کیفیت اپنے سلسلے میں لکھتا ہے۔
 " لغات | ہندوستانی میں بھی مذکر لکھا ہے۔

تال

نذر التواضع | میں لکھا ہے کہ موسیقی کی تال مشترک ہے تالیف و تذکیر میں۔
 " | لیکن سوٹ میں گوش زو ہے اور مولف کے عندیہ میں بھی سوٹ ہے۔

تحت الحناک

نذر التواضع | تحت الحناکین بالی شربانہ ہے ہوتے | قتل شد ذلثان پہ کر بانہ ہے ہوتے
 " | میں جناب حلال لکھا ہے کہ تالیف و تذکیر اسکی اشعار اسانڈہ سے مولف کو
 مستحق نہیں جو لکھتا لیکن موافق عندیہ مولف کے مذکر ہے۔

تغیر

نذر التواضع | صعبائی دلمی میں یہ فقرہ ہے کہ بوقت اخبار تغیر آواز کی اور طرح ہے۔
 " | اور دوسرا فقرہ یہ ہے کہ تغیر آواز سے کیفیت ازمنہ کے دریافت ہوتی ہے۔
 " | ہندوستانی میں مذکر لکھا ہے دیکھو صفحہ ۴۷
 " | میں ہی مذکر ہے۔

تفاوت

نذر التواضع | فرق کیا بانہ اگر بالوں سے دست کش کو
 " | کہیے میں مستیان مری سے فرما لے
 " | کیا تفاوت اب راد میں اور آدھ میں
 " | ہندوستانی میں مذکر ہے دیکھو صفحہ ۴۷
 " | میں مذکر ہے اور وہی مصرع ناخ کا مثال ہیں۔

پند

درک	مساجد	پند دو دنوں کو نصیحت کی ہد کیا ہر سلسلہ آمد مدت قطع کیا سالے کا حصہ مد کیا
نعت	نعت	ہندوستانی میں ہند کو اسم موٹ لکھا ہے۔
عقیدہ	عقیدہ	من ہند کو مرثا کے سلسلہ میں داخل کیا ہے۔
مصحح	مصحح	عرض ہند ماموں نے ہر چند کی ہوتی پر نہ تا تر کچ ہند کی

سیکان

درک	مواضع	مگر ایک گھن دو چار پیکانیں تھیں ہار کا
نعت	نعت	ایک فی لیکروئے قابلے محکو لا کر دل
عقیدہ	عقیدہ	ایسی لبت ملش دل پیکان میں ہے
مصحح	مصحح	ہندوستانی میں ہی مد کر لکھا ہے۔
مصحح	مصحح	میں ہی پیکان مد کر ہے۔
مصحح	مصحح	کی ادھر دے لے کشش کسب ادھر سکا ہے
مصحح	مصحح	نوٹ کر آخر مے سہ میں پیکان لکھا

سیکر

درک	میر	پکر اپنی حدالے رکھتی ہے
نعت	نعت	دانس ایک ایک جیسے کھتی ہے
عقیدہ	عقیدہ	ہندوستانی میں ہی پکر مسمیٰ ہے
مصحح	مصحح	قدس دیوار دہاں میں کراؤ لکھا
مصحح	مصحح	کلب گل بطرح عام سے پکر لکھا

تاب و توان

درک	ظفر	ہندوستان میں چوڑا آہ و قحان لے لے رہی تھا
نعت	نعت	اگر وہ دیس عم لے لے پھر تارک تو ان پھر
عقیدہ	عقیدہ	ہندوستانی میں سید احمد دہلوی سے لکھا ہے۔
مصحح	مصحح	تاکر

درک	عقیدہ	میں ہے کہ ناک مسمیٰ انگور مان اتفاق مرث ہے اتن ملان محمود کر باد ہے
-----	-------	---

میر	باغین جا کر ہم جو رہے سوا اور دام غنیمت	کیا کیا سر پہ پاری بلبل شب اگر حلائی ہے
غالب	میں چین میں کیا گیا گویا دبستان گل	بلبلین سنکر مے نائے غزل خوان بزمین
نابھہ	گل ترے دام محبت میں ہیں یوں زہ اکبر	جھٹج دام میں بلبل جو گرفتار نی
رنگ	اپنے آغاز محبت کا خیال آتا ہے	دیکھتا ہوں کوئی بلبل جو گرفتار نی
برق	فشہ ہے وصف چشم میں باخوار کر	بلبل نے جب سے مے اشعار کر رہی
آتش	سرور قمری فدا ہے صد گل بلبلین	جسکو دیکھا ایک ہے ایک ہر باغین
وزیر	چمن میں جا کے تین مجھ سے بھوسے کرانا	کیا کی گل سے بلبل جیکہ در دگلور میں
رند	ایک دم میں بلبلین ساری ٹپ کر مگر سن	بارہ کا دورا تھا کیا صیاد دورا دام کا
	باغبان شمع جان گمان میں ہر دم صیاد	بلبل اس باغین کو بھول ہی گیا کرتی

بہار

میر	رو نہ اے چشم یہ اشکو نکی بہا دینی تھی	دیکھ یہ گوہر شہوار بہا لینی تھی
نور	قلب ماہیت ارباب صفا کوئی ہے قدر	عدم آسے ارزان ہو سنا گوہر کا

بہشت

نور	اگر تجھ کو نہ کیلینگے جلینگے تیر کو چہین	جہنم تکو فرقت میں بہشت جاوین
عزت	جسے جہد کی او سے بہشت دی	

بہتر

نور	جس جگہ بہتر تھا او سے ہموار پایا	
عزت	کچھ پوچھو نہ زلف پر شکن کی	بہتر ہے یہ وادی خلق کی

پیشہ

نور	میں ہے کہ پیشہ کو روئی کے قیاس پر فیض	نور کے تصور کرتے ہیں حالاکہ ہر
عزت	کون کہا ہے نہیں گرمی محبت میں اثر	جل اوٹا پیشہ شر سے جو ہم آغوش

نوش	طہر	ریشمے اشک یوہیں جو آنکھوں سے نکل	بارہ چھٹے شہر میں رسات ہو چکی
رند		کیا سب آپ کے نیرنگ نہ لائے کا ہوا	راستے بدستے شہر کے رسات سی

بہشت

در	معدن	اشک لکھا ہے کہ دست ملا اتفاق کر کے	مگر جوئے حدی محمودیٹ ہاندا ہے
نوش	سحر	مترجہ ہے کہ برابر گمان آئی دست	کے گلدستہ میں لے کے گل حصار بند
تالان	ہمارے	اوس سستی پونے کے آئے سے	پرسی ہے دہم مال سطلے کو یا دست
لغات	ہندوستانی	ہر ہی موش ہے	

ملا

در	سیر	رہتا ہیں ٹھہرے سے ٹکٹا تہ کے تے	کسا حاکم جبریل کو مرے کسا ملا ہوا
نوش		آف کہاں کی گئی کسا راسی گئی	آوارہ ہوا اسکے ملا ہی سے گئی
		وہ گئی آسکے سر ملا آئی	حاکم میں مل گئی وہ
	سحر	دہر دتا ہے وہ پرسی مال نرنگ کی	آکل سر پہ طسوں کے
	رد	کر پہ دست نری کا کل رسا آئی	دال مان ہوئی غائب
	طہر	عود دہل پہلے آئی تھی ملا دل محبت	وہی آخر سگر مان پرہ
صا		کوئی صورت نہیں بچے کی وہ آف آکا	کس قیاس کی ملائے

بلیب

در	سیر	گل و نسل سار میں دیکھا	ایک شکر ہزار میز
	ناسخ	سیر پر کچھ سچ کرنے ہو تم ہو کے ستا	نسل بل مجھے اسی ہوا
	آتش	نسل کلاں سے دیکھ کر بکھو بکھو گیا	نوری کا طوں سو کی
	میر حسن	دم غبر کلاری ہے یا طریں پر کا قدم	صبر کاک ہے یا باطن ملنا
	مرفا		نسل روح روایں سے آرا

مذکر ظلم لکنر گونٹ انگریزی نے سچر صاحب کو نقشہ ایران کی درستی کا حکم دیا ہے۔ اور ہر ایک افسر فوج سرکاری کو ایک ایک قطعہ دیا گیا ہے۔

بار

مذکر میر احوال خوش اونوں کا ہم بزم میں جو رہے | افسوس ہے کہ ہننے وان گانہ بار پایا
نعت ہندوستانی جن ہی سبھی موقع مذکر ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۶۵۔ کالم
موت شہداء میں موت لکھا ہے۔
رند روز و شب حور شیدہ رہے میں چکروں | بار تھک غیرت شمس و قمر ملنی بہن

بار عام

مذکر اسیر جب قیامت میں از دھام ہوا | ہم یہ سمجھے کہ یار عام ہوا

بار تنگ

مذکر لغات ہندوستانی میں بار تنگ کو جو ایک دوا کا نام ہے مذکر لکھا ہے۔
موت اسیر سید غنی ہوں کے دہن تنگ کا من | بجائے سبزہ لحد پر جو بار تنگ لگی

سیر

موت میں کمان تک سوز شوق ہکناری
مذکر میر لپٹی ہوئی تھی جہت زرہ بر سے دیو کے
لغات ہندوستانی میں بھی مذکر ہے
نعت شہداء میں بھی مذکر ہے۔

سیرات

مذکر میر ہکو در پیش تپ سحر آبا
موت آتش جن دنوں عتی رولا تھا ہمیں رات
لغات ہندوستانی میں بھی موت ہے
اجیکہ برسات سہری بر آبا
کو لکھی فصل تھی وہ حسین کہ برسات تھی

نوش	منعید الشرا	میں بھی اطلس کو سونٹات کر سلسلے میں لکھا ہے دریا و صفحہ ۱۴
نکر	آتش	عیب عرانی جیسا کہ قیاس کیجئے اطلس نے آسمان صرٹ قبا ہو جائیگا

اعتنا

نوش	منعید الشرا	رئیس المجاہدین اس باغی کے کہنے پر کچھ اعتنا نہیں کیا لاؤ تو کچھ جواب نہ دیا
نوش	طلسم	اعتنا نہ کی۔ حمل بھی
نوش	منعید الشرا	میں اعتنا سونٹات کے سلسلے میں داخل ہے۔ اور سند میں ایسی کثرت
نوش	اسیر	نہاؤ تھا نہ حضرت کی تعظیم کی نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی

اف

نکر	آتش	سوزش سے زبانونہوئی آگاہی
نوش	سوز	نہ از صد سوز پہ دل نے ہارو اف بھی
نوش	سون	بے گنہ محکوم ستایا او سنے
نوش	سوز و دھڑ	اف کی تہی اتفاقاً گرجل کے ہو گیا
نوش	منعید الشرا	حال آگے کچھ ہو چو اس سوزش جگہ
نوش	منعید الشرا	میں بھی سونٹ کے سلسلے میں لکھا ہے۔

افغان

نوش	منعید الشرا	میں لکھا ہے کہ افغان یا فغان بالاتفاق سونٹ ہے لیکن آتش خلاف
نوش	منعید الشرا	جمہور ذکر بانیہ ہے۔ حالانکہ سونٹ کی تحقیق سے دلی میں ہی مذکر ہے
نکر	نفا	ہندوستانی میں افغان کو اسم مذکر لکھا ہے
نوش	آتش	پہر گئی آگلو عین وہ مرگان برگشتہ توہر
نوش	سون	گردن بھی پر خوشی اثر افغان ہوگا
نوش	منعید الشرا	ذکر آ رہ تھا جو میں نے نالہ افغان کیا
نوش	منعید الشرا	کون محشر میں مرے طال کا ایران ہوگا

افشان

نوش	منعید الشرا	افغان حسین سے مراد افغان کی جہت گئی
نوش	منعید الشرا	افغان حسین کی دولت جہت گئی

معصی صبر ۱۴۴
 موت | مرده | عرص کرنا ہے کہ جو لوگ احبار کو موت دیتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں
 فصل سوم سال محفل فیہ

ارواح

موت	لغات	ہندوستانی میں ارواح کو اسم موت لکھا ہے دیکھو صفحہ ۳۱۸
موت	معنی	موت میں عادل لکھوئی ذکر لکھتے ہیں۔ دیکھو صفحہ ۲۴۰

ارسال

موت	لغات	ہندوستانی میں ارسال کو روپیہ وصول کر کے بھیجے کے لئے استعمال کیا گیا ہے
موت	معنی	میں ارسال معنی رد تحصیل کی موت کے سلسلے میں داخل کیا ہے۔

اردوام

موت	معنی	اردوامی لغات میں میر الشا اللہ خان نے موت لفظوں کے ساتھ اسکو لکھا ہے
موت	لغات	ہندوستانی میں اردوام معنی احرہ و ہنگامہ کو ذکر لکھا ہے۔۔۔۔۔
موت	معنی	اردوام میں اردوام کو سلسلہ مرگراہ میں داخل کیا ہے دیکھو صفحہ ۶۳
موت	معنی	آتش وہ کوں ہے جو پس او کو دیکھے آتا
موت	معنی	اسیر حب قیامت میں اردوام ہوا
موت	معنی	ہم رہے تھے کہ مار عام ہوا

استغنا

موت	لغات	ہندوستانی میں استغنا کو ذکر لکھا ہے۔۔۔۔۔
موت	معنی	میں موت لکھا ہے اور یہ مثال ناسخ کی دی ہے ۵ شکل کی دیکھو
موت	معنی	ہوتی ہے استغنا ۴ پیمانی اس حد کے ماسخ کو اردوام میں
موت	معنی	میر کام کو ہیں سارے صلح ہرعت کی ہے
موت	معنی	استغنا کی جو کئی اور تہجیں ہیں

اطلس

موت	لغات	میں ان اقد خان نے موت لکھا ہے۔
موت	معنی	ہندوستانی میں میں اطلس کو موت ہی لکھا ہے دیکھو صفحہ ۱۱

نصفید الشعر ابن حضرت جلال لکھتے ہیں کہ آغوش بعضوں کے غدیہ میں گوؤ کی قیاس پر موند ہے
حالانکہ لقبہ نظم ذکر پایا جاتا ہے۔ اور شمال میں رند اور آتش کے شعر دئے ہیں۔

آئول

نذر لفظ ستانی میں جناب سید احمد دہلوی نے آئول کو کہ نال یعنی نالت کے معنی پر ہے ذکر لکھا ہے
نذر نصفید الشعر میں جناب جلال لکھنوی نے اسکو موند کے سلسلے میں دخل کیا ہے ویکو ص ۵۸

انول نال

نذر لفظ ستانی میں اسم موند و نذر دونوں لکھا ہے۔ ویکو ص ۱۳۸۔ کالم ۲
نذر یہ فقرہ لکھا ہے کہ جب لکھتے ہیں کہ فلان شخص کا انول نال وہاں گرا ہے۔ اسے نذر

ابرو

نذر لفظ تری مرگان بنی ظالم ہو گئی جو مجھے بڑے
نذر ویکو نابہو نچال سے بجا بگا سا اچھا
نذر آتش فوس قرح سے ہم نے بھی شبیہ ہی او
نذر زخم کمانے کا زرد لکھو لگا وقت قتل
نذر تیرے ابرو نہیں محراب حرم میں قاتل
نذر برق نالک و مہروش شہرہ تمہارا ہو گیا
نذر رند دیکھ تو کھٹے گلے کھٹے من تلواروں سے
نذر لفظ ابرو ہی تری کیا نظر خرم و سی آبی
نذر اک ذرا ابرو اگر اس فتنہ گر کی آبی
نذر چلے بنوں سے جو وہ ابرو کجاں تھی
نذر ابرو قاتل جو تھے دو تنج عربان ہو گئے
نذر کیوں نہ خرم آئندہ پھر صورت شمیر رہے
نذر خال سے ابرو سے رخم جاندارا ہو گیا
نذر تو بلا شبہ کسی روز تو ابرو اپنا

اجبار

نذر لفظ ستانی میں جلال لکھتے ہیں کہ یہ لفظ مفرد و جمع دونوں طرح استعمال میں آتا ہے
نذر اور دونوں صورتوں میں مذکر بولا جاتا ہے جیسے اجبار دیکھا۔ اجبار آیا۔
نذر اور اجبار دیکھے اور اجبار آئے بیائے جنول
نذر لفظ ستانی میں لکھا ہے اجبار اسم مذکر خبر کی جمع خبرین خبر کا کاغذ۔ ہرچ

تمہید فصل سوم چند ضروری باتوں بیان میں :-

بیان اول

اول الفاظ تائید و تذکیر میں جن میں اختلاف ہے

واضح ہو کہ سائق کی ترتیب میں اختلاف شراعی و عادی و حال اور مطلق و کسور و غیرہ علیحدہ علیحدہ لکھا گیا تھا۔ مگر اس میں ضرورت ہے والے کو وقت ہونی نہی اس لئے شرب حال میں حرر تھی کے سلسلے سے سب ملا دئے گئے۔ اب جہاں کا اور جہاں کا مقلد ہو اور کسی تفسیر کے

آب گہر

عکس آتش	لشہر ہی میں بالائی سیلٹوں کو سمجھو	آگ گہر کی قدر ہے آب گہر جاتا رہا
موت	ساج گہر کی کمی ہے شاید آساری ہو	آگ گہر شرم کے پانی سے و آگ گہر ہی

آس مراد

عکس	سولہ سیاحت دہلوی ہولہ ار محال میں اسکو مذکور لکھا ہے
موت	کتاب ہر اکتھا ہے کہ آس اور مردوں موت میں۔ میرا کسی مذکور کی کوئی دوسری

آسن

عکس	آتش کرنا ہے جسے اعلیٰ ایام شو جیان	بہاؤ شاہ گہر نہیں آس سوار کا
موت	ساج کیا گہر دل میں ہوتا ہے یہ حد طبع کی	دیکھ لو سری میں ہے مجھ آس کی

آغوش

عکس	شاید تصور کسی فعل میں آغوش	دیکھ اسے آغوش چرخ پر ہی حالی میں
موت	میں وہ محروم محبت ہوں لکھ میں ہی	واکسی سے مرے واسطے آغوش کیا
عکس	آتش وصل کی سب ہم شادی ہو گئی	تنگ روستے سر ہند کو زکا آغوش ہے

دی گئی ہیں۔ لیکن کیا ہوا۔ ہم وہ سند نہیں دے سکتے تھے کہ اسے ضرور ہے یا نہیں۔ خدا کا
استعمال معلوم ہو گیا۔ مگر جناب جلال نے تھوڑی محنت اور گوارا نہ فرمائی۔ اگر ان الفاظ کو
نظم ہی فرما دیتے تو ہر سبکچم حاصل تھا۔ اور مجھے دوبارہ محنت نہوتی۔ آخر اس رسالے میں
بھی ان کی نظم اور شریعت سے سند لینے کی نوبت ضرور آئی گئی۔ بہر حال ہم اور وہ ایک ہی
خاندانی سے فیض پائے ہوئے ہیں۔ ۱۲۹۵ ہجری میں ایک رسالہ دو پیکر نام سوانحہ ظاہر الدین
احمد خاں صاحب بدراسی مطبع مصطفائی لکھنؤ میں چھاپا۔ میں نے اس کتاب کو وہ نقل رشحات صغیر
سے مگر اتنا کہ سکتا ہوں کہ ترتیب اور تہذیب وہی ہے۔ بہر حال انہوں نے میرے
مقصود کو قائم رکھا ہے۔ مگر وہ رسالہ مختصر ہے۔

رشحات صغیر اس قدر بھلا فروخت ہو گیا کہ پانچ چھ برس سے لوگ اس کی تلاش میں سرگرداں
ہیں۔ ناگمانف مسئلہ ہجری میں یہ رسالہ کلمتہ کے کورس میں داخل ہو گیا۔ اور ظاہر الدین
اسکی جستجو مونی بہتے خطوط میرے پاس آئے۔ اور کلمتہ کے ایک تاجر نے تو کلمہ بھاگ
کہ جس قدر جلدیں ہوں بھیج دیجئے۔ اور درہنگہ کے تاجر کتب حسین بخش نام نے بھی یہ رسالہ
طلب کیا۔ مگر یہاں ایک جلد ہی موجود نہ تھی۔ آخر میں نے دوبارہ چھپوانے کا قصد کیا
اور افسوس کیا کہ اگر اسکی رجسٹری نہوتی تو اور اہل مطابع اسکو بچا ہے اور
اسکا فیض پہنچاتے۔ مگر طالب العلموں نے جہاں جہاں اسکا پتا پایا پانچ روپے
قیمت کے دیکر منگو لیا۔ میں نے بیان اسکی پیر ویکہ ببال شروع کی اور پیر از سر نو شرک
کلام دیکھنے لگا اور فریاد جو مستحضر تھے اذیکو بھی درج کیا۔ اور چند کتابوں سے اسقاط
کیا۔ مقالات ہندوستانی سید احمد علی سولف ارخان۔ اور کاداد شہزاد اور
رفیع الشرا جلال لکھنؤی جو ۱۳۰۵ھ میں چھپی ہے اور دو پیکر۔ اور صرف دو خوبصورت
دہلوی اور چند رسالوں سے استفادہ اور انکار اسکو مرتب کیا۔ اور جہاں جہاں ان کی تصدیق
لکھی اور سبکچم کے ساتھ ذکر کیا۔ اب میں اس فصل کی تصدیق الفاظ مختلفہ وغیرہ سے کرنا ہوتا

بیان میں ان پر ترے کیا بے جھول سے ہی پڑھ سکے ہیں۔ مگر میں نے اسی مثالیں
 پس دی ہیں۔ چنانچہ اس رسالے کے دیکھنے والے سے پوشیدہ نہیں۔ العرص
 میں نے اس رسالے کو دست کیا۔ زمین شہدہ ہجری میں حضرت غالب کی ملازمت کو
 دہلی گیا۔ اور شاگردی کا شرف حاصل کیا۔ اس رسالے کا مسودہ میرے ساتھ تھا
 حضرت اپنی جہیم صاحب سے ملاحظہ فرمایا اور اسکی تقریظ لکھ کر عنایت کی جو عود ہندی میں
 سی جہی ہے۔ دہلی سے بہر نیوں کا پور میں مطبع لطامی کے مالک عبدالرحمن صاحب
 دیکھ کر چاہے پرستندہ ہو گئے۔ اور دو سو عدد میں مایہ کی دے کو کہیں۔ مگر جو کہ
 مسودہ تھا میں نے کتاب دے دینا مائل کیا اور آگے چلا آنا۔ ہاں صاحب سی سند شاہ
 صاحب وکیل کا مطبع جاری ہوا اور کی خواہش سے یہ رسالہ دو میں کے مطبع میں
 شروع ہوا۔ مگر راج کر جیتے کہ وہ مطبع ٹوٹ گیا۔ اور اصل مسودہ ہی کم۔ مجھے ای
 محنت کا ٹرا افسوس ہوا۔ مگر آدھا مسودہ موجود تھا کی او میں محنت کی گئی اور پورا
 ندوس شروع ہوئی۔ آخر شہدہ ہجری میں حکم ڈاکٹر فضل صاحب ہمدان اور خواہش
 مٹی سورج مل صاحب ڈیڑھی اسکول اور انکا اصحاب موسم۔ سبیل مایہ کی مدد کر مطبع
 چشمہ علم مارل اسکول میں چھاپا گیا اور اسکولوں میں راج ہوا۔ اور شہدہ ہجری میں راج
 عربی سند لولا داخدا صاحب کو جو رسالہ یہ کیا گیا۔ اوسوں نے اسکو مطبع نور اللہ
 چھاپا شروع کیا اور انکا استہوار دیا۔ مسکند خدیوہ کے رامپور سے ہی دو عدد کی
 مالک ہوئی۔ وہ رہا وہ تھا کہ جمع اہل کمال دہلی اور لکھنؤ کے وٹان جمع تھے اسرار علی
 سحر داغ شروع ہو کر موجود تھے۔ سے بسند فرمایا۔ مگر چونکہ او میں سند کی مدد ہے
 اور سند کے علم سے بہت سے العاطرہ گئے تھے جناب جلیل لکھنوی نے انکے محضر
 رسالہ موسم۔ کار آمد شراعت کو کے ادھی شہدہ ہجری میں چھاپا۔ اور میں حفظ الفاظ
 مختلف مار لکھ میں۔ اور حاکم شایب ہی دی ہیں مگر اوسپر علی حصے شراہ لرو ہیں

اور جب سرکاری مدارس کی بنا پڑی تو جان گلگشت صاحب نے اپنے صرف و نحو کے رسالے میں کچھ قواعد منضبط کئے ہیں۔ مگر جب میں نے اس رسالے کے لکھنے کا قصد کیا تھا اس وقت تک میری نظر سے دونوں میں ایک رسالہ بھی نہیں گذرا تھا۔

ابتدا اسکی یہ ہوئی کہ شمسہ ہجری میں جب مولوی سید امداد علی خان صاحب بہادر نے جو آ رہ میں صدر امین اعلیٰ تھے مدرسہ کی بنیاد لی۔ اور مولوی واجد علی صاحب لکنوی کو بلوا کر مدرسہ مقرر کیا۔ میں اس مدرسہ میں مولوی فرزند علی صاحب طب پڑھتا تھا۔ بسکہ اس مدرسہ میں پورب کے طلبہ بہت تھے اور انکو تائیت و تذکیر الفاظ میں فرق کرنا دشوار تھا۔ تو اکثر انکے فقہیہ ہوتے تھے۔ آخر چند اجانب نے مجھے کہا کہ اس باب میں ایک رسالہ تیار ہو۔ مجھے کوشاعری کا شوق ۱۲ برس کی عمر سے ہے۔ اس مشورے کو میں نے خود اپنا فائدہ سمجھا۔ اور دوا میں موجودہ کی سیر کر کے الفاظ تائیت و تذکیر کا انتخاب کرنے لگا۔ اور اسناد کی بنا فعل وغیرہ پر رکھی جس سے شک نہ باقی رہے۔ اور کا۔ کئی گے کی سند اسی حال میں لی۔ جب رملین میں آئے۔ العرض انتخاب دوا میں ہے قواعد کا انضباط بھی ہوئے لگا۔ اور اختلاف اور اشتراک دہلی و لکنو بھی معلوم ہوئے لگا۔ بیان تک غدر کا بھی زمانہ آگیا اور شمسہ ہجری میں وہ مدرسہ اونٹنہ گیا مگر میرا شوق ویسا ہی بنا رہا۔

غدر کے بعد لکنو سے ایک صدابند ہوئی۔ یعنی ایک رسالہ شواہد اردو نام لغات اور محاورات کا چھپنا شروع ہوا۔ جس میں لفظ کی تائیت یا تذکیر کا بیان بھی تھا۔ اس کے دو ورق ۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶ صفحات کے مجتہد بھی پہنچے جو میرے پاس موجود ہیں مگر تائیت و تذکیر کی ابتدا قابل اطمینان نہیں ہیں مثلاً آن کا لفظ لکھا لکھا ہے کہ احسن کی حالت اور کیفیت کو کہتے ہیں واحد نمونہ ہے سودا عالم تو مر رہا براک آن پڑی ۴ تیغ و سپر تو لیکے یہ کسیر جہر چلا ۵ تری میں باجو معروف ہے

عالم ان کے عملی اور عیش و عشرت میں بہت لچر مائوس دکھائی گئی ہیں اور یہ آج
بہت محدودیت کے لئے مصدقہ ہے (وہ عیہ و عمرہ حکما عمرہ یا جنگی ریش کا
انکو حاصل ہوتا تھا اور سکواں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے بلکہ اپنے سامنے
ایک تے تھے۔ بہت سی لغتیں جس طرح اسی خیال سے تہر میں چلی گئیں۔
اور دوسرے فاروں ہو گئیں۔ حکما نشان آج موجود ہیں۔

مگر اہل یورپ نے اس حالت کو بہت معیوب سمجھا۔ اور اپنے ہر غم کو غام کر دیا۔
اور جہاں تک ممکن ہوا انہوں کو واضح کر کے ساں کیا۔ جس سے یورپ و افروں
ترقی کر رہا ہے۔ مگر جو کہ تہذیبی سی رگادٹ مائوس تہذیب ہوا ہے ایک مختصری ٹیڈ
سی لگا دی ہے کہ وہ کو اپنی ایجاد کا اہد صفت لکھائی تصف کا اور یوں۔ اسی حالت
کہ حق ہی ملے اور وہ ہی ہو۔ مگر عقلا سعید تمام چیزوں کو اس طرح بد لکھا ہے کہ
مذہب سمجھے ہیں۔

یہ سالہ رشکات صغیرہ حصہ بہت مجموعہ ہیں صغیرہ حصہ مگر اہم ہی حیات
سر اور سر رسید اور ادا صاحب انرا اہم اسی میں پڑا ہوا۔ اس سے ایہ ہے
اسکو درست کر کے اس قید و نگ سے نکال دیا۔ اور اب احارب ہر کہ حکما ہی چاہتے
چاہے اور چھوٹے۔

کو اسکی تالیف میں مجھے ایک عمر محنت کرنی پڑی ہے اور رسول میں نے اسکا وکیل
اپنی اوقات و صرف کی ہے۔ اور صد روپے خرچ کئے ہیں۔ مگر میں یہ کہتا
میں جس نام ہو گئی۔ اور ہر ایک کو معید ہے تو صدقہ زیادہ اسکی اساعد ہو
بریں حوسی اور بہودی اسی میں ہے۔

حقیقت میں مالی اسکا میں ہی ہوں۔ کہ علیہ اسکا رسالہ میں نے ہی سر کیا۔ گو
انہاں میں اشارہ حان محرم نے درباری لطافت میں اسکا رسالہ لکھا ہے

فصل سوم سماعی بیان میں

سماعی اون الفاظ کو کہتے ہیں جنکی تذکیر و تائید سماعت یعنی اہل زبان سے سننے پر منحصر ہو۔ اور وہ قاعدوں کے حد سے باہر ہوں۔ اہل زبان کی قید ایسے ہے کہ درست کرنا الفاظ کا اور استعمال کر کے رواج دینا اونچین کا کام ہے۔ ہر کہے راہر کالے ساختہ چ میل او اندر ویش انداختہ چ اور اوٹکار و اج دینا اس نظر سے ہے کہ مافی الضمیر کے ادا کرنے میں لوگوں میں مدد ملے۔

انسان جو مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے اسکا مشافہہ ہی ہر کہے راہر ہی ہمدردی سے ایک دوسرے کے ہر بات میں ہر طرح مددگار ہو۔ اور اپنا فائدہ حاصل دوسرے کو پہنچائے اور دوسرے کے ضرر کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اسکے لیے کوئی خاص نفع اور کوئی خاص ضرر مقرر نہیں۔ جس بات میں ہمدردی ہو سکے اور جس طرح نفع پہنچے اور جس طریق سے ضرر دور ہو سکے اسکا خیال رکھنا ضرور ہے۔ اسی بنا پر حکیموں اور عالموں اور عاقلوں نے تحریری تقریری فیض پہنچانا۔ اپنی ذات پر فرض سمجھ لیا ہوا اور غلام و غنوں کے اجرا ہے دنیا کو مالا مال کر دیا ہے مگر اگلے لوگوں نے جہان اور توجہ غلامی تھی وہاں پاک بات یہ لگا رکھی تھی کہ اپنا فیض اپنے ہی تک رکھتے تھے یعنی خود ہی فیض بردہ لاتی کرتے تھے اور اس فیض کو دوسرے کے غلاموں سے علیحدہ رکھتے تھے اور کسی کو نہیں بتاتے تھے۔ مثلاً طبیبوں کو کچھ سمجھنے کا ریکروان کی کبار گیروان کے ڈھنگ پر اصول۔

گدے بڑے دیتے ہیں اور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اسکا خیال ضرور رکھیں اسکو ترنگہ کہتے ہیں
 اگر یہ شعر لے اسکا خیال کم رکھا ہے مگر معیوب سمجھا ہے اور اس تو یہ متروک ہے مرتبہ گویوں میں
 اسکا خیال کم پاینگا اور شعرا میں کہیں کہیں چاہے حجاب اسیر طبع الرحمن دے مانتے ہیں ۵
 یہاں سے میں پایا ہے اسیر آیدے مسکن عسرت سے گدہ حایگی رشات تہدی
 آپ اور تمہاری کا سہ۔ اسی طرح حجاب سیم دہلوی مرحوم دے مانتے ہیں ۵
 گھورے مجھے نور اگر لیا تو لیا رقیب دل میں سمجھ لو اگر ملال ہوا
 گھورے اور تو کا سہ۔ حسرت آتش طبع الرحمن دے مانتے ہیں ۵
 ذمہ عا ہے جس عکس وہیں پایا ہے آپکو اس شخصیت میں ہیں یہ ہنگام محل تمام
 آپ کو اور تمہارے کا سہ۔

حسرت ماسخ کے حامیوں میں مستابہ ایسا یا یا حاسے اور ہو تو مستابہ۔
 قائدہ کسی یو حواستہ کے واسطے لگاتے ہیں مقام ادب و عظمت میں بھی
 استعمال کرتے ہیں ماسخ ۵ یارب حصار اس میں رکھو مجھے مدام + مداح
 ہوں ازل سے شہ قلعہ گیر کا + اگر کہا جائے کہ حد اس کے لیے سب کمال ہے ہدایت
 کے صانع تعظیفی مثل تم اور آپ کے مستعمل ہیں۔ اس کے لیے تو ہی زیبا ہے
 ماسخ کا یہ شعر مثل رشک کے ہے یہی وہاں مقام وہاں کو کہا ہے کہ تو پڑھو۔ بنات
 ماسخ لے حد اسے کہہ ہے کہ تو رکھو۔ اور تو یہاں محدود ہے میں اس کو
 قول کر کے دوسری مثال دوں گا ایک مقتت مشہور ہے ۵ یا علی مشکلا کشا
 مشکلا کشائی کیجیو + عم کے ہاتھوں سے مری ستا اور ہالی کیجیو + اگر کہا جائے
 کہ یہاں کیجئے ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ یہاں یہ رکھے ہو سکتا ہے کہ
 یو مینی معصوم مصدر کا ہے اور مس۔

قواعد میں تو حروف ظاہر میں واحد کے لئے اور سہم تم جمع کے واسطے۔ اور
 آپ جمع تعظیمی کے لئے۔ پس یہ تین قسمیں ہیں۔ اول ازراہ خوردی یا حشرات دوم
 ازراہ سہری یا برابری یا تنزل رتبہ در میان عظمت و حقارت سوم ازراہ بزرگی و عظمت۔
 اول کے لئے فعل شلا لکھوں۔ اور لکہ۔ اور دوم کیواسطے لکھیں اور لکھو۔ اور سوم کیلئے
 لکھیں فقط مقرر ہے۔ یعنی مخاطب واحد کیواسطے امر مقرر ہے جیسے لکھ کرؤ دیکھ جا سن
 اور شکل واحد کیلئے امر کے بعد واو معروف اور نون برہ جاتا ہے جیسے لکھوں دیکھوں
 جاؤں سنوں وغیرہ اور مخاطب جمع یا تعظیمی کیلئے امر کے بعد واو مجہول زیادہ ہوتا ہے
 جیسے تم لکھو پڑھو دیکھو جاؤ سنو وغیرہ اور مستکمل جمع کے لئے امر کے بعد باء مجہول
 اور نون پڑھتا ہے جسے ہم لکھیں پڑھیں دیکھیں جائیں سنیں وغیرہ۔ اور کہیں یہ
 دو وزن یعنی ہم سہم واحد کے لئے تعظیماً بنی بولا جاتا ہے مگر دراصل تعظیماً نہیں ہے۔ بلکہ
 تعظیماً آپ کا حرف ہے جو کہ کہیں جمع کے ساتھ ہی مستعمل ہوتا ہے جیسے آپ لوگ۔
 اور اسکے لئے ہی فعل واسطی طرح امر کے آگے یاے مجہول اور نون مقرر ہے جیسے
 آپ لکھیں پڑھیں دیکھیں جائیں سنیں وغیرہ اور اسطرح آن لوگ لکھیں وغیرہ
 اور کہیں امر واحد کی تعظیم کیلئے زیادہ کرتے ہیں جیسے آپ لکھیے وغیرہ۔
 اور کہیں برابری اور حقارت کے موقع پر تو لگاتے ہیں جیسے لکھیو پڑھیو دیکھیو
 جائیو سنیو وغیرہ اور اس میں استمرار اور تاکید پائی جاتی ہے اور یہ بدلا مصدر کا
 ہی ہے یعنی تم لکھنا تم پڑھنا وغیرہ کی جگہ تم لکھیو تم پڑھیو بولتے ہیں۔ اور اسطرح
 تو کے ساتھ ہی جیسے تو لکھیو تو پڑھیو وغیرہ۔ رشک فرمانے میں
 میں بول چشم بست کے دیکھو مقام ان پڑھیو عوض کتاب کے مجلس شریابی
 دیکھ تخفیر کی نظر سے ہے اور پڑھیو تاکید کی نظر سے۔
تنبہ مگر جو لوگ ان حدود کو قائم نہیں رکھتے اور تعظیم اور تخفیر اور برابری

جو مفرد کا ہے نیم ۵ جب دیکھیے کچی کے سوا دستی نہیں بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف
 یار کا ۶ ایسا ہی روٹی کھائی وغیرہ اور جب جز اول متعدی ہو اور جز ثانی لازمی تو اوسکے ساتھ
 نے غیر مستعمل ہے جیسے بھول گیا۔ کر نکا۔ دسے چکا وغیرہ اسیر ۷ مضمون کہان نزاکت
 جانان کا اوصاف ۶ سارے ورق میں دفتر کے اولٹ گیا ۶ ایضاً ۷ جب ہاتھ میں نے
 سبزہ خط کو لگا دیا ۶ بولے کہ اندون ہے بہت تلوچر گئی ۶ صبا ۷ نہ اوٹھنا تھانہ اوٹھا
 کوے یار سے بندہ ۶ زمین یہ پکاری کہ ہفت آسمان او بھانہ سکے ۶
 فعل مرکب جو بخت ترکیب کے استمرار اور دوام کے معنی کرتا ہو اوسکے ساتھ نے نہیں آ
 غائب ۷ بیصرف ہی گذرتی ہو ہو کر چہ غم خصر ۶ حضرت بھی کل کہینگے کہ ہم کیا کیا کیے ۶ صبا
 ۷ شب غم میں مرے نابون سے لگی دل پر چوٹ ۶ چھاتی کوٹائیے گھڑ بال بجالانے والے ۶
 ایسا ہی کھلنے لگا وغیرہ کہین ابتدا ہی معنی استمرار کے ساتھ ۷ وزیر ۷ ہم سے کاہیدون کو اوس
 ور سے اوٹھایا کیلے ۶ آسمان نے لگا چنے مگر مجنون ہوا ۶ جب دولفظ ایسے مرکب ہوں کہ لازمی
 کے معنی پیدا کریں۔ اونکے ساتھ نے غیر مستعمل ہو۔ جیسے دکھائی دینا کہنے پانا وغیرہ جو لازمی کہ ترکیب
 سے متعین معلوم ہوتا ہو لفظ نے اوسکے ساتھ غیر مستعمل ہو مثلاً لانا کہ حمل میں لے آنا ہو
 مومن ۷ اگر مشہور ہو افسانہ اپنی بت پرستی کا ۶ برہمن کیا عجیب ایمان لے آوین بنارس
 میں ۶ رند ۷ نہ ملا جبکہ نامہ بر کو جواب ۶ پرزے خط کے سرے اوٹھا لایا ۶ صبا ۷
 ہم وہ میکش ہیں کہ ساغر جو ہمارا توڑا ۶ محتسب کے لیے قاضی کا پیادہ لالے ۶
 بعض افعال اگرچہ متعدی نہیں چاہئے لیکن علامت فاعل اونکے ساتھ متعدی کی سی رہتی ہو
 جیسے کو سنا۔ دھارنا۔ موتنا وغیرہ مگر فعل اوکا واحد کر رہتا ہو۔ جان ۷ دوگانا جان کی
 بچی نے موتا مچ نازی پر ۶ میانی مرنوئی سہاری پڑا ۶ دھابن وھونا ۶ اور بعضوں کے ساتھ علامت
 مفعول ہوتی ہو لیکن چونکہ اصل میں وہ متعدی نہیں ہیں علامت فاعل مستعمل نہیں ہوتی جیسے
 ہم تلو روئے ہیں۔ رند ۷ تھا کون آکے لاش نہ ہوتا ہو نوہ گر ۶ ہاں بیسی تو آج

حرف ہوتا ہے اور کچھ خیال جاں کا ہے ماضی کی وجہ سے واقع ہوتی تھی تو اس کی نزاکت
لحظہ لحظہ زیادہ ہونے لگی اسکے بعد کہتا ہے رہی آخر خیال کی جیستی و خیال باطل اور تپنی مدتی
دوسرے حلقہ بھولائی کے ساتھ و اقیس افکار میں ذاتیں گرا رہے و مافہم ۔

صاحب دو پیکر لکھتے ہیں کہ جس صورت میں یہ لفظ (یعنی لے) مستعمل ہو گو مقدر ہی ہو
اور معمول ذکر واحد ہو جو دم بھی ہو تو فعل واحد ذکر ہو لاکھو جیسے میں نے کیا خواہ وہ فعل

متصل معمول ہو کہ مفعول جیسے میں نے تحریر چاہی لی اور دوسری صحیح صورتوں میں معمول
کی مطابقت کرتا ہے جس میں بھی اور عدد میں بھی یعنی اگر معمول ذکر ہو فعل بھی مکر ہوتا ہے

اور اگر کوٹ ہو موت اور اگر معمول واحد ہو فعل بھی واحد ہوتا ہے اور جمع ہو تو جمع تابع
طابق اور دوسرے منہم دم نظر آیا مجھے و ایک مسجد میں زمین راہ حاتیر کی و دریر

نہر دیا زور دیا مال دیا گنج دیے و اے ملک کون سی راحت کے حوص رخ دیے
رد تیر ہو تو کرے وق دوست و شمس میں و حائلے آنکھیں دیان دیکھ کھال لیے کو

جب علامت معمول (جو لفظ کو یا یا سے بھول یا یا ووں ہے) موجود ہو فعل تابع معمول
ضمین ہوتا ملک واحد کر رہتا ہے ماضی ہند کو ادا دے کر دیکھ کر دن کو تاد او جے کر دیا و الیہ

گردن ساقی کے آگے مار بھٹل میں مات و گردن میلے مگر کو شرم نے غم کر دیا
حوصل و معمول چاہتا ہے مثالی کا تابع ہوتا ہے جیسے ساقی نے رقیب کو تے دی ۔ اور ادا

نے مجھے گھوٹے دیے ۔ غالب سے تیرے در کے لیے اسباب نشاط آاد و حاکم یون کو حو
نظر دیے جان و دل و دس و گو معمول مثالی مقدم ہو کیونکہ معمول اول ہیئتہ علامت ہے سا

رکھتا ہے اگر فعل اس کا تابع ہوتا ہمیشہ واحد مکر ہونا لازم آتا ہے
حس فعل مرکب کا حوالہ مثالی متعدی ہو لفظ ہے ادا سکے ساتھ مستعمل ہو اگر تا ہو لیکن فعل

مکر رہتا ہے جس سے ادا کہتے ہیں رو یا میں نے و جواب آیا سو دیا میں نے و اور جب دو نور
مزدی ہون ام ۲۱ اے کہ ایک فی حدیث ہون یا معاشرے اوں کا وہی حکم ہے ۔

اور شوقی مومن کی دواؤں شاملین ہی نیک نہیں کیوں کہ انویسی اور عجز ناتوانی کے فاعل بنایا ہے حالانکہ اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ جو شخص اپنے شوق میں محتاط ہو اسی سے کہا جاتا ہے کہ اس شخص میں سے اصل کو بچو و نہو اور تیرا ازایہ پاؤں کیوں تھا اسکے بعد کا شوق ہے ہر مندی سے ہو تو کیوں شوق عیب ہے کہ وہ مستعار ہے جو عالم العیب فیہ تیرا کام ہر مندی سے ہو تو کیوں عیب کیلئے۔ فافتم۔

اور دوسری مثال بن عجز ناتوانی بھی فاعل نہیں ہو سکتا جس میں علامت فاعل یعنی شوقی کی اصل یہ شعر شاعر کا مقولہ ہے اس میں معشوق کی کیفیت لیب اللع عشق عاشق بیان ہوئی ہے عجز ابتداء اسکی یوں بیان کی ہے۔ سنی جہا تری ازنی یہ تھا۔ ہوئی وہ سادہ و حیران بنا

کہ میرا جلوہ دیکھا تو کہرا کہان سنکے چشم تو مگر شہرت کی یہ حجابی کہ گریٹھے حوی خانہ خرابی ز لبت لعل اعتماد و مہربانی یہ سمجھی نہ تھی شفقہ رانی بھن جانا کہ سکر مریدانہ ہوا ہوگا شہید خیر ناز یعنی وہ معشوقہ سمجھی کہ مجھے دیکھا تو ہوگا میں مگر کہیں میرا ذکر حسن سکر عاشق ہوا ہے ابنا کر کہتا ہے کہ ہوئی جب نشین رہے نشان فکر لگی رہے اوسکی ہر زمان فکر یعنی عاشق ہوئے اور عشق کی ہر چیز کا ہر کتا ہے۔ عجب لذت اور مانے کا مذاق کیا کہ کڑے ہونے لگے ہر بات پر کان یعنی اس کی فکر میں لذت نہی ملنے لگی۔ اور بدنامی کے خیال سے ہر بات پر کان ہی کہتے ہونے لگے۔ ایک بعد لکھا ہے

کرے سارے فریب و بہار یہ افروز کہ وہ ان پر کاش جان روز افزوں یعنی بدنامی سے تو ہر بات پر کان کڑے ہونے لگے۔ مگر ایسے جیسا کہ معشوق کو یہ بات معلوم ہو کہ عاشق کی کاش جان روز بروز بڑھتی جاتی ہے تو یہ بات سکر معشوق کو تھا کیا کہ بڑے جانکاسے سوز منانی و جناسے زور عجز ناتوانی یعنی عاشق کا حال سکر معشوق کے سوز منانی کی جھانکا ہی بڑھنے لگے۔ مگر لیب نزاکت یا صغیف کے اپنے اظہار سوز عشق میں شوقی کی ناتوانی اپنی عاجزی کا زور دکھائے۔ کہ میں اظہار محبت یا اظہار کبر محبت میں اپنے صغیف یا نزاکت سے عاجز ہوں۔ اور جب یہ کیفیت ہو تو عفت رنگت رنگت روئے سادہ و نزاکت لفظ لفظ ہر زیادہ یعنی ایسی ہی سادہ کے رنگ کی رنگت کی جو کہ جیسا کہ

اشباح ہر اہل میں ہی شایع ہو سکتا ہے + ماسح ۵ وہ ہوتی کہوں اشک کے طوفان سے
 لوح محفوظ + سرسروش آپسی ہی ماسح کے مثالی ہوتی + ہند ۵ موت آپسی ہی سکھ مادہ
 آتی ہوتی یہ گورکھ مٹی میں مٹی - ملائی ہوتی + اس معاصر و حال واسطیال وادہ عہد میں
 نہیں ہوا ہے۔

کسی اس علامت کو رد و ث کیلئے محدود کرتے ہیں۔ پس اگر وہ شروع کیلئے ہو تو علامت
 کو رد و ث کیلئے کے ہر اہل مقدس ہوتی ہے ماسح ۵ عیرت کرتے حواریوں کے اشارے پر دم + کٹی لاری
 تو صحیح لگائی ہوتی + (اس میں جسے محدود ہے) موئن ۵ دی تعلی نو وہ الہی کہ
 تسلی ہوئی + حواریوں میں تو مرے آئے وہ مگر آخرت + اور اگر فاعل رویت واقع ہوا ہے تو
 حدودات محدود ہوتی ہے مرن ۵ ترسے کہے پہ چل پت مارے سے غا + کالے باول
 امداد سما + شہنشاہی کا لکھا ہے سورما بی + حنائے وعدہ عہد آوازی + لمی انداز چکاتے اور شجر
 ناتوازی کے لیکر علی پر حال میں سورور ہوا ہے۔ تلمیح صاحب دو پیکر کے دونوں
 لسان جس کے شریعہ حوین + دلیل کے قابل ہیں۔ یعنی پہلے شریعہ خداداد کی ہے
 کہ دی تعلی نو وہ کے ہے مہن کہ دی تعلی نو او سے۔ وہ کے سہی او سے کیلئے ہیں
 حاکم کہ کس قدر لہجہ دار حماس حمادہ صحابہ۔ لکھ موس حال ایسے ہی رہا دان سے تو سر کی
 بن کما اور سے کہیں پہرے ۵ مین کما دلس دو ہے برے + ہنگے کہے لگا ہار کرے
 اس میں کما مین لا سکتے ہی محدود ہو۔ جس کے شعر مین تو ماعدہ خلاف ہر عام و لمی ہوتا
 فاعل آگئی تو حوت اشارہ وہ + اس سے مل جا سکا۔ یہاں فعل صاحب دو پیکر میں ہے
 وہ ہی سے او سے کا کام کلا مگر میرے سردیکہ + حال میں غلط ہے بلکہ وہ لکھ میں کہ
 ایک حمادہ ہے تو کٹر مستقل ہے جسے کہیں مسائل تم آئے تھی تو وہ الہی آئے جس کو
 آگاہن کہہ سکتے۔ امداد صاحب دو پیکر کی کے مٹی سے ماس تو پور پورے کما قصور کیا ہے
 مابین وہ مجاہدے او سے لولا مابین ہے۔

کیسیت استعمال

یہ حروف استعنا کے ہیں۔ اور یہ سب اردو میں مستعمل ہیں۔ اور سوا
 اگر یہ عربی ہے مگر اردو میں ایسا رواج پایا ہے کہ ہندی معلوم ہوتا ہے
 لیکن اگر یہ حرف استعنا ہے واسطی دفع کرنے کا ایک کے مگر اردو میں نہیں مگر
 وغیرہ کے مستعمل ہے **تدبیر** لیکن دراصل لاکن ہے جو عربی کا لفظ ہے
 اور اسپر او لگا کر لاکن اور ولکن بھی کہتے ہیں۔ فارسی والوں اس کو
 دلائن ولکن ولک و لے لیکن لیک سب طرح سے استعمال کیا ہے اور
 اردو والے بھی اس طرح استعمال کرتے تھے۔ مگر ناسخ کے بعد والوں نے
 سرائے ولکن اور لیکن کے سب کو متروک کر دیا۔ ناسخ اور پڑنے ہی ایک
 جگہ استعمال کیا ہے۔

نمبر ۱۹
 حروف استعنا
 کی صورت
 الّا
 سوائے
 ماعدا

یہ حرف ایجاب اور اتوار کے ہیں۔ اردو میں سب مستعمل ہیں۔ مگر بیکہ
 اور آرتے علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے معنی پر نہیں بولتے بلکہ آرتے کے لئے
 ایک محاورہ آرتے کے معنی برادیت و فعل کے مفہوم پر بنایا ہے۔
 یہ حرف صر کے لئے آتا ہے اور حضور ص کے معنی دیتا ہے۔
 یہ حرف علامت فاعل ہے۔ اور مذکر اور مؤنث دونوں کے ساتھ کیا
 رہتا ہے۔ اس کے استعمال کی صورتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

۲۰
 اَن اَجَابَ
 حَیُّ اَللّٰہُ
 اَرَبَ اَرِی
 ۲۱
 اَی
 ۲۲
 اَی

۱۔ تمام لفظ تے کا

وہ پیکر میں لکھا ہے کہ لفظ تے علامت فاعل ہے اور فقط فعل متعدی کے ساتھ ہوتا ہے مگر
 مطلق میں اور اون افعال میں کہ جن کے مفعول میں ماضی مطلق ہوتا ہے جیسے ماضی قریب
 و بعید و شرطی و تمنی وغیرہ۔ **صباح** ماگ کر یا رہے ہو نہ میں برا جھگڑے میں ہے توڑی ہوئی
 بار تے ہی طول بہت سا کیچا ہے **فریر** ترے سرے کے دہانے پہ جسے آکا دالیا ہے تو پھر

نمبر	حروف ہندی	حروف فارسی	تلفظ
	ن	نا	نرہنوں مانگ ۛ جو چاہے سو بجا اب دے دے ۛ
۱۲	نا پے غیر	نابے غیر	یہ حروف اسموں کی لفظی کے لئے آتے ہیں جیسے نادان ناواقف۔ بے ہوش غیری روح غیر ذلک فارسی میں نذر انجان نزل ہندی میں۔ یہ سب اردو میں مذکور ہونٹ کے۔ استعمال میں نزل
۱۳	آئی	آئی	یہ سب حروف مذکور ہیں۔ اور سب ۛ
	آئی آو یا آ	آئی آو یا آ	بولے جاتے ہیں۔ صادر
	آ آئے	آ آئے	ہوت۔ یذریان مضحکہ
	اور آئے	اور آئے	استعمال پانے میں مگر اپنے محل پر۔
	ہوت	ہوت	ۛ جاننے ہیں
۱۴	یو	یو	امرواحد کے آخر حروف یو کہی فائدہ و عاید و عا کا دینا جیسے یو یو راہنی پہنچ ہماری بجا ہو ۛ دامن بخور دین تو فرستے وضو کریں ۛ اس میں مصدر کے معنی بجا ہونے دے ہیں۔ یعنی بجا آنا ۛ
۱۵	ک	ک	ک جاندار کی تصغیر کہلے آتا ہے جیسے مردک طفلک اور صبر بیجان کی تصغیر کو اسٹلے جیسے صند و فحہ اور باغیچہ۔ مگر اردو میں مردک مذکور ہونٹ دونوں کے لئے مستعمل ہے لہذا تصغیر و بحالت غضب سوا اسکے یہ ک ہندی لفظ کے ساتھ بھی یہی معنی دیتا ہے جیسے جو تک۔
۱۶	سا	سا	چرف تشبیہ میں جیسے زرد شیر سا ہے مگر ذکر کے لئے سا اور ہونٹ کا سای باغیچہ سے آگیا۔ اور زرد پیر امر دانہ ہے مذکر۔ اور ہونٹ زانی عورت کا ہاں موقوف سے ہونٹ کے لئے۔ اور جمع کے

کیسب استعمال

اس وقت کے لئے

کی

نہ

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

و

ہر حرف غلاب اصوات کی ہے واسطی ثوب مصاف واحد موٹ کے جسے
 رد کی گھوڑی اور سکاوت جمع موٹ ہی رد لگا۔ جسے بد گھوڑی
 کی گھوڑی۔ مگر رد کی گھوڑیاں کہیں کہیں اسکا شریح حال فارہ صد و چوبیس
 دیکھو۔ اور کہی نہ آتی۔ سے کے سارہ سل عالی جو دیکھو فارہ صد و ششم
 ہر غلاب اسم فاعل مذکر کی ہے۔ اور موٹ کہنے والی مای سپرو سے
 اور تار۔ اور آکر ساق کا کھارہ نما اب سرور کی ہے۔ مگر ایک ہر ہار
 موصل میں موٹے دار ہا حارس ہے۔ اور کہی اسکو ہمار دونوں واو
 پھول واسناع واد پھول ہی کہے ہیں۔ جسے نہ لڑکے ہر ہا ہیں۔
 اور اسم موٹ کہنے سے نہیں سسمل ہوگا جسے نہ لڑکے ہر ہا ہیں۔
 یہ جو واسطی ماں باقیل کے آتے ہیں جسے رد لے کنا کہ کل میں اوکا
 اور میرا گھوڑی جو چالاک سا کو در کل گیا۔ اور کہی جو کہ ہی لوٹے میں
 حالت جو کہ کہے کہ رچھ کو کہ ہورسک فارسی + گیتہ غالب الکار
 چرچہ کے او سے سسا کہ بول + اور نہ ہا نہیں ہے ملکہ ترجمہ ہر کہ کہ ہے
 اور یہ مذکر موٹ واحد میں کیساں سسمل ہے۔
 مذکر موٹ میں ہر فعل کی لمبی کے لئے آتا ہے۔ جسے رد نہ آتا۔ ہندو
 - لولی - رہنے سے سق نہیں پڑا۔ موٹے کنا نہیں نکلی۔ اور جو
 ہنس سے نہ لکے۔ کے ایک گوہ ماکند بھی سمی جانی ہے جسے عربی با
 لیش۔ اور حرف نہ اور مت امر فارہ راصل ہو کر او کو فعل ہی
 کر دیتا ہے جسے کنا و مت ہا و۔ مکیلو مت کسکو لئے توغیر
 ہیں کا استعمال ہی ہر اسے مگر گھر۔ مگر لڑکے۔ اور اس کل سے اسم

باندہ ہے ۵ تھا اک کمال پر دیرین ۶ عیسیٰ کی تھیں اوسنے آنکھیں دیکھیں ۷

بیان حرف کی تائید و تذکر وحدت و جمعیت کا

حرف وہ کلمے ہیں جنکے بذاتہ کچھ معنی نہیں مگر آسمار سے ملکر جلوں کو معنی دار بنا دیتے ہیں
اسی لئے انکو حرف ہندوی یا حرف روا بط کہتے ہیں۔ فعل کے بیان میں لکھا گیا ہے کہ
تائید و تذکر وحدت و جمعیت نہیں مگر یہ تعینت اسماء۔ اسلئے ان حروف کے استعمال
متعلق کچھ فائدے نقشہ مرتب کر کے لکھے جاتے ہیں۔

کیفیت استعمال

نمبر	حروف	کیفیت استعمال
۱	از	ابتدا کیلئے ہے۔ اور سب کے معنی ہی دیتا ہے ناسخ ۵ ہندی سے ہے شعل قدم اوس رشک ہری کا ۶ پاپوش نے سیکھا ہے جلن لکھ دری کا ۷ سکو تائید و تذکر میں کچھ دخل نہیں۔
۲	در	یہ علامت ظرفیت ہے۔ اسکو بھی کچھ دخل نہیں۔
۳	پر	یہ حرف بلندی کے معنی دیتا ہے۔ اسکو بھی ابقا۔ اور یہ حرف مخف بھی آتا ہے یعنی یہ دیکھو فائدہ صد و بسم
۴	کو	یہ علامت مفعول ہے یہ حرف جہاں ہم مونث کے ساتھ آئیگا اوسکے فعل کی علامت مذکر ہو جائیگی۔ جیسے ٹوپی ہنپی۔ ٹوپی کو ہیہما۔ دیکھو فائدہ صفحہ ۱۲
۵	ساتھ	یہ اتفاق اور ہمراہی کے معنی دیتا ہے۔ اور یہ حرف مذکر و مونث دونوں کے ساتھ بصیغہ جمع مذکر استعمال ہے جیسے مومن کے ساتھ۔ بنو کے ساتھ
۶	کا	ہندی میں ہمیشہ مضاف الیہ کے بعد آتا ہے جیسے زید کا گھوڑا واسطے ثبوت واحد مذکر کے۔
۷	کے	جب مضاف الیہ جمع مذکر ہوئے تو کلمہ کے الف کو یاے مہول سے بدل دینا جیسے زید کے گھوڑے ۸

فائدہ جو متعلق کے فاعل کے ساتھ علامت فاعل یعنی سنے تو ہو کر معمول پر
 مطلقا ہو تو اولیٰ معلول کی تذکرہ واجب و حقیقت و محبت معلول کے سوا ہی ہوتی ہے
 جسے لیون نے بل سوتے سو کر یا۔ یا۔ میں میں نے یا تھو نے کہا ہے یہی
 اس کی طرح جمع کیلئے کہ اس میں ہر حرف کے علامت
 فاعل کے متعلق ہو اور فاعل سے ہیں وہ حرف کے نمایاں میں لکھنے کے بعد لکھے جائیں گے
 و مکتوبہ ۳۳ سے صفحہ ۱۳۵ تک۔

فائدہ جس معلول کے فاعل اور معمول دونوں کی علامتیں مذکور ہیں وہ فعل
 ہر حال میں واحد و مرکب کے جائے۔ جواہ فاعل و معمول ذکر ہو کر یا غوث واحد ہوں
 یا مجمع جسے میں نے کہا ہے کوڑا۔ جو نے کہا کوڑا کرکوں نے اسی کا نو کوڑا
 رکھوں نے اسی کا نو کوڑا **تنبیہ** دراصل فعل کا در نصف واحد ہر جاہوں
 کو علامت معمول کے ساتھ ہے۔ و مکتوبہ صریح اسکی جاں حرف کے کھٹے میں۔

متفرق باتیں جمع کے متعلق

فائدہ کتاب کی رماں میں ہیں اور دوست عرب کو گونیاں بصر کاف و کاف
 ایسے انوار جمل و کسرہ مائی ہجرہ وار۔ و متعہ مائی دوم مع الالف لحدہ نوں + لولتے ہیں
 مکتوبہ گویا بصر میں کے ہونا غلط ہے۔ اور گونیاں جمع ہیں یہ کلمہ واحد ہے
 فائدہ آئی ہیں میں ایک دن چاہیے ٹوٹ کے لئے۔ ماواں آفس میں در دوں
 لولتے اند لکھتے ہیں۔ اس طرح وکھی ہیں۔ بولی ہیں۔ سمی ہیں۔ آئی ہیں۔ گئی ہیں۔
 رہی ہیں وغیرہ۔

فائدہ اس طرح تھا حوا میں کے لئے ہے لکھو مذکر اور بھی نصیب ٹوٹ اور بھیں
 بکھرے ہوئے اس کے ساتھ ہیں فلان جمع آگیا اور بھیں جو جمع ٹوٹ کے لئے ہے۔
 و بھیں واحد ٹوٹ ہوا آگیا۔ یہی وہی بھیں کہا آگیا۔ مگر کلا ارسیم میں کے علامت

افعال اگر اسما عربی کے آخری اور ن اور ات زیادہ کر کے جمع مانجے میں جیسے حاضرین ناظرین کا عداب، معالاب اور تاحرکی جمع شمار آتی ہے۔

تنبیہ صاحب قواعد اردو اور مولوی صفائی دہلوی لکھتے ہیں کہ بعض اوقات اردو دانے اصداں و کر جمع پر ہی علامت جمع مہدی ٹر لیتے ہیں جسے آصاوں سے۔ حکاموں سے۔ احکاموں کو۔ تعدادوں میں۔ پس ایسی جمع کو جمع الجمع کہتے ہیں۔ مگر اسے افضل اول میں لکھا ہے کہ اردو میں جمع الجمع کا دستور نہیں۔ پس۔ عوام کا محاورہ ہے ماہر لوگوں کا۔ نصحا اور شہادتیں۔ رواج میں۔ مگر ایک اشرف کی جمع الجمع اشراؤں مستعمل فائدہ مگر بعض الفاظ عربی یا ہندی کے اردو میں جمع ہی بولے جاتے ہیں جیسے سب سے معنی اکثریت پر مبنی دہلوی نے اسکو واحد مانہ دیا ہے مگر محمد جمع ہی لکھتے ہیں اسکو۔ ستر مال رنگ سرتان فرد کیپ پاس پہل ہی ہم جائز جتنے بشار و غیرہ اس الفاظ کو ہر جمع کر لیتے ہیں جیسے ستون کو مالو میں لوگ لکھتے ستون سے ہوتا جائزوں تک جہاں میں دھاروں کی۔ مگر آٹھ لکھ لکھ اور پاس کی جمع ستون

بیان فعل کی تانیث و تذکیر و وحدت و جمعیت کا

کلیہ اس کے خواص ہیں سے ہے واحد و جمع ہوا۔ مگر فعل اور حرف جمع ہیں اور۔ حرف فعل یا حرف میں صیغہ کے جمع میں مدعی ہوتی ہے کہ واحد کیو اسلے کہ افعال میں اور جمع کو اسلے کہ اور۔ تو اس سے فعل یا حرف میں کثرت ہیں ہر حالتی مشا مارے میں اگر یہ لفظوں میں جمع ہے مگر تار کو اور لکھ لکھتے اس میں کثرت ہیں ہر بلکہ مارے میں کثرت مارے واللہ کی دیکھا ماسا کو کہ اسم ہے۔ اس طرح فعل ہر سی تانیث و تذکیر میں ہوتی وہ سی خواص اسم سے ہے اور حرف اور کلمات نفی

جمع فارسی مستعمل اردو

اردو میں فارسی کی جمع بھی مستعمل ہے اور اس کا یہ قاعدہ ہے کہ جاندار کے اسم کی جمع ان سے کرتے ہیں جیسے مردان لہران وغیرہ اور جان کو جانور کے ساتھ جیسے سالما۔ مادہ۔ اور کبھی ایک غلطی سے

جمع عربی مستعمل اردو

اس زبان میں جمع بھی مستعمل ہے اس لئے اور ان جمع اسمی عربی کا نقشہ لکھا جاتا ہے

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
شرف	اشرف	دکور	دکور	اجا آدمی	افعال	مرد	مرد	مرد	مرد
لطف	الطاف	ظرف	ظروف	مردمانی	افعال	برتن	برتن	برتن	برتن
جلف	اجلاف	کریم	کرام	کینہ	افعال	بزرگ	بزرگ	بزرگ	بزرگ
باب	ابواب	حاکم	حکام	دروازہ	افعال	فیصلہ کرنے والا	فیصلہ کرنے والا	فیصلہ کرنے والا	فیصلہ کرنے والا
یوم	ایام	عادم	عادم	دن	افعال	نور	نور	نور	نور
عدد	اعداد	سلطان	سلطان	چیز	افعال	بادشاہ	بادشاہ	بادشاہ	بادشاہ
اعظم	اعضاء	شیطان	شیطان	دشمن	افعال	شیطان	شیطان	شیطان	شیطان
اکبر	اکابر	کوکب	کوکب	جر	افعال	ستارہ	ستارہ	ستارہ	ستارہ
احسن	احسن	قرطاس	قرطاس	بڑا	افعال	کاغذ	کاغذ	کاغذ	کاغذ
افضل	افضل	قندیل	قندیل	اجا	افعال	قندیل	قندیل	قندیل	قندیل
رکن	ارکان	خصلت	خصلت	بزرگ	افعال	عادت	عادت	عادت	عادت
حدیث	احادیث	ضمیر	ضمیر	حکم	افعال	دل	دل	دل	دل
اقليم	اقالیم	طلب	طلب	بات	افعال	دشمن کرنے والا	دشمن کرنے والا	دشمن کرنے والا	دشمن کرنے والا
بنی	ابنیا	مدرسہ	مدارس	ملک	افعال	برہنہ کی جگہ	برہنہ کی جگہ	برہنہ کی جگہ	برہنہ کی جگہ
جیب	اجبار	مجلس	محاسن	پہنچنے	افعال	پہنچنے کی جگہ	پہنچنے کی جگہ	پہنچنے کی جگہ	پہنچنے کی جگہ
لبیب	الجار	سجاد	مساجد	دوست	افعال	خارج کی جگہ	خارج کی جگہ	خارج کی جگہ	خارج کی جگہ
قرب	اقرب	مغفون	مغفون	حکیم	افعال	مطلب	مطلب	مطلب	مطلب
زمان	ازمنہ	مقدار	مقادیر	عزیز	افعال	اندازہ	اندازہ	اندازہ	اندازہ
مکان	امکنہ	مفتاح	مفتاح	زمانہ	افعال	سنجھنا	سنجھنا	سنجھنا	سنجھنا
رسول	رسل	انصاف	انصاف	نکمر	افعال	کتاب بنانا	کتاب بنانا	کتاب بنانا	کتاب بنانا
طریق	طرق	تقریر	تقریر	پہنچنا	افعال	تقریر	تقریر	تقریر	تقریر
رسالہ	رسائل	تاریخ	تاریخ	راج	افعال	گفتنی کا دن	گفتنی کا دن	گفتنی کا دن	گفتنی کا دن

قاعدہ اسم کی جمع کی علامتیں اردو میں تین ہیں، ۱۔ او محمول ہے جسے
مرد و بیاد عورت کو یہ خطاب ہوتا ہے۔ ۲۔ او محمول ہائوں (عنائت) جسے مردوں عورتوں
مافیہ الحال جسکے لئے ہر گز ان کے لئے مخصوص ہے مافیہ محمول ہائوں علامت
ہے جس میں یہ مخصوص ہوتا ہے کہو ایسے ہے الف پڑوں جسے ہر ماں یہی سہا
کئے ہے اہل اہل

نقشہ جمع اسماء مذکر و مؤنث جسکے آخر میں جوف معنوی نہیں ہیں

نام	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم مذکر عورت کو	مواہ	امراء	ہما	ہما	مواہ	جمع
اسم مؤنث مرد کو	اموات	اموات	دعا	دعا	دعا	جمع
اسم مذکر مرد کو	اموات	اموات	دعا	دعا	دعا	جمع
اسم مؤنث عورت کو	اموات	اموات	دعا	دعا	دعا	جمع

نقشہ جمع اسماء مذکر و مؤنث جسکے آخر میں حروف معنوی ہیں

نام	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
اسم مذکر مرد کو	اموات	اموات	دعا	دعا	دعا	جمع
اسم مؤنث عورت کو	اموات	اموات	دعا	دعا	دعا	جمع
اسم مذکر مرد کو	اموات	اموات	دعا	دعا	دعا	جمع
اسم مؤنث عورت کو	اموات	اموات	دعا	دعا	دعا	جمع

اور مولوی امام بخش صہبائی دہلوی نے اپنے رسالہ صرف و نحو میں تین چوبیس چوبیس
 چوبیس ستائیس اٹھائیس کی ترکیب میں لکھا ہے کہ یہ احاد اور بیس سے مرکب ہے
 یعنی تین اور بیس اور چار اور بیس وغیرہ میں۔ مگر انہوں نے ہی نہ جیسی کا ذکر کیا اور نہ
 کوئی اور ترکیب لکھی۔ اور جلال لکھنوی نے بھی گلشن فیض میں فقط تیس کا لکھا ہے
 ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ لفظ عوام میں مستعمل نہیں۔ مگر مضامین دہلی ولکنو کے کلام میں پایا نہیں
 جاتا۔ شاید تلاش سے کسی کے کلام میں ملجائے لیکن قابل سند کم ہوگا۔

بر حال میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ غدر کے قبل کے شرا کا کلام جان تک میری نظر سے گذرا
 ہے اس سے خالی ہے۔ اور لوگوں کو جب عدو سے کثرت کا بیان کرنا منظور ہوا ہے
 تو انہوں نے سیکڑوں ہزاروں لاکھوں کا لفظ استعمال کیا ہے چنانچہ چند شائین
 لکھی جاتی ہیں۔

آتش

سیکڑوں ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھایا
 آتش

لاکھوں مکان اوہں سے ہزاروں بکین
 ناخ

لاکھ زنجیر ترے گیسوے خدا کی تھی
 بہار عشق

لیکن اس نے عجب کلام کہے

مکن تھا کہ آتش سے بیسیوں ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھایا کہنے مگر نہ کہا۔ معلوم ہوتا
 کہ بیسیوں کا لفظ بعد غدر کے رواج پایا ہے۔ اور بیسیوں لاکھ کہنا زیادہ تر تعجب خیز ہے۔
 اور جن بیسی ہاتھ شاید ہزاروں کا محاورہ ہے اور عورات میں ہی جاری ہے۔

سیکڑوں

دل کو اور انکھوں کا دیوانہ بھجوانے
 ہزارین لاکھوں

آہ شرفشان کا براہو شب ذوق
 لاکھوں

تھی نہ اسید رانی کی دل ناخ کو
 لاکھوں

وصل کے لاکھوں اہتمام کہے

مکن تھا کہ آتش سے بیسیوں ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھایا کہنے مگر نہ کہا۔ معلوم ہوتا
 کہ بیسیوں کا لفظ بعد غدر کے رواج پایا ہے۔ اور بیسیوں لاکھ کہنا زیادہ تر تعجب خیز ہے۔
 اور جن بیسی ہاتھ شاید ہزاروں کا محاورہ ہے اور عورات میں ہی جاری ہے۔

ماصل فصل دوم

فیض صغیر

اگر یہ اوس حالت میں جب فعل سے جمع ثبات کی جائے۔ ورنہ مونثات کہنے سے
اور و کے درمیان ایک سی ہر مارک سیون کہینگے۔ اور اوس لفظ موٹ میں
علامت تا بیٹا نہ لگائے۔ اور یوں کہینگے۔ بیون عورت آئی ہی۔ بیون جہر
وہاں اچھو نہی۔ مگر اوس وقت حکم لفظ موٹ کے آخر مای مروف ہوا وہیں علامت
جمع ال لگائے گئے۔ یہ بیون گھڑیاں دیکھ ڈالین۔ جو لوگ بیون کو بیسی کی
جمع سمجھیں اول سے غلط ہو۔ دراصل بیون میں سی موٹات کی جمع کی کھف کہنے
ہے۔ اور بیسی تو بعض انسان کا حامد ہے۔

مولوی سید احمد مولف لڑکھان و عمرہ اپنی کتاب ہندوستانی اردو لغات میں لکھے ہیں
عس ہدی۔ صف (۱) دس اور دس۔ نسبت ۲ (۲) اصل۔ سہر۔ مہار۔ ایک
درہ شرا ہوا۔ عس سو کے ہدی۔ صف (۱) لکھوی مہی ایک سنگھ (۲) کل نام پہا
جیسے گرس کا میں سو کے ہرنا (۳) باج محل۔ اعلیٰ۔ غالتہ۔ ماحرود۔ صفت (۴) اعم
نام گاؤں۔ نام دس۔ تمام فصل (۵) اسم۔ چٹ۔ پنج جسے زبردست کے بیوں کے
تمام ہوا قبول مولوی سید احمد دہلوی کا۔

مولف کہتا ہے کہ میں نے کسی کی تحقیق کے واسطے سب سے لغات مستند اردو و دہلوی
کہیں اس لغت کا ساہ چلا یاں کہ میں کسی ساہ کا مستور مجاورہ ہی ملا۔ جس میں
سید احمد صاحب دہلوی جو اس وقت جامع اللغات اردو میں اور ڈاکٹر ملک صاحب کی دو
ماہہ درہر رہے ہیں اوسوں نے اس لغت کو بہن لکھا تو اردو سے لکھا اہم ہے۔ کل
اردو میں نے ہندوستانی اردو لغات میں عس کے متعلق تین لغت لکھے ہیں اول خود
عس کا دوم عس سو کے۔ حکمی تصریح اور لکھی گئی ہے سوم پتیا۔ وہ کتاب کے بعد
عس ماحن ہوں۔ اور کتاب فحول النماذرات میں ہی عس کے متعلق میں ہی لغت
میں جیسا کہ دس کی عمر مہر ہے۔ میں جسو کے عس سو کے۔ عسوں سو کے۔

چند کلمات اور قواعد تذکیر و تائید و وحدت و جمعیت کی
قاعدا حرف افعال اور تشبیہ حالت تذکیر و تائید و وحدت و جمعیت
 میں اپنے مضاف اور تشبیہ بہ کے موافق ہوتے ہیں جیسے مومن کا قلدان - بدو
 کی کتاب اور مومن کو گھوڑے - بدو کی گناہیں اور شہر میں زید سا عاقل کوئی
 شخص نہیں - بنو سی موقوف کوئی عورت نہیں -

قاعدا اؤن اسمائے صفات کی تذکیر و تائید و وحدت و جمعیت
 موافق موصوف کے ہوتی ہے جگہ آخر آ یا ہ اور وہ حروف معنوی کے آئے سے
 تبدیل ہی ہوتے ہیں - جیسے اچھا لڑکا اچھی لڑکی اچھی لڑکیاں - بچارہ مرد
 بچاری عورت بچارے مرز بچاری عورتیں -

قاعدا اکثر اسمائے غدا یا اسمائے ظرف کے آخر وں علامت
 جمع زیادہ کرنے سے قاعدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہے جیسے تینوں بہائی آئے
 زید اپنے چھ بیوں روپے لکھا اس سے حصر سمجھا جاتا ہے - اور ہر سوں گزر گئے
 اور سیکڑوں یا ہزاروں مر گئے اس سے کثرت پائی جاتی ہے -

تذکیر بعض نادانوں برس کے لفظ کو جو معنی سال ہے موند سمجھ کر اسکی
 جمع بن سے برسین کرتے ہیں - حالانکہ برس مذکر ہے اور اسکی جمع برسوں ہوگی
 رند **نک** وہ ایک ایک کرتے ہیں تذکرہ ہر چند ترک عشق کو برسوں گزر گئے
احلا بعض عدد کثرت کی واسطے متعبر رک دے گئے ہیں کہ اس کے استعمال
 کثرت سمجھی جاتی ہے جیسے شہر کا عدد کہ شرع اسلام میں کثرت کہلے مستعمل ہوتا ہے
 اور ہندی روزمرہ میں بیس کا عدد ہے کہ کثرت ظاہر کرنے کے لئے وں سے
 جمع کر کے بیسوں کہتے ہیں - جیسے بیسوں آدمی تھے - مگر یاد رہے یہ مذکر کے لئے
 اکثر اور مؤنث کی واسطے کثرت استعمال ہوتا ہے یعنی بیسوں عورتیں نہیں کہہ سکتے ہیں

قائدہ جب ایک مرکب (یعنی جملہ) میں کئی اسم قابل تبدیل جمع ہوں تب ایک حرف معنوی کے آنے سے سب کی تبدیلی ہو جائیگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ اوّل سب اسموں پر حرف معنوی کا اثر جیسے اپنے چوٹے لڑکے کو بلاؤ۔ بیان تینوں اسموں پر علامت مفعول کا اثر پڑتا ہے۔ بخلاف اسکے کہ میرا چوٹا بھائی اپنے لکھنے پڑھنے میں بہت کوشش کرتا ہے اگرچہ اس مرکب میں پانچ لفظ قابل تبدیلی کے ہیں لیکن علامت ظرفیت کا اثر پچھلے تینوں اسموں پر ہے۔ اور دو اسم اول یعنی میرا۔ چوٹا بھائی حالت فاعلیت میں ہے اور میں تبدیلی معنوی۔

قائدہ اسموں کی تبدیلی کیلئے حروف معنوی کا ہونا بہت ضرور ہے خواہ وہ حروف ظاہر میں مذکور ہوں جیسا سابق کی شارحین سے معلوم ہوا۔ یا عبارت میں مذکور ہوں۔ اور اونکے معنی ہی لئے جائیں جیسے لڑکے کتاب آگے رکھو اس میں علامت ظرفیت یعنی میں اور مفعولیت یعنی کو اور حرف مذاہنی آئے پر مشبہ ہے مگر او کو معنی لینا ضرور ہے یعنی آئے لڑکے۔ آگے میں۔ کتاب کو۔ رکھو۔ بخلاف اسکے کہ میرا گھوڑا لاؤ۔ بیان علامت مفعول کا ہونا اور او اسکے معنی لینا بہت ضرور نہیں۔

اس طرح حروف معنوی زبان فارسی اور عربی کے آنے سے ہی اسموں میں تبدیلی ہو جاتی ہے جیسے پتھر اور سے تاکلکے تار برقی لگا باکیا۔

تکلیف یہ قول صاحب قواعد اردو کا صحیح نہیں کیونکہ فارسی کے حروف معنوی از۔ ہر۔ در۔ تا وغیرہ ہیں۔ اور عربی کے حروف معنوی میں۔ عن۔ الی۔ حتی۔ وغیرہ۔ مگر مضحک ہے اردو نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جس لفظ یا اسم مذکور میں ایسے حروف لگا دیے ہوں۔ اور اس لفظ یا اسم میں الف یا ق۔ آخر میں ہو تو وہ الف یا ق پائے بھول سے بجا کر لکھنے لگے کیونکہ یہ تبدیلی ایسی ہندی لفظوں میں جائز ہے غیر زبان میں نہ صرف نادر ہے۔ اور جواباً کریگا وہ کس سال باہر یا بقیا عدد سمجھا جائیگا۔ اشکا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ دیکھو سلسلہ

اس طرح دہریہ بننے سے اور العاطفی مل سکتے ہیں۔ مثال کے اکی فصل سم میں دیکھو۔

فہرست اور الفاظ کی جنہیں میں اس معارف اصیل ہے

سہ ماہی	پانی	جی	دھبی	کھبی	کھسری	مسمی
سوت	نامتی	طوبی	مادی	والی	مادی	لالی
میر لیلی	میر لیلی	امالی	مادی	نوامی	طوبی	

اور نہ سنا ذکر کر کے جاتے ہیں۔ مثالیں انکی یہی بقدر معلوم مصلحہ سوم میں ملیں گی۔

السم الغدير سالم

وہ ہے جس کے آخر آ یا ء ہو اور اس کے صیغہ واحد میں نسبت یا مصدر رہنے
حرف معنوی یا رد الیہی علامت فاعل یا اسم فاعل یا مفعول یا اضافت یا
طرفیت یا تشریح یا حرف و یا احد اسم طرف کے + آ ما ء ساتھ ماضی مجہول کے مرکب
عام اس سے کہ وہ اسم عائد ہو یا اسم مکنی مصدر ہو یا صفت ۔ مگر کسی شخص یا
چیز کا نام نہ ہو۔ یعنی علم میں آؤ آ ما ء علامت مکرر ہوگی یا ہی مجہول سے پہلی ہوگی
حسب اصول اول میں بتایا ہوا۔

[illegible]

باتنی فطرت کی مثالیں سنیں مگر محاورے میں انکا الف یا کے بھول سے بدلتا ہے۔
 مثلاً مگر عصا اور غوغا اور دنیا کے الف کو جو لوگ باور بھول سے۔
 بدلتے ہیں اسکی ساعت نہیں ہوتی۔ اور طوطی میں خودیابی مردف ہے۔

فہرست الفاظ موشہ بنیں الف اصل

آسیا	آہ و بکا	آلا	آپا	آیا	آب و غذا	آب دہرا	ابتدا
ایا	اوا	ایذا	انگیا	اتا	انشا	التجا	اشتنا
اتنا	اجوہنا	اکتفا	استغنا	استدعا	انتہا	اقتدا	اعتنا
استلا	استرنا	برہمیا	لہقا	بلا	بنا	برایا	بہا کا
بیجا	بہیا	بیٹا	بہتیا	بوا	بہتیا	بدہیا	بہت کشتیا
پروا	پچھوا	پردا	پوجا	پڑیا	پنکھیا	پشنا	پکھیا
پھٹلیا	لٹنا	جا	جزا	جٹا	جنا	جھنا	جھلا
جانگھیا	جڑیا	چون چرا	چھالبا	چیا	حنا	پت جھمی	خطا
وغا	دوغا	وینا	دوا	ویا	وہیا	زوا	رضا
رعایا	ریا	سرا	سزا	سنکھیا	سبھا	سیما	سبھلا
شفا	شہنا	صبا	صد	صفا	صبا	ضیا	عطا
عبا	عقبے	غذا	فضا	فتا	قبا	قونا	فضا
تصیا	قلیا	کبریا	کرہا	کھیا	کھیا	کھیا	کو کھلا
کتھا	کٹھیا	گنگا	گھٹھا	گرگھٹھا	گیا	گھٹھا	گرگھٹھا
لنگا	ناتا	نہنا	مرچھا	بہندا	ماما	ندا	نوا
واپلا	وبا	وفا	ولا	حص	پوا	پھرا	پھرا

فہرست الفاظ مذکور جنہیں الف صلاحت

اِیسا	اِسا	اِورا	اِوِیا	اِیا	اِقا	اِشنا	اِسرا
دِیا	دِرا	دِورا	دِیا	دِیا	دِتا	دِیا	دِیا
سِنا	سِسا	سِسا	سِسا	سِسا	سِنا	سِنا	سِنا
عِنا	عِسا	عِسا	عِسا	عِسا	عِنا	عِنا	عِنا
مِسا	مِسا	مِسا	مِسا	مِسا	مِسا	مِسا	مِسا
ہِتا	ہِتا	ہِتا	ہِتا	ہِتا	ہِتا	ہِتا	ہِتا

فائدہ طوی صحیحہ وغیرہ میں اگر ہائی نغمانی ہے مگر پڑ ہے من الف نغمانی ہے اسلئے
اسکو الف اصلی کے شامل کیا۔

تنبیہ اکثر محاورہ قاعدے کو اولٹ دیتا ہے اور غلط العوام آخر غلط العوام جو
معائن تہی مستعمل ہوتا ہے۔ دعا یہ ہے کہ ان الفاظ میں حد الف نغمانی ہے جن کے
ان کے آگے حروف مسوی جگہ لگے اور ان الفاظ یا سے محمول سے مل جاتا ہے وہ الفاظ یہ ہیں

اِسرا	اِورا	اِیا	اِقا	اِشنا	اِسرا	اِورا	اِیا
سودا	سودا	سودا	سودا	سودا	سودا	سودا	سودا
اِسرا - اِورا	اِسرا - اِورا	اِسرا - اِورا	اِسرا - اِورا	اِسرا - اِورا	اِسرا - اِورا	اِسرا - اِورا	اِسرا - اِورا
سودا	سودا	سودا	سودا	سودا	سودا	سودا	سودا
اِورا	اِورا	اِورا	اِورا	اِورا	اِورا	اِورا	اِورا
مِتا	مِتا	مِتا	مِتا	مِتا	مِتا	مِتا	مِتا
عِلا	عِلا	عِلا	عِلا	عِلا	عِلا	عِلا	عِلا

وَاِذْ كَرَّمْنَا نُوْحًا وَاسْطَىٰ زَيْدًا كَرَّمْنَا سَيِّدًا مِّنْ دُوْنِ الْاٰیْمَانِ۔ اور کہی ہے۔
 علامت تصغیر مرد کے لئے ہوتی ہے جیسے حُتین شیش سے حُتین خشا۔ لیجان
 اسکی بھی ہے کہ جس اسم میں یا آخر میں ہوگا وہ نمونہ ہے اور جس کے آخر میں
 وَا یا آ ہوگا وہ مذکر ہے۔

اور فارسی کے اسم تصغیر میں جاندار کے لئے ک۔ اور جان کیلئے تہ زیادہ کرنے سے
 اسم تصغیر مذکر ہو جاتا ہے جیسے مردک طفلک باغچہ صندوقچہ
 مضاف و مضاف الیہ میں جب چاہئے ہیں کہ دو لفظ کو ایک لفظ کر کے ایک
 چیز کو اس سے موسوم کریں تو علامت مضاف کی اس میں سے دور کر کے مضاف کو
 مضاف الیہ پر مقدم کرتے ہیں اور علامت مذکر و نائیت بھی مضاف سے لیکر مضاف
 الیہ کو دیتے ہیں جیسے سنہ کا بڑا۔ قدم کا ہنڈا۔ وغرہ کو بڑھانا۔ بھر دنا۔
 تھڑجیا وغیرہ مذکر کے لئے اور الف کو حی سے بدل کر مونث کی واسطے۔

اسم سالم و غیر سالم کا بیان

باعتبار تبدیل اور عدم تبدیل کے اسم کی دو قسمیں ہیں سالم اور غیر سالم۔
 اسم سالم تبدیل نہیں ہوتے باوجودیکہ آ اور ة علامت مذکر یا ة علامت
 اسمی مؤنث عرانی ہو۔ یعنی بسبب آنے حروف معنوی کے ان آ اور ة کی تبدیلی سائنہ
 دیای جھول کے نہیں ہوتی۔ اور یہی الف اصلی ہے جسکا ذکر فضل اول صفحہ ۱۶ سے
 شروع ہوا ہے اور بصراحت لکھا گیا ہے۔ اور ان باتوں کی تکرار یہی جا بجا ہوتی ہے
 تاکہ ہندی کو فائدہ پہنچے۔ میان مثال او سکی طرح ہے جیسے ملکہ نے کہا خدا کے فضل سے
 سب خیریت ہو۔ مگر تم ہماری دعا کی سبب اپنے ہوئے ہو۔ اس فقرہ میں ملکہ میں نامی مختصی
 اور دعائیں الف ہو۔ اور یہ دونوں لفظ نمونہ ہیں۔ اور خدا میں الف ہو اور خدا کی مذکر ثابت
 تو باوجود آنے حروف معنوی کے اور کہہ اور میں کے مذکور نامی مختصی باوجودیکہ یہ نامی مختصی

کیفیت

علاقہ	اسم	ترکیب
گیر	کل	گیر کا لفظ اسمی مذکر و مؤنث دونوں کے ساتھ مذکر پر لگا کر ایسے
ماں	سو	جیسے لوریا ماں بہ باپ ہی مذکر و مؤنث اسم میں مذکر کو لاء لکھنا
پس	ہانک	مذکر و مؤنث کے ساتھ ایک ہی طرح استعمال ہوگا جیسے تو کا ساتھ میں ہی
مر	زرد	ایسا جیسے آپس کو مرد و مر مؤنث کے لئے رں کا لفظ لگائے گا
س	میٹھا	ایسا جیسے گناں کو اس بہ مؤنث ہی محل میں بہ علامت کی جیسے
ہند	شیرا	ایسا جیسے کڑا ہند بہ علامت کو کے تعلق ہے اور سو بہ
یا	حانگہ	ایسا جیسے انگہ یہ مؤنث ہے اور علامت گرفت کی ہے
کس	کوہ	ایسا جیسے مہر کس - گور کس - مذکر و مؤنث ایسے رں کا لفظ لگائے گا
سد	بکر	ایسا جیسے انازد مذکر ہے اور علامت فاعل
ماں	طرح	ایسا جیسے سارا ماں مذکر ہے اور علامت صاحبیت ہے

واضح ہو کہ ایسے بعض الفاظ و مارہ ہی لکھے گئے ہیں جنکو پہلے ہی لکھنا تھا۔ مگر اس سے تشریح منظور ہو۔

اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ ہے جو کیفیت اور صفت فاعل و مفعول کو بیان کرے جیسی میں اکثر صیغہ ماضی شرطی کا اسم حالیہ ہوتا ہے۔ پس جیسا اسم ہوگا ویسا ماضی شرطی الف یا یای سرور کا استعمال ہوگا۔ جیسے جس جس نے ہوا خانا تھا مذکر اور جن میں ماضی ہستی ہوئی حالتی تھی مؤنث

اسم تفعیلی

اسم تفعیل میں اسم کے آخر آ یا یا مؤنث کیلئے زیادہ کرنے سے گھڑی سے گھڑیا۔ اور کچی سے کچیا اور سمرں سے سمر ہا اور جنت سے جنتیا بنائے گا۔ اور

گلستان یوسفستان وغیرہ مگر شبستان کا لفظ مفید الشعر میں ہی جابجا ہے
نذر لکھا ہے۔ لیکن گلزار نسیم میں مونث بنا ہے ۵ بولا وہ کہ وہی اک شبستان
شعاعہ انجمن میں قصان ۶ اگر چہ کتابت کی غلطی کہہ سکتے ہیں۔ اور دیکھا اک شبستان
ہو سکتا ہے مگر سماعت میں ہی مونث ہے۔

اسی طرح گاہ کی علامت تائید کی علامت ہے۔ جیسے درگاہ سجدہ گاہ۔ گردوق
وہوئی نے عرصہ گاہ کو مذکر بنا دیا ہے۔ اور اسی طرح زار کی علامت سبب تذکرہ
جیسے گلزار زعفران زار وغیرہ۔ مگر میر تقی میر نے خار زار کو مونث بنا دیا ہے
سوالین انکی بیان مختلف فیہ میں دیکھو۔

فصل ۷

اسی طرح بعض علامتیں اسم کے پہلے لگائی جاتی ہیں۔ اور بعض بعد۔ اور وہ
اسما فاعل وغیرہ کی کیفیت دکھاتے ہیں۔ جب تفصیل ذیل۔

کیفیت

علامت	لفظ	ترکیب	کیفیت
شہ	شیر	شبتیر	جس اسم مذکر پر شہ کی علامت ہوگی وہ مذکر بولا جائیگا جیسے شبتیر شمتوت شہباز اس سے کلانی اور بزرگی پائی جاتی ہے اور اسم مونث پر آئے سے مونث جیسے شہنا کہ نامی مونث ظفرہ اسم شب جو اونکے دیکے پہر آئین پڑے دربان کا روٹھ کر کاڑیں بجوف دل کا شعلہ خیر باہم جڑ پڑے شبتیر آہ و نالہ کہ جب پار میں پڑے اہل اہل
اہل	اقد	اہل اقد	اہل کی علامت جس اسم مذکر یا مونث میں ہوگی وہ مذکر کہلائے گا جیسے اہل شہر اہل مجلس اہل معاش اس جمعیت اور خاندانی
نوی	وقار	ذی وقار	جیسے ذی عزت ذی شان ذی جاہ
صاحب	تاج	صاحب تاج	جیسے صاحب جاہ
میر	میر	میر	جیسے میر مجلس

علامت	ترکیب	سے	کی کیفیت
حاجہ	بکتیہ	مروہ	مکر
داں	قلندار	مروہ	مکر
گاہ	سجدہ گاہ	مروہ	مکث اور عہد گاہ مسمیٰ ہے جسے گاہ مسمیٰ کہتے ہیں
ستار	دستار	مکث گاہ	مکر
زار	گلزار	ماع	مکر
ش	گلشن	ماع	مکر
سار	کوبسار	مروہ	مکر
سال	نکسال	جہاں سے نکلتا ہے	مکث
ادار	بادار	بادوں کی شکل	مکر

اور عربی کا اسم طرف مقفل ہے کیونکہ اوڑھیں پر آتا ہے بفتح ہم جسے مکث بھی کہتے ہیں
مکر محکمہ مکر محکم مکر

فائدہ اسم طرف میں اگر علامت مکر کی ہو تو مکر ہی لولا جائیگا۔ اگرچہ حور کا لفظ
مکث ہو جسے داں مسمیٰ کے ساتھ مل کر مسمیٰ وال اور عہد گاہ پر ہی کے ساتھ مل کر
برجیا۔ یہ دونوں مکر ہیں۔ اگرچہ مسمیٰ اور پر ہی کے لفظ مکث ہیں۔ اس طرح مکث
کی علامت میں ہی سمجھو جسے گاہ کہ علامت ماکٹ ہے عہد سے مل کر عہد گاہ
مکث مستقل ہوئی اگرچہ عہد مکر ہے۔

اس طرح اسم فاعل میں ہی جسے گور کن مکر کہیں گور کن مکر مکث ہیں مکر کن
کے ساتھ مل کر مکر مستقل ہوئے۔

اطلاع اسم طرف کی چند علامتوں میں کو لکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے
کہ ستار کی علامت جس لفظ میں لگائی جائیگی وہ اسم طرف مکر ہو گا جسے

نمبر	لفظ	معنی	کیا ہے
۱	مضرب	ستار بجانے کا آلہ	مختلف سنا گیا ہے
۲	مقراض	کترنی - فنجی	مونٹ
۳	سواک	وانٹون	مونٹ
۴	مصباح	چراغ	قواعد اردو میں شریعت الشعرا میں ذکر
۵	نفتاح	گنج	مونٹ
۶	مصطلہ	ضبط کرنے کا اوزار	ذکر لیبب نامی محقق کے
۷	مشعل	معروف روشنی کی چیز	مونٹ

۱۔ م طرف

اسم طرف وہ ہے جسکے معنی جگہ یا وقت کے ہون علامتیں اسکی موشال کے ذیل میں دی گئی ہیں

مست	ترکیب	معنی	کیفیت
نا	جہز - رینا	چراغ - سیرگاہ	بیان مصدر نے ظرف کے معنی پیدا کئے - اور یہ مذکر ہے
استان	دیوستان	دیو کی جگہ	مذکر
واری	بیلواری	باغ	مونٹ
شالہ	دہرم	مرد	مذکر
پن	لرگپن	طفلی	مذکر
الہ	شوالہ	مندہ	مذکر
ال	سمرال	مرد	مونٹ - اور بعض مذکر ہی بولتے ہیں
یال	دوبان نیال	مرد	مذکر - اور بعض مونٹ بھی کہتے ہیں
آبہ	آستانہ	دلیز	مذکر

میں صیر اسم فصل کی کیفیت اس جیسے سے معلوم ہوگی۔

مصدر	واحد مدر	جمع مدر	واحد موث	جمع موث
کثر	اکثر	اکثر	کثر	کثیرات
عظم	اعظم	اعظم	عظم	عظیبات
صع	اصع	اصع	صع	صعرات
علم	اعلم	اعلم	علم	علیاب

اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہے جس میں سے آؤرار یا تہیار کے پائے حائے۔ جسے کثری ہو اور ار ہے جس سے کثرے والا کسی جبر کو کثرے۔

امر کے آخری۔ قی۔ قی۔ ثرائے سے کسی فائدہ اسم آلہ کا حاصل ہوتا ہے جسے یلیں سے یلیں۔ گرد سے گردی۔ ریت سے ریتی۔ اور کسی حد مصدر اسم آلہ کے معنی میں آتا ہے جیسے یلیا معی یلیں۔ سوائے سلا کے اوں معوں میں علامت ثابت ہے۔

اور فاسی میں اسم جامد کے آخر امر حاضر ثرائے سے کسی فائدہ اسم آلہ کا ہوتا ہے جسے ماد کش معی نکھا۔ اور یہ ذکر ہے۔ اور اس بطرح ماد و ب معی حار و اور یہ برٹ ہے۔

اور اسم آلہ عربی کا مفعول مفعول معالی کے وزن پر آتا ہے معی اور اسکا مفعول م م رادہ مکور ہوتا ہے جیسے مشغل مصقل مصرات اور در معالی کے وزن کا اسم آلہ بہت معنی ہے۔ اسکی فصل صوہ اس کو مکر

ہنسیل - یحیل - اور گایت کے قیاس پر بھالک - ہسک - پوچک وغرہ
درست نہیں - اسنو کلام الستا -

اردو زبان میں فارسی زبان کے اسم فاعل ہی بہت مستعمل ہیں - اسم فاعل فارسی
کی دو قسمیں ہیں - اسمی اور ترکیبی - اسمی وہ ہے جو امر واحد کے آخر لفظ مدہ
یا آیا ان بڑے کرساؤن جیسے حوہدہ دانہ - حدان اور ترکیبی وہ ہے کہ جو
اسم کے آخر ان الفاظ مذکور میں سے صیغہ واحد امر حاضر یا گار مند ور
ماک - گیس - یان وغیرہ کوئی لفظ نہ کر اسم فاعل سالیں - جسے نقشہ دل سے صیغہ

۱	امر	تبعون	فلا تریلا	ایسے اسم فاعل ہیں کہ کیلئے لفظ رد لگائیں یا لگائیں مگر
-	ملح	ساز	طیع تریلا	مگر نہ کیلئے لفظ رد نہ ضرورت ہے رن سبحان
-	دستار	کری	مندی	اسکے لئے کسی سوٹ کیواسطی ہی لگاتے ہیں جسے دستار
۲	مگر	رڈر	سومار	اسہن ہی سوٹ کے لئے ن لگاتے ہیں جسے رڈر
۳	مند	حرمید	عقل والا	دستور مرد و رن لگاتے سے مذکور سوٹ کا مری
۴	کار	مدنگار	مدنگار	ایسا
۵	ور	ہزور	ہزور	ایسا
۶	ماک	غماک	عم والا	ایسا
۷	گل	علکین	-	سوٹ کے لئے لے مکتفی ہی بڑاتے ہیں جسے علقہ
۸	مان	فیلان	دہنی	سوٹ کیواسطی مان کے آگے ن بڑا کر فیلان
				دراس شترمان ہی کہتے ہیں - بخلاف تہران

اسم فاعل عربی

اردو میں اکثر عربی کے ہی اسم فاعل مستعمل ہوتے ہیں نقشہ ص ۴۱ سے ص ۴۲

یا ہی معروف سے یعنی والی کہا جائیگا۔ اور جمع مونث کے واسطے والی کے علاوہ
ان بڑے والیان کہا جائیگا۔

اور کبھی فعل یا اسم کے آخری یا آ زیادہ کرنے سے اسم فاعل بنایا ہے۔ جیسے
بھکاری۔ لالچی۔ ہندی میں۔ اور گویا۔ پیرا۔ فارسی میں۔ مگر یہ مذکر مونث
کے لئے یکساں ہیں۔

اور کبھی ہندی مصدر پیرنا سے پیرا لیکر اسکے آگے ک بڑا کر پیرا کہتے ہیں
یہ بھی مذکر و مونث میں یکساں ہے جیسے پیرا مرد۔ پیرا عورت۔

اور کبھی اسم کے آخر لفظ جی مڑانے سے فائدہ اسم فاعل کا ہوتا ہے جیسے خزانچی
مشعلچی۔ کبھی اسکو مذکر و مونث کیلئے یکساں بولتے ہیں۔ کبھی مونث کے لئے
جی کے بدلے ن بڑا کر مشعلچن کہتے ہیں۔

میرا نشاء اقد خان دریاوی لھاؤٹ میں لکھتے ہیں کہ فاعل کے اقسام میں یا اصل
ہوگا۔ اور اصالت سواہی اسم جامد کے دوسرے میں نہیں۔ یا غیر اصل اور وہ
اسم فاعل اور صفت مشبہ اور سبائوہ اور اسم مفعول ہے۔

فائدہ لفظ والا کہ اسم فاعل مذکر۔ اور والی کہ اسم فاعل مونث کیلئے ہے
یہ لفظ کے ساتھ مل سکتا ہے۔ جیسے کہنے والا۔ جاننے والا۔ گھاس والا
روٹی والا مکان والا کہیت والا۔ اسکو مونث کیواسطے والی کرلو۔

جملہ صیغہ صفت مشبہ کے کہ وہ ہلگو۔ ہلگوڑا۔ ہلگوڑ۔ رورو۔
دبیل۔ مریل۔ گایک۔ چکریا۔ راک۔ کھلاڑ۔ نکیل۔ رسیلا۔ رنگیل۔
سجیل۔ ٹھیل۔ کھلندیا۔ مرجوڑا۔ جھلا۔ اوچکا وغیرہ۔ اب انین جسطح

ہلگو اور ہلگوڑا ہے اسکے قیاس پر۔ ہلگو اور ہلگوڑا۔ اور لوچو اور چھوڑا
پنی نسنے والا اور لہجہ والے۔ صہج ہنن۔ اسبطح دبیل کے قیاس پر ہلکیل

ماحصل حاصل

فیصل صغیر

قطع کو سرد - گفت و شنید - تراش حراش - دلو گیر - گیر و دار - دوادوس - بہت دلوو - یہ سب موسات میں ہیں -

مذکر حاصل مصدر ہندی فارسی کی مثالیں

چڑکا	آتش	مشتق حرام میں غلو فتاویٰ	چڑکا و چوڑا ہے جس پر گلا کا
چلن	سرق	ادار میں ہر چیز کو لے کر	منہ جاندی چلے میں چلن لگائی
ملاپ	ظفر	غیر سے چپ کر کیا سارہ لگا دیکھ	اور ہم کر کے توڑ دیکھ سوچ کے
دماو	ظہر	دلو سر کا تم ادھارتہ دماو کس کا	سب مل لکے ہیں بھگو دماو کس کا
دکھاو	ظہر	اپنے کو تھے پہ چمکی آجے دلو لٹنید	دیکھا اوی رہے شیش تھے دکھاو

فارسی حاصل مصدر معید الشواہین مذکر است آمد سود گداز رہی ہے -

عربی مصادر کا حاصل مصدر

مصادر عربی کو اردو والے محالے حاصل مصدر کے استعمال کرتے ہیں جیسے
صرت کے معنی مارنے کے ہیں اور کے معنی مار یا جوت کے لئے ہیں - اور یہ مشتق
ہے - ہیرا میں ۵ حروف کے ہیں دم مد جوئے حرکت اور کی + تراش رہی تھی کا وہ
مرے اور کی +

اسم مشتق کا بیان

اسم مشتق کی سات قسمیں ہیں - اسم فاعل - اسم مفعول - صفت مشدہ - اسم
آسم آلہ - اسم طوف - اسم حالیہ -

اسم فاعل

اسم فاعل وہ ہے جو فاعل کی ذات کو متلاوے - اکثر ہندی میں مصدر
یا حاصل مصدر کے آخر لفظ والا ٹرنے سے اسم فاعل بنتا ہے - مگر مصدر کا
الف مذکر واحد جمع میں یا سے جھول سے بدل کر لگا - اور موٹ واحد کھلے

مونث حاصل صدر ہندی اور فارسی کی مثالیں -

نار	رند	عشق ابرو نے مجھے ڈال دیا نر غم میں	حسرت دیکھتا ہوں امارے ہمارے گوار کی
چمپیر	صبا	عرش تک نالے ہمارے جاسکے	چمپیر چرخ کینہ جو ایسی بہن
جال	ناخ	ہر قدم پر یہ ناز سے کب کب	کبک نے تیری چال اور آئی ہے
النوان	رشک	جتنے کروں گناہ کبیرہ ملے ثواب	کہتے ہیں النوان اسکیو کبیر کی
بیاس	ایس	سب بیچ ہے گر سب اس بچہ کی بھائی	اب وہ کرد حسین کہ رضا مند ہو جانی
برداشت	ناخ	لطف شراکت ہے خبر مجھ کو بلکہ نفی	برداشت ساقیا بہن مجھ کو خار کی
مرد	ناخ	گو ہر گوش صنم کی آب کا یہ عواثر	سنبڑہ خط نے جو کلام نیر خود آغاز
ست	صبا	تن کو کیا دہوتا ہے دلو پاک کر	اے تجس یہ شمت و شرا بھی بہن
عید	بحر	تری دید اے بت جو حاصل ہوئی	یہ بتلی تمشے کے قابل ہوئی
آمد شد	اسیر	آمد و نفس جذب کی بیکار بہن	حال آئندہ درفتہ کم خبر دیتی ہے
گفتار	ناخ	ہوئی مانند ابر گوہر بار	لب معجز بیان سے کی گفتار
گفتگو	ایس	گلشن میں صبا کو حنیو تیری ہے	بلبل کی زبان پہ گفتگو نری ہے
تیزی	دیر	یہ عمر کی جلدی نہ یہ تیزی بھائی	لاتا ہے خبر دم میں ابد اور ازل کی
خاموشی	ناخ	کہوں نہ خاموشی خوش آئے بل تصور	لطف کیا میری طرح جو آہ بے تاثیر کی
کاوش	بحر	اچھی بہن کاوشین رقیبو	کاشتے بوکر کوئی پہلا ہے
کشت	دیر	کچھ کشتی تیغ نے کی اور کچھ اونے تلوار	آخر کار ہر اتس سے سراکار ابد
گردش	ناخ	بہر پردہ سے عبث گردش جوان پر	کسے طفلی بن پہلا تدبیر کی تہی شہر کی
گرما	بحر	ہم زحمیوں کے ساتھ نہ رکے گردن	کمان پر اپنے دل کا گالے بخار عائد

از مضید الشعرا - آمد و رفت - زد و کوب رفت و زوب زد و گشت تک و دو
 راز و خرد و زرافت گشت و زنجین بود و باش گشت و زرافت حیت و غیر -

حاصلہ صدر فارسی کا بیگانہ

فارسی کا حاصلہ صدر ہی اردو میں مستعمل ہے اور بڑا قبیح سا ہے اور اردو میں اس کا استعمال
 یہ ہے کہ علامت مصدر فارسی یعنی وں یا تے سے نوں دور کر بیچے اور جو
 صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا ماضی رہتا ہے اکثر وہی حاصلہ صدر ہوتا ہے جسے
 وعدہ سے دیدہ طریقوں سے خرید۔ وروقت سے ورت۔ اور کسی دو صیغہ ماضی
 مطلق کے جو معنی ہیں متضاد ہوں فایده حاصلہ صدر کا دیا ہے جسے نوشیچہ اور
 آور ورت۔ اور کسی ماضی اور امر کے طے سے فایده حاصلہ صدر کا ہوتا ہے جسے
 حسم۔ اور امر واحد حاضر کے آخر شش ماضی مکتور یا تے یا تے یا تے راہ
 کرنے سے ہی حاصلہ صدر بنتا ہے جسے حوامیش۔ سفارش۔ ادریت۔ حاموشی
 وائانی۔ نقص اوقات صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر لفظ آریا کی زیادہ
 کرنے سے حاصلہ صدر ہوتا ہے جسے رفتار گنتار آسودگی فرسودگی۔ اور کسی
 حرف تہ یا جی اسم صفت وغیرہ کے آخر ثرائے سے ہی حاصلہ صدر کے حامل ہوتے ہیں
 جسے گرتی سردی مائی۔ اور کسی امر کا صیغہ جو فایده حاصلہ صدر کا دیا ہے
 جسے خواب شتاب۔

ہر حال حاصلہ صدر بہی ہر حال یا فارسی۔ اردو میں بہت محبت سے مستعمل ہے اور
 بہت دیکھی۔ اور بعض مشترک اور مختلف۔

تنبیہ بعض ماوراء النہر کو خیال ہے کہ حاصلہ صدر کے آخر تہ یا تے یا تے
 آئے وہ موٹ ہیں۔ حالانکہ یہ خلاف ہے۔ بلکہ جس کے آخر مائے نامت یا تے
 مصدری عربی یا۔ شش حاصلہ صدر آئے وہ لفظ موٹ ہے کہ کس الفاظ
 درجہ عرش و شش و طیرہ ثابت ہیں ہو سکتے اس طرح ث لہ ۔
 ہی ہے۔

یا اکثرین۔ دو ایک لے ہوتاو سے سند نہیں ہو سکتی۔

بیان حاصل مصدر بندہ کی اسمبانی کی صرفہ و نحو

جانا چاہیے کہ مصدر دلالت کرتا ہے فعل کے صادر ہونے پر۔ فاعل سے۔ باور سے قائم ہونے پر فاعل کے ساتھ جیسے کھانا یا کھانا اس بات پر دال ہے کہ یہ فعل زبردست مثلاً صادر ہوا۔ اور مرنا اور جینا دال ہے اس امر پر کہ موت اور حیات مردہ بازوہ کے ساتھ قیام رکھتی ہے۔ اور ایک کیفیت نفس الامری اس سے مفہوم ہوتی ہے۔ جو اسم اس پر دلالت کرے اس کو حاصل مصدر کہتے ہیں۔ اور اس کی بنائیں لاتعد ولا تخلف ہیں اور سماعی ہیں۔ بعد تبع اور استقرار کے معلوم ہوا کہ علامت مصدر کی گرانے کے بعد باقی رہتا ہے۔ کبھی وہ ہی حاصل مصدر ہوتا ہے جیسے کھانے سے کھاؤ اور مارنے سے مارو اور بیٹنے سے بیٹو اور لوٹنے سے لوٹو اور کاٹنے سے کاٹو اور اوتارنے سے اوتارو اور بگاڑنے سے بگاڑو اور اسطرح سوار اور سپاہ اور تسمیہ اور تسمیہ اور حیت اور ہار اور کبھی اس کے بغیر من وادف زیادہ کرتے ہیں جیسے لگانے سے لگاؤ اور چرمانے سے چرو اور دبائے سے دباؤ اور بچانے سے بچاؤ اور کبھی الف مع الواو جیسے سمعنے یا سمیعنے سے سماع اور پھیلنے سے پھیلاؤ اور رہنے سے رہاؤ اور اوجھنے سے اوجھاؤ اور الف اور بائی فارسی زیادہ کرنے سے جیسے نلنے سے نلاپ مگر زیادتی ان دو حرف کی سوا ان لفظ کے اور جگہ نہیں دیکھی گئی۔ اور بعضی اسماء جامد کے اخیر من الف اور بائی فارسی مع الف ہی لاتے ہیں مثلاً بنانا بنیو بہن بنانا ایک عورت کا دھری عورت کو۔ اسطرح ہنسنے سے ہنسی کہنے سے ہنار بڑانے سے بکری اور بڑھنے سے بڑھتی اور بہنے سے بہتی۔ اور کبھی اسم جامد ہی بڑانے سے جیسے سٹھرا سے سٹھرائی اور کبھی اسم جامد سے حاصل مصدر بنانا بنیو بہن۔ جیسے پھیل پھیل۔ اور جب اونٹ کے اخیر من الف زیادہ کرتے ہیں تو

جیسے چال - دال - موٹ -

اور کہی اسکے آخر لفظ ہٹ یا آتی بڑانے سے جیسے سرراہٹ -

حس - کھلائی - پلائی موٹ -

تنبیہ صاحب کار آمد شعراے معنی میں لکھا ہے کہ جس کلمہ صدی کے

آخر میں نوں صدی آتا ہے وہ موٹ استعمال پاتا ہے مانند انیشین - اوکس

جلن - سوچا - دہرگن - پھرگن - پگن - وجرو کے سوا ہی جلن کے کہ مرکب ہے

کہ صاحب قواعد اردو کے نزدیک اور میرے عہد میں یہ حاصل صدی نوں صدی کے

کی کیا صورت ہے

اور کہی صیغہ امر واحد کے آخر ن ماعطوٹ یا آتی یا پلائی سے ہی حاصل

صاحب جیسے لگان اوراں سخاوت سخاوت پلاس طاب موٹ +

تنبیہ کہ طاب صحاب میں مذکور مستعمل ہے - طر غیر سے ملکر کیا سارا

لگاؤٹ کے طاب + اور جیسے کرتے ہو تم دیکھو سو چھکے طاب + پہلی کی مثال ہے - اور

لکھو کی مثال کیلئے مغیرہ الشعرا طاب لکھو کا ص ۱۹ دیکھو - عرض دونوں ملے مرکب ہے +

اور طاوت کو موٹ لکھا ہی لوتے ہیں -

اور کہی حرف تن پہل ماتی اسم صفت وغیرہ کے آخر آئے سے فائدہ حاصل صدی کا

ہوتا ہے جیسے شحاس کھاس کھاس کھاسی بری وجرو -

تنبیہ مرا جمع سوائے ایک تصیدی من فامیہ کے لئے حاصل صدی ملانے میں

جیسے زنت کسکت مرہب اگرنت پھرکت مرکب کدنت کرکت

دکنت وجرو - اور شیخ محمد طاب شاد لکھو الشوریہ میرد مرنے ہی ایک تعلیق

اور ایک تصیدی من کسکت اتقدنت وعزہ لائے ہیں - یہ حاصل صدی

اہل زبان میں - کیونکہ اہل زبان جمود معنی سے مراد ہے اور استعمال اور کلاس میں چاہے

فَعُول ۵ ناسخ ۵ دکنائی دیکھا فلک ایک ٹھوکر کا بول ۵ ہمارے روزی سے جسد و قوایں ہوا ۵
مِفْعَال ۵ ناسخ ۵ کس کو آنک رسا تو ہو سکے تو عرش پر ہی ۵ عزیز و گربین سراج مکن عرش اعظم کا ۵
مَفْعَل ۵ وزیر ۵ جسم کو جبر نہیں ہوتی پر بے تحریک روح ۵ پاؤں سے راکب کے چلنا پریر کہ کب کا
مَفْعَل ۵ ناسخ ۵ ماسینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہوا کھا ۵ طلوع صبح بچتر جا ہے میری گریبان کا
مِفْعَل ۵ گویا ۵ آہ موزوں کے ساتھ نالہ کروں ۵ خوب مصرع ہے یہ برابر کا ۵ ناسخ
مَفْعَل ۵ نہ فلک انگو سمجھنا کہ برائے حیدر ۵ سات زبون کا کیا حق یہ سن سہرا
مَفْعَل ۵ امانت ۵ اوٹا با خاک سے سہراوے جو غم گشتہ کا جک کر ۵ ہوا سیدہ مقدر آج اپنی بخت
واژوں کا ۵

مَفْعُول گویا ۵ ہے جو مضمون فتنہ انگیز اوسین تیری چال کا ۵ اب زعم شر میں ہی
خوف ہے ہو خیال کا ۵

ان سب اوزان میں ایک بات کا خیال ضرور ہے یعنی جبکہ آخر ہر اونکے باری معروف
ہو۔ سوٹ ہوئے ہیں۔ جیسے ترقی۔ تانی و غیرہ۔

حاصل مصدر کا بیان

حاصل مصدر وہ ہے جو کیفیت معنی مصدر کی بتلائے۔ اور طریقہ بنانے کا صلیقہ
یہ ہے کہ اردو علامات کے دور کرنے سے جو صیغہ واحد امر حاضر کا بنتا ہے۔ اکثر
وہی حاصل مصدر ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اوسکو اہل زبان ہی حاصل مصدر بولتے ہوں
جیسے لوٹنا۔ مارنا۔ دوڑنا۔ چھیننا سے لوٹ۔ مار۔ دوڑ۔ چھپٹ حاصل مصدر ہے
سوٹ۔

اور جس صیغہ جمع امر حاضر میں تہزہ ہو۔ اوس تہزہ کو دور کرنے سے اکثر فائدہ حاصل
حاصل ہوتا ہے جیسے چڑاؤ۔ دباؤ۔ بجاؤ۔ جتاؤ۔ یہ مذکرین
اور کچھ صیغہ واحد امر حاضر کے اول حرف کے بعد الف کے زیادہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے

فَعَلَ

مَعَلَ

فَعِلَ

مَعَلَ

مَعَلَ

سوا ہی جمع و جمع - گویا ۵ محمد میں اور او سے اس اب الیہ ہے جو علم تھا +

وعل ہو سکتا ہیں یہ بھی پیام کا +

سوا ہی خبر و نظر و سحر - ماسح ۵ پا کاں لزل کو ہنس پر دے مری + عسی کو

تندید کہ ہولے پوری کا +

سوا ہی خبر ماسح ۵ اشار دیکھا کہ عیاں ہل لے سے ہے + مسکس کے بعد

و کرشمہ واسر کا +

ماسح ۵ عم دیار سج دیا نہ دو یاد واع دما + ہو سکیں محسوس کلسری حسابوں کے

ماسح ۵ سکڑوں آہیں کرں برادر کما آفلر کا + برخواستہ دل دے ہے نفس

تزار لڑ کا +

تندید صاحب دو ہیکر کی یہ مثال نقص کی شک ہیں - کوئکہ نقص

نقص ہوں ہے - کہ المص ہوں - چنانچہ متعس ہے نقص بالغہ کم کردن

و کم شدن و کمی - فلا اسکی مثال شربت - قوت نقد و عیرہ ہے - سدر کے شعر

اس کتاب کی فصل سوم میں ملے گی -

آتش ۵ ایک عالم میں ہو ہر جہد مسیحاششورہ + ہم ہمارے نگو خضار ہے

کہ رہتا +

ماسح ۵ ایک کاچہ نفس جانی نہ کوئکہ دوسرا + عرصہ امکان میں قیاس ہے

یہ حکم کا +

نقص مولف کتا ہے کہ مدواں کی مثال ہی صاحب دو ہیکر ہیک

ہیں دی - کوئکہ مدواں کی مائے تمنای ساکن ہے اور فعلوں کا حصہ کس

ماسح ۵ ہیں ہے معتقد مراد حاسد کو کما غم ہے + ہوائے سجدہ

المیں کیا نقصان آدم کا +

فَعْلَان

فَعِلَان

فَعْلَان

اب کتاب دو پیکر سے تذکرات مصارع عربیہ کی کیفیت لکھی جاتی ہے۔ وہ لکھنے میں کمزور
اسامی عربی ذکر ہوا کرتے ہیں۔ سوا بعض کے۔ پس اس تفصیل کیلئے عربی اوزان مقرر کر کے
ہر ایک کی مثال مع استثنای الفاظ شاذہ نیچے لکھی جاتی ہے۔

گویا ۱۔ طایر جان کو نامہ بر کیجے ۲۔ کون احسان لے کو ترکا ۳۔ غالب ۴۔

اِفْعَال

واجر میر تر الاضاف مشربین ہو ۵۔ اب تلک قویہ توقع سے کہ وان ہو جا سکا ۶۔

اِفْعَال

سوا کے احتیاج۔ احتیاط۔ مذکر کی مثال بن ناسخ کا اشتقاق والا شعر دیکھو ۷۔

اِفْعَال

کیم دہلوی ۸۔ مدین گذرین کہ اطمینان او کا کر دیا ۹۔ نالہ بے سود نے فریاد بے تاثیر نے

اِفْعَال

گویا ۱۰۔ انقلاب عشق آخر خرچ سے دکھلا دیا ۱۱۔ یعنی وہ لیلی شامیل ہی مرا محزون ہوا

تَفَاعُل

اسیر ۱۲۔ قیاس ہے بند ہی ہے درج کے دم آگہ پر پٹی ۱۳۔ ریلین طلحہ حسرت دہرا

فان کا ۱۴۔

تَفَعُّل

سوا ہی نوجہ و توقع و نمانا ۱۵۔ بہا گشت پر تھجا ب کما یاب ۱۶۔ ترصدیل کو فضل گل کی آگ

فَاعِل

ساک ۱۷۔ نری غم میں جنون باطن ظاہر کئے یکساں ۱۸۔ دل صد چاک سے بد نری عالم جیسا

فَاعِل

ساک ۱۹۔ نہیں آئے تو کہ کنا کہ فغان سے ساک ۲۰۔ باعث برہمی عالم بجا و ہوا

لیکن یہ اکثر تاج رہتا ہے اپنے مدلول کے مذکور تائیت میں ۲۱۔ جیسے کہتہ میں فلان

مرہ عالم تھا۔ اور فلان عورت عالم تھی۔

تنبیہ مولف کتاب ہے کہ باعث کا لفظ خود مذکر ہے اسکو عالم کی طرح نہ سمجھنا چاہیے

سوا اسکے عالم مذکر کے لئے ہے اور عالمہ مؤنث کیواسطی ہے۔ فلان عورت عالم تھی

نادر عالم کا محاورہ ہے۔

نَعَال

ناسخ ۲۲۔ دیکھا جو دو پہر کو حلال آفتاب کا ۲۳۔ آیا وہن خیال کسی نقاب کا

فِعَال

سواے مثال کے۔ اور نقاب مشترک ہے۔ غالب ۲۴۔ یہ نئی ہماری صنعت

جو وصال بایہوتا ۲۵۔ اگر اور جیتے رہے بھی انتظار ہوتا ۲۶۔

مستثنیات	مثال ملکات	مصد
مفعّل - مرفّ	محلّ - مرفّ	مفعّل
نفعّد - علم ہو کر ایک مفعّد کا نام	مرجع - مفعّد	مفعّل
اصلاح - اوراق - مگر اتحاد سر کر ہو	احسان - اصاف	افعال
	الصراف - احراف	انفعال
توقع	لصرف	تفعّل
	تسلّ	تفعّل
احتیاج - احتیاط	اشتیاق - استحا	اقتیعال
استصلاح	استخراج	استیعال
لواصح	تفاوت	تفاعّل

مستثنیات کی مثالیں۔ کلام اساتذہ سے

یا ر کھئے گا۔ احسان میرا	نوسہ دیکھو صا کئے ہیں	صا	احراں
اب تک تو یہ توقع ہے کہ ماں ہو گا	واو کر میرا ترا اصاف مضمین ہو	قال	ابھراں
انتظار مرگ نہایا اشتیاق حوا	رات محکو تیرے آئے سے حوا بیتی ہوئی	ماصح	اشتیاق
ہوئی کچھ اتنا آوارہ بس کی	ترشح حب ہوئی ارہوس کی	تسلیم	ترشح
ہل گیا کسکو توقع تھی مریطے کی	خمد طحی سے لگا ہے بے لعل کا	رد	توقع
شعلیں نالہ شکیبے لے رہے ہیں	تو آئے توشت تار میں اب	ناصح	رشوعل
اصلاح جتنی ہو مجھے ایسے داع کی	شاعر ہوں تو بے شک کہ میں	امش	اصلاح
دست حوں نے حوں کی ادا کیا	ماقی رہا تاجیب شوگر و اوڈا	عذیر	ایہاد
حنات کی اداک الہ الہ کو	کیا خاک سے ایک الہ الہ	سحر	ایہاد
سمجھ کو احتیاج ہے اول اللہ کی	ساتی ہیں تو لطف ہو کیا حرم کا	رو	احتیاج

رکتا ہے۔ یعنی جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یا اسے معروف ہو موش ہے +

افعال کبیر اول۔ اگر ان کے آخر میں الف ہو جیسے ابتدا التجا انما ابتدا وغیرہ تو موش ہیں مگر شاذ جیسے ایفا اور البیاض اکثر ہوتا ہے کہ جب ان میں بعد الف کے **افعال** حاصو حطی باءے ہمز با عین تملک ہو تو بھی موش ہوا کرتے ہیں جیسے صلاح

افعال اطلاق اگر آہ وغیرہ بیان تک بیان صاحب دو پیکر کا تھا۔ اب مولف اون مصادیق عربیہ کا ذکر کرتا ہے
مواوئے مستثنیات کے

مستثنیات =

مثال مذکرات

مصدر

تقر

فَعَلَ

علم

فَعِلَ

سک

فَعَّلَ

حساب

فَعَّالٌ

قبول

فَعُولٌ

وَحُولٌ

فَعُولٌ

جران

فَعْلَانٌ

جران

فَعْلَانٌ

عمران

فَعْلَانٌ

حقان

فَعْلَانٌ

دعمرے

فَعَّلَ

سوال

فَعَّالٌ

ترجمہ

فَعَّلَتْ

اب اس موثبات کے مستثنیات کی مثال چلیں

سُرب	آتش	سب دلوں سے حال ایسی چاکلی ہوئی	صبر نے راہ خدا سُرب و وصل دیا
وصال	عالم	ہر سہی چار ہی قیمت کہ وصال مار ہوتا	اگر اور جسے دتہ ہی انتظار ہوتا
خلعت	امیں	روس تما شمع طوطے پر تو حضور کا	خلعت مار میں محدس کو نقد کا
رق	ع	غامہ داعون کا ملا طلع ہوا باما	

تنبیہ مکر میں دہلوی نے خلعت کو موت مانا ہے۔ ۵ اور ریریلد یا بیگم
الغافل شہی سارک ہو + کارگاہ سپہر کی ہر روز + جگو خلعت سنی سارک ہو۔ حالانکہ
یہ جہور کے خلاف ہے۔

اور حلال کسوی نے اور ہی مستثنیات لکھے ہیں۔ رایت آلت کت است
جکت بعد اترت۔ واضح ہو کہ اس حص لفظ ایسے ہیں جو عربی ہیں جس
ت جکت اترت نہ پہنچی مگر نا سب سے مصدری علی انکو ہی اسی میں سار
مکر ایسے ہیں + رایت کی تذکر کی مثال۔ ہو ۵ ساتھ رہتی ہے ہدیہ موج تانید حوا +
رایت عالی ملے در التسم کا +

تنبیہ حاتم حلال نے کتب کو بھی مذکر لکھا ہے حالانکہ مکہت کہیں مذکر میں
سناگنا۔ یہ اوکاس ہو القلم ہے یا ادعا۔ حاتم حکیم طلف صحت اسیر و اتے میں ۵
گل میں خوشو ہے مگر کسبہ یہ رنگت تری
اس کتاب دو سیکر میں چھو تہات مصادر عربیہ کا ذکر ہے +

موثبات

تفصیل سوا و نفود اور یکس کے تاشیح کہ ای بار سے مجھے یوسف بخائے + تفسیر
ہوں اگر حوا و وصل کی + صراطے توس مشکین سے اب اوس ترک کے تفسیر دی +
حد میں شمرے یہ آپوسے حق کے ہاتہ پاؤں + طام چاہئے کہ ہر فرد اوس کلمہ سے علاوہ

مستثنیات

مثال و ثبات

مصدر

فعلیت

انتہا

فَاعِلٌ

عاقبت

فَعَالٌ

دلائل

فَعَالٌ

کفالت

فَعَالٌ

بغایت

مَفْعَلٌ

مرحمت

مَفْعَلٌ

سوفت

مَفْعَالٌ

میزان

مَفْعَلٌ

تکرم

مَفْعَلٌ

تکرم

مگر آتش نے اسکو نذر باندھا ہے

مگر تعویذ - تمکین -

اب مثالین اسکی جبقدر ملیں ہیں لکھی جاتی ہیں + + +

فست

ناسخ

کرتے ہو تعمیر اور دن کے لئے ضروری

حکمت

صبا

سمجھ عین تقدیر تندرست ہوا اسکی

خلقت

ولہ

نہ کیوں بوتراب اسکو کہتے تھے

مرتب

ولہ

مسیحا بھی الکن فلک سے اوتر کر

حکومت

افضل

ہر مکان قصہ میں ہے کیا ہر حکومتی

ذخیرت

اسیر

تن پاک کا کس طرح سایہ ہوتا

حالت

ناسخ

کہو پیا میر کہ بیان تو ہے آج کل

ساجت

بحر

سیندور کے نقشہ میں دیکھی ہو غلی

حکایت

اسیر

ہیابان بیابان فسانہ ہے میرا

حقیقت

ولہ

اول و آخر ہے کیساں سچ کا اعتبار

غافل تو کو ملی قسمت کی ہے

مشیت ہے خالق کی حکمت کی

کہ آدم سے پہلے ہی طہفت علی کی

لگائے آگہوں سے مرتب علی کی

خسر میں سودا ہے تراولیں مشیت تری

خدا کو نہی منظور وحدت تمہاری

عالت و مان تباہی بنیاد جلی

مشعل کی اوچھیں راہ میں حجابیں

گلستان گلستان حکایت تمہاری

ہے حقیقت ایک لفظ و نین کہ اوشاہ کی

یہیں میر
 ورمصا درمیں سے رشک لکنوی نے جھٹکن کا مصداق لکھا ہے ۵ کھانے میں
 بودہ کھانا تو سنا کہ کھانے کا ۵ خیال بچھن سودا پر خام ہونا ہے ۵ اور شاید شاذ و نادر
 اور کوئی مصداق فارسی ہی لکنوی میں شغل ہوا ہو۔ مگر دہلی والے ہر مصداق فارسی کو اس حال
 لکھتے ہیں۔ غالب ۵ تمار سوجہ حروف مت مشکل پسند آیا ۵ تماشائی بیک کف
 مردان مدد پسند آیا ۵ موسم ۵ من ہلاک اشتقاق طرہ کشن ہو گیا ۵ دوسری
 بیانی کہ ایسا آپ دیکھیں ہو گیا ۵ ولہ ۵ دھڑے کی حواس عیب دیکھتے ہیں ہزار ۵
 خود دست ہمارے ہے سودا کشن ہے ہزار ۵ ولہ ۵ ہے گریبان گیران نارتھ مال
 ملک ۵ حی طبعین باطن ویر آدن کی فکر میں ۵ ولہ ۵ دوست و ناز ہوں اوس
 تر وے عرق کو نہ کرے لاش ہی میری ہانا بعد مردوں آب میں ۵ تلبیہ لکھ کر
 کسی سے مل کر کاغذ کے مسمیٰ کیا ہے وہ دہلی و لکنوی میں یکساں شغل
 ہے لکنوی میں شغل سرور اعلیٰ و عروج ۵ اسکا مایاں شغل کی بحث میں ہوگا۔
 کے مصافحہ میں بعض سوٹ شغل ہوتے ہیں بعض مارک
 سے فعلت کے ورں پر رحمت اس میں ایک جدول لکھا ہے
 جس سے حقیقت معلوم ہو جائیگی۔

مستنبات

مگر وصال

مصلح	ترتیب
فعلت	فعلت حوت حکمت حلقہ
فعلت	فعلت - رت
فعل	سبب
فعلت	حکومت
فعلت	مردت
فعل	سبب و دل

اتنی باتیں ہوئیں۔ اویسی جگہ پر مشورہ۔ اوتنی چیزیں ہیں کما ہوں۔ حقیقی کعبت ہی ہندی
 جتنی صورتیں ہیں۔ کتنی بات ہے۔ کتنی باتیں کرتے ہو۔ واحد مذکر و مؤنث میں ایک
 لفظ ہے۔ شریک۔ اور جمع مذکر و مؤنث میں ایک ہی لفظ ہے۔
 فائدہ اور کبھی کیسا اور ایسا کی جگہ لفظ کیا اور یہ لانے میں خود ذکر اور مؤنث
 دونوں میں کام دیتا ہے۔ و کھو فائدہ صد و ست و کم۔ و صد و ست و دوم۔

مصدر کا بیان

مصدر وہ ہے جس سے فعل اور اسم شق مناسبت حاصل ہو۔
 مصدر کی دو قسمیں ہیں لازمی متعدی ہاں پر زیادہ اس میں کیا کر پڑی
 فائدہ اردو میں مصادر ہندی فارسی عربی تینوں استعمال ہوتے ہیں۔
 فائدہ اکثر مصادر مصنوعی ہیں جو عربی فارسی لفظ سے یا علامت مصدر
 ہندی لگا کر معاً لے لئے ہیں۔ دراصل یہی مصادر اردو ہیں۔ اور یہ تہی قسم مصادر
 مستعملہ اردو کی ہے۔ جیسے تحصیل۔ لفظ تحصیل سے بنا گیا۔ آتش
 شعلی و کھو خود لے لے وہ اسے تحصیل ساری سرکاروں سے ہے عشق کی سرکار
 قہر لیا۔ وہ مانتی ہی حب حمل قبولی سرسوں آٹھو ہیں س کی سولی + نسیم
 دلا۔ نہیں جس گل کھلاتی ہو کیا کیا بدلتا ہے رنگ سماں کیسے کیسے + آتش
 فرما۔ مرا ہے مزاج ہماں کا حال کچھ سنئے ہیں اس کو کہ اور پکا تباہی + سحر
 فائدہ کل مصادر ہندی اور فارسی مصنوعی یا مصنوعی اردو میں ذکر کر لے
 جاتے ہیں۔ اور جو لفظ اس کے ساتھ مذہب لگا کر پڑا اس کا اگرچہ مؤنث ہو جسے

نوش حاتم سے ملتا ہے وقت اسکا ہے آندہ + یہ دلیل اس کا غائب نہ رہا جا
 توڑا + سچ ہو گیا ہیں وقت حاتم اسکا اتراں + توڑا شکل ہاں اس کو دیکھ کر
 آنا شکستہ شکل اس ترک کا حال کا آما بھرا + دل ہوا تر حادث کا شام بھرا

میرا - میرے - میری واحد کے لئے ۶ ہمارا - ہمارے - ہماری جمع معلوم مذکر مثنوی کیلئے۔
تیرا - تیرے - تیری واحد متہارا - ہمارے - ہماری جمع مخاطبہ کو مثنوی کیلئے۔ اور
اوسکے - تو سکی - واحد اور تگا - اوسکے - اوکی + جمع غائب مذکر مثنوی کو واسطے۔

اسم اشارہ قسم سوم معرفہ

اسم اشارہ کے چار لفظ ہیں کہ تو واسطی وریک کو کہ یہ واحد + یہ جمع کیلئے۔ وہ
واسطی بعد کے وہ واحد + وہ جمع کیواسطی + اود یہ مذکر مثنوی کیلئے کساں
ہوتے ہیں۔ **تنبیہ** یہ اور وہ صیغہ متروک ہیں (دیکھو صیغہ کا بیان)۔
وہ صیغہ کے استعمال کی مثال صبا کے شعر سے دی گئی ہے + یہ کائے بے کی مثال
خالد کے شعر سے دی گئی ہے۔ **تذکرہ** کہیں اوسکے دست مارو کو + لوگ کہیں مخرج طر کو
دیکھتے ہیں +

اسم موصول قسم چارم معرفہ

اسم موصول کے دو لفظ ہیں جو اور تعلق مگر ان کو بھی استعمال ہے۔ **حک** اسکے
آخر کو کوئی حرف مصوی ہیں آتا ہے۔ واحد جمع مذکر مثنوی کیلئے کساں بولا جائے
اود جب کوئی حرف مصوی آتا ہے تو لفظ جو مذکر واحد مذکر مثنوی کیلئے۔ **حسن**
بولا جائے۔ مذکر مثنوی کیواسطی حق بولا جائے گا۔ اود کہیں حکاں جس کے لفظ حصول
مادہ ہے۔ **مگر** فرق ہے کہ جس کے ساتھ لوگوں کا لفظ لگا دتا ضرور ہے۔ اور حصول
کیلئے کہ ضرور ہیں۔ **حق** لوگوں کی کہ جگہ حصول کافی ہے۔ لا اعلیٰ ۵ غلاب کو کہیں
دوبلوں کے دل ہنس ہیں + حصول کے پس میں ہیں ہم وہ پرانے لہجہ میں +
مگر اس شعر میں حصول کا لفظ لفظی مدعا ہے کہ معشوق سے مراد ہے۔ اور کہیں حصول
میں سے حرف مصوی حصول نہیں تو محدودا ہو کر حقیقی سمجھتا ہے **۵**
اسی پہچان ہی مدعا ہے جن میں بدانت یا سے دیں عاقبت میں + یہی حق لوگوں کو۔

بکسان بولا جائیگا۔ جیسے جو مرد ہو۔ جو عورت ہو۔ جو لوگ ہوں۔ اور جب کوئی حرف معنوی آئیگا۔ تو لفظ جو بدل کر مذکر و مؤنث واحد کے لئے جس اور مذکر و مؤنث جیسا کہ واسطے جن بولا جائیگا۔ ضمیر کی تین حالتیں ہیں ضمیر فاعل ضمیر مفعول ضمیر مضاف الیہ

ضمیر فاعل مین آیا۔ ہم آئے واحد مکمل کے لئے۔ تو آیا۔ تم آئے۔ واحد و جمع مخاطب کیواسطے۔ مگر مؤنث کیلئے آئی اور آئیں کہا جاتا ہے۔ اور وہ آیا وہ آئے نمایاں ذکر کے لئے۔ اور بدستور مؤنث کیواسطہ آئی اور آئیں بولا جائیگا۔ اور دہلی میں بجائے آئیں کے آئیاں ہی بولتے ہیں۔ مولف نے شمسہ اسی میں بمقام دہلی نواب صیاد الدین خان نیر شخلص کو بولتے سنا ہے۔ لکنؤ میں بالکل متروک اور محبوبہ اسطرح جس لفظ مؤنث کے آخرین باء معروف ہوا وہی جمع ان سے کرتے ہیں جیسے بیداری کو شب بیداریاں تہاری کو تیاریاں کہتے ہیں۔ مگر صفت کو بھی ایسی اسطرح جمع کر کے بولتے ہیں اور فعل کو بھی جی ایسی ہی کر کے استعمال میں لاتے ہیں۔ لکنؤ میں اکثر بے صفت کو ایک جگہ جمع باندا ہے ۵ عمدہ طفلی میں تہا میں بسکہ مڑائی مزاج + بریان منت کی بھی پینن تو میں نے بہاریاں +

ضمیر مفعول مجھ کو یا مجھے دیا۔ ہم کو یا ہمیں دیا۔ واحد و جمع مکمل کے لئے۔ اور تجھ کو دیا۔ تجھے دیا۔ تم کو یا تمہیں دیا۔ واحد و جمع مخاطب کیواسطے۔ اور او کو یا اوہ کو دیا۔ او کو یا اوہ کو دیا۔ واحد و جمع غایب کے لئے۔

ضمیر مضاف الیہ وہ ہے جو بجائے مضاف الیہ واقع ہو۔ یعنی جسکی طرف کسی چیز کو منسوب یا اوصاف کریں۔ اور ضمیر فاعل کے آخرین لفظ کا زیادہ کرنے سے ضمیر مضاف الیہ بنجاتی ہے۔ مضاف واحد و جمع مذکر کی علامت کا اور کے ہے اور مضاف واحد و جمع مؤنث کی علامت صرف کی ہے۔ لیکن بعد داخل ہونے علامتہائے مفعول اور مضاف الیہ کے ضمائر میں اکثر تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

اتوں سے وفا کی + مرے شیر شامش رحمت خدا کی + مولا ۵ عصر آئے ہیں تیری
 میں خوشحالوں کی + خدا ہی ترسم رکھے ایں سعیدالوں کی + اور سدس شہنوی رباعی
 وعرہ میں کچھ قید نہیں - شاعر ہاں مناسب جانے اپنا حاصل لائے - اور شعر اسلم
 سے متہور ہوئے ہیں بلکہ اکثر لوگ اونکا اصلی نام ہی ہیں جانتے - بہت قسمیں علم کی
 نہیں - اب دوسری معرفہ کی لکھی جاتی ہے +

مختصر قسم دوم معارفہ

صبر وہ ہے جو کسے اسم حکم و محاکم یا غایب کی حکا ذکر پہلے ہو گیا ہو اور
 واسطے اختصار اور تحسین کلام کے -

اردو میں مذکر اور مؤنث اور جائز اور بجا کے لئے ایک ہی قسم میں لفظ ہائی
 ہیں - صبر کے کل چہ صبر ہے - ہیں ہم تو تم حاضر کے لئے - اور وہ
 صاحب کیواسطے - تنبیہ کر "وے" کا لفظ اب راجد انوں میں مستعمل ہے
 اگلے شعر میں میر تقی میر تک مدد ہے یا اب سرکاری اسکولوں اور شعروں میں ملتی
 ہے - اب شعرا دہلی و گنوں "وہ" کا لفظ جمع حاضر کے لئے مستعمل ہے نہ صالکوں
 ۵ وہ لوگ گوشت کے کاہلئے ہوئے ہیں + داکٹ میں لو احوال رفقاں دیکھیں +
 اسطرح محکو محکو تھے تھے واحد کے لئے اور محکو محکو ہیں ہیں جمع محاط کے
 واسطے مذکر و مؤنث ہیں یکساں ہے - اور مؤن ہی برا بھلا اسکا ایجا ہمارا تمہارا
 مذکر و مؤنث کے لئے بصیرت واحد - جمع حاضر ہے اور اوکا اوکا اوکھو کا واسطہ
 و موت غایب کے بصیرت واحد جمع حاضر ہے - اسطرح یہ لکھو ایو حمانی واسطہ
 حاضر کے مذکر و مؤنث میں مستعمل ہے - اگلے لوگ جمع کیواسطے "تے" کہتے تھے مگر
 "وے" کی طرح اب وہ بھی مذکور ہو اور یہ ہی کا استعمال ہے -
 اور "وہ" کا لفظ جب تک اوکے آگے کوئی حرف معلوم نہ آجائے واصل جمع مذکر و

اور کہ سنی اور کہ شیا۔ اور چٹا بونٹ کے لئے۔ اور گہی ترغیم کر کے اصلی نام کا ہی
حرف ہو جاتا ہے جیسے شمس الدین کو شمسو اور میر علی کو میرا میرو میرن میران

خطاب

خطاب وہ ہے جو کسی سرکار شاہی یا نواب یا امیر کبیر کی طرف سے کسی کارگزاری یا خدمت
وغیرہ کے بدلے میں دیا جاتا جیسے دولہ خان خانان سیٹھ سہاہو تھاکر بہادر وغیرہ
اور سسرال سے عروس و داماد کو بھی خطاب ملتے ہیں جیسے عرات العروش میں اکبری کا
خطاب فرادر بہو اور اصغری کا خطاب تیزدار بہو رکھا ہے۔ اور البے خطاب بوہن
عورت کیلئے جزو آخر بہو یا دولہن یا نسا یا بیگم لگاتے ہیں۔ اور مرد کیواسطہ دولہا
یا دولہا میان ہوتا ہے۔ اور بعض الفاظ قوموں کے ناموں کے اول یا آخر لگا دیئے جاتے ہیں
وہ بھی داخل خطاب میں۔ جیسے راجہ نواب بابو ہاراجہ سنگھ سبک بیگ خان
راہے سہاہ سیٹھ مرزا میر تھاکر گنڈہ چوہے دولہ بانڈے نیواری ریشتر نڈت
سونی شاہ گرو مٹی بگت وغیرہ مرد کے واسطے۔ اور رانی ہارانی بیگم خاتم شہنشاہی
سیدانی مرزائی مرانی ٹھکانی نڈتانی بھگتن عورت کے لئے۔ اور بادشاہی
عورتوں کے نام کے ساتھ نواب محل ملکہ شہزادی بیگم لگاتے ہیں۔ اور عربی لفظ سے
صاحب مرد کی پہچان ہے۔ اور صاحبہ ما سے مخفی سے عورت کی شناخت۔ اور گزیر
خطاب مرد کے لئے مستر اور ناگذا عورت کیواسطے مرثیہ اور عورت کو ناگذا منسوب باسم شوہر
ریشتر دوسین کے ساتھ۔

تخلص

تخلص وہ ہے جو شاعر ایک مختصر نام یا لفظی اپنا مقرر کر کے شعر میں لاتے ہیں۔ اور یہ
نام شعر میں اس مقام پر آتا ہے جہاں پر شاعر فکر سے غلامی چاہتا ہے۔ عمر ماغل کے
آخر شعر میں اسکا استعمال ہوتا ہے اور بعض موقع پر مطلع میں بھی جیسے ۵ اسدا حسن چاہر

جیسے تپن لوج مادان شستہ خامداں بولس گم شدہ ۵۰ لیسراں ودرماقصہ
 بگدائی مروستار قندہ مرو کے لئے۔ اور اسی قریب پر شراب انگوری کو دختر داور
 کہتے ہیں۔ اور ہندی میں لکار وراج نہیں۔ مگر اوسے سے جسے اوپر لکھا گیا۔ یعنی با علم
 سے کیفیت زیادہ مشہور ہو جسے مولا حسن سی سحر کا بھائی لکھ کر راجا جاتا ہے۔ انصورت
 احوال یا تحقیر اہم شہادت کے وللا مدکر کے لئے اور والی موٹ گرو اسطر لکھتے ہیں
 جیسے۔ دہلی والے لکھنؤ والوں کو کہتے ہیں۔ یا شہر والا یا سری ماگ وللا اور
 کسی مالہ کا لٹا کر اگر وال لکھتے ہیں دلی وال۔ لکھنؤ وال۔ مگر ساری ان دو
 شہروں کے اور کسی شہر کے نام کے ساتھ یہ لفظ مستعمل ہیں۔ اور وال کا لفظ
 موٹ مدکر کے لئے کیاں لولا جاتا ہے۔ اور ہندی میں لکھتے ہیں۔ و تغیم شہر کے
 حب اصلی نام نہیں لیا جاتا۔ تو عورت اپنے عاوند اپنے بیٹے یا بیٹی کا نام لکھ کر لیتی
 اور مرد ہی اس طرح اپنی روضہ کا نام ہیں لیتا اور اپنے بیٹے یا بیٹی کی نام لکھ کر لیتا
 اور جسے اولاد نہیں ہوتی نہ تک بیاں بی بی کسی رشتہ سے نکالے ہیں۔ اور وہ یہ
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم عرب میں ہی جاری ہے مگر وہاں کیفیت مرد اور عورت کے لئے مرد
 اور واسطوں دونوں نکالے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان میں عورت کھتے ہیں کہ

عرف اور اسم مشہور

عرف سے مراد وہ ہے جو لوگوں میں سب محبت یا میناں عام اس بات کے کہ لڑکار سے
 ایک اور نام کے قریب یا محقر اصلی نام کے سوا کہہ لیتے ہیں۔ اور وہ مشہور ہی ہر جا
 جسے مادر سگ کہہ لیتے ہیں اور اس کو راجہ کہتے ہیں۔ اس طرح نواب امیر
 سلطان وزیر امرو میں۔ یا تو وجہ مدکر کے لئے اور راجی سلیم عام وجہ موٹ کے
 واسطوں نظر عزت یا پار کو بہا ہ ہے۔ اور عرف محقر جیسے جوتا چوبیا کرکٹ کڑا
 گولس وغیرہ جیسے کہ بچے اور لوگ ہی گسٹا۔ پگھڑی۔ چکوری وغیرہ مدکر اس طرح

کنیت

مصل فصل دوم

اسم کنیت وہ ہے جو کسی رشتہ سے باپ یا بھائی یا بیٹا کو کہا جاتا ہے۔ اور
 اسکی دو قسمیں ہیں اول یہ کہ اسم زیادہ کنیت مشہور ہو دوم یہ کہ بسبب عزت اور
 تعظیم اوسکے۔ یا بسبب اپنی شرم کے اصلی نام نہ لیا جائے۔ جیسے ہندوستان کی
 عورتیں اپنے خاوند کا نام نہیں لیتیں اور اپنے بیٹے یا بیٹی کا باپ کو کہا کرتی ہیں۔
 کنیت کا رواج عرب میں بہت ہی ہے کہ جمادات و نباتات کی ہی کنیت ہے۔ عرب میں مرد
 لئے لفظ **أَبُو** آبی **أَبَا** اور ابو کا مخفف **بُو** یعنی باپ کے جیسے ابو سفيان ابی
 ابیہ۔ ابو جہل وغیرہ اور غیر جاندار میں ابو قبیل یا ابو ہبیش نام ایک ہمارا
 تھی کہ سعدی کہ گوئے بلاغت ربودہ درایم بویگر بن سعد ربودہ
 اور عورت کی بھان کے لئے **أُم** یعنی ماں کے مستعمل ہے۔ جیسے میر صغیر خاں فرماتے ہیں
 سحر اجناد میں لکھا ہے کہ اوس رات خیر البشر نے آرام میں **أُم** مانی کے گہر
 اور اسطرح **أُم** مومنین اور **أُم** سلمہ وغیرہ۔ اور غیر جاندار میں ام عیلا
 کہ ہندوستان میں ببول کا درخت مشہور ہے۔ پروفیسر آزاد دہلوی سرف تذکرہ آجیات
 جو مشہور ہے کہ ایران کو سیر کرنے گئے تھے انہوں نے اپنے سفر نامے میں لکھا ہے کہ
 ام عیلاں ببول میں ہے دوسری ہی چیز ہے افسوس وہ سفر نامہ میرے پاس نہیں ہے ورنہ
 تصریح لکھ دیتا۔ بہر حال مثل ابو کے **أُم** کا بھی الف گرایا جاتا ہے اور عیلاں کہا جاتا
 آتش صحرا سے عیلاں کا مگر مراد آیا دریا لئے مٹی میں ہر اک آبلہ آیا
 اور کبھی کنیت مرد کے لئے **ابن** سے ہی بنتی ہے جیسے ابن خاتون ابن طاووس
 ابن بابویہ وغیرہ علمائے اسلام کے نام میں۔ اور عورت کے لئے بنت اور اسی قرینہ پر
 شراب انگوری کو **بنہ** و **العنب** کہتے ہیں
 اور فارسی میں جب کا نام معلوم نہیں ہوتا۔ اوسکو کبیر کا لفظ یا کبے نام کے ساتھ لگا کر کہا

کشف اللغات گلستان کوسمان الکتاب الخصال وعمره و غیرہ اور اسکی روشنی
 کہ ان سب اسماء پر کتاب کا لفظ لکھا ہوا ہے خود میں میں رہتا ہے۔ صاحب معبد الشعر الورد
 صاحب مدیکر گوہی اتفاق ہے۔ اسبطرح ریل کا لفظ ہے کہ ریل آئی تو لے میں
 اس میں بھی کتابی کا لفظ وہیں میں رہتا ہے۔ اور اب تاصفی کا لفظ ہی سوڑا ہو گیا
 حالانکہ فادے سے اسکو ذکر کرنا چاہئے۔ مگر اس میں بھی خیر کا لفظ وہیں میں رہتا ہے
 اسی خیر تاریرتی **تنبیہ** اسپر ہی طرہ یہ ہوا کہ دیکھئے شعر کے احصاء دیکھو گا کہ
 لائبریرین تازہ قرین تاریرت لکھا گیا ہے اس شخص نے تار ہی کو سوڑا بیان کیا۔ ہاے
 اردو کی جدا جادے اسی کیا نوٹ ہوئے والی ہے۔ اور سواج عمری کا لفظ ہی سوڑا
 جاتا ہے۔ یعنی غلطی کی سواج عمری لکھا ہے تاریرتی مگر بعض ناخواند کو کچھ راجدانی
 غلط لے گا سواج عمری لکھ جاتے ہیں۔ اگر سواج کی تدبیر کا لحاظ کرنا تھا۔ تو اسکی صحیح کاپی
 خیال کیا ہوتا۔ اس میں چند شعر کتابوں کی علیبت کی مثال کے لکھا ہوا رشک
 افسانہ دوسری عشق کا لاسا لکھا رہا۔ تلو سدا شکرے حوکیں ملدیں ملی طرہ گردنچ اوس جس
 حویلی ہے جس کی کیا حور حوٹو سے جس میں لگی اسپر حوٹو سے کئے حوٹو
 روح چہی کشف اللغات ہوا ہی آتش تصویر کسچی ام کے رخ سرج فام کی اک صو
 میں قلم لے گلستاں تمام کی اسپر ہر عمل میں نظم رو سے بار کی تعریف کی مثل سوڑی
 بوستاں ہے ہی تصنیف کر کے

اسبطرح اکثر اسم مردوں کے۔ مگر تو انکو لے میں۔ مخصوص قوم طوائف کو جیسے ہی شعر
 ریحش مولہ بخش محبت جاں و آب جان لہرمان و غیرہ ایسے ناموں مرد کی بھان
 لفظ سے یا سید یا میر یا برادر یا شیخ یا خواجہ یا آقا یا ملک یا خان و غیرہ سے ہوتی
 اور عدت کی بھان لفظ مساقہ یا فی فی یا صرف فی یا سلیم یا عام و غیرہ سے
 ہوتی ہے۔

نذر کرنا چاہتے یعنی پھر جو دن رات کے آٹھ حصوں میں سے ایک حصے کا نام ہے مذکر ہے
 زندہ عشق بازی کا تری جن جو چڑھا تھا سر پر جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ دے آٹھ پڑ
 اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ لفظ بطریق مذکر نہیں بندھا۔ مگر نصف النہار یعنی دن کے
 دو پہر کا علم ہو کر یہ لفظ مونث بولا جاتا ہے۔ ناسخ اور روز فراق نیجان ہوں +
 تیری ابھی دو پہر بھی ہے + زندہ یار سے وعدہ ملاقات کا ہے بعد زوال + دو پہر
 آج کسی طرح نہیں ڈھلتی ہے + اور اس طرح پری کہ قوم آلتی کی شریف اور حسین عورت کا
 نام ہے۔ اردو میں معشوق کا نام فرض کر کے یہ لفظ مذکر باندھا جاتا ہے۔ صبا
 مثل دیوانہ بہت مردم آبی کھلا لے + وہ پری سیر کو جس دن لب دریا نہ گیا + رشک
 صاحب سیکہ سے میں رہتے ہیں ہم + قرب بہت الحرام رکھتے ہیں + خاص دریا فیض میں پری
 چشمہ فیض عام رکھتے ہیں + ان دونوں مثالوں میں پری کا لفظ معشوق پر اطلاق کرنا
 اور سبب تقلید یا نہی کے معشوق کا نام قرار دیکر مذکر باندھا گیا ہے۔ مگر جب اصلی پری
 سے مراد ہوگی تو مونث باندھینگے۔ غل میں یا شنوی میں۔ ناسخ اعجاز ہے سخن میں تو
 چلنے میں سحر ہے + ہوگی پری بھی کوئی نہ اس بول چال کی + اس شعر میں اصلی پری سے
 مراد ہے۔ اور صاحب دو پیکر بھی اس قاعدے کو لکھتے ہیں کہ "جو لفظ واسطی معشوق کے مشعل
 نہ کرے گوذاات خود مونث ہو۔ اور صاحب عند الشعرا کا مطلب بھی یہی ہے۔ مگر مذکر کے
 خلاف استعمال کیا ہے وہ یہ ہے زندہ کر گیا عشق تصرف تو دیکھنا وہ پری + پیادہ گھر سے
 کئے سر پہ بندھا آئی + دل بابر شفا ہوگی پر اسان ہو + بال کھولے ہوئے وہ حور علی آتی ہے +
 سے چڑھا دیا گل گور مجھوں پر اسے زندہ نظر ہے وہ بلی شایل پڑ گئی + شاید یہ تقلید ہندی
 بیشتر من کی فرمائی ہے۔ ورنہ یہ بات خلاصہ اشعار سے اردو ہے۔ مگر میرے نزدیک
 خور والے شعر میں اصلی حور سے مراد ہے +
 کتابوں میں علم کے رو سے نام مونث ہوئے ہیں جیسے نازنین حسین حسین

ماحول فصل دوم

اس ہاں کا یہ نام خور کھا گیا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ قواعد اردو کے رو سے
 جس قاعدے میں تائید و تکرار کا لگاؤ ہے سلسلہ وار لکھا جائے تاکہ اس کو لڑنے والے
 بھی اس میں سے محووم نہ رہیں۔

مقدمہ
 عدد موعود میں اندازاً اسم نقل حرف کی تعریف لکھی گئی جو تصریح پہلی
 بیان اسموں کی تائید و تکرار کا
 اسم کی تین قسمیں ہیں حاد مصدر مشتق۔ اسم حاد کی دو قسمیں ہیں۔
 مکرر اور معرہ۔

مکرر۔ میں اپنے اپنے احساس کے رو سے تکرار و تائید کا انتظام ہوتا ہے۔ جیسے
 اناں جوان مرد گھوڑا گرا پتھر و غیرہ دکر ہیں۔ اور عورت کھوڑی
 لکڑی وغیرہ موٹ ہیں۔ اسکی تصریح کی ضرورت نہیں۔
 معرہ کی جمعہ قسمیں ہیں علم صغیر اسم اشارہ اسم موصول اور مضاف
 اں چاروں مکررہ مال کی طرف۔ اور سادے۔ اسی کی تصریح کی ضرورت ہے۔

علم وہ ہے کہ حاضر، آدنی یا کسی حال اور کلام ہو کہ اس واسے اوکی حالت کے اور کسی
 لفظ کا ہے جیسے عیناً لفظاً کسی عورت کا نام اور لفظاً کہ قسم پہل کی ہے ایک
 لفظ کا نام ہے۔ حقیقت میں تعلیمیت وہ چیز ہے جو قاعدے کو اولت دیتی ہے
 ایسی اگر موٹ کا علم یعنی نام ہے تو قاعدہ لفظ صغیر موٹ لفظاً مایکا گو اصل اوکی دکر
 اور اگر دکر کا نام ہے تو اس کے بالعموم جیسے دوپتر کہ قاعدے کے رد و سوائی شمار کے

مراؤ سے جیسا کہ کہتے ہیں کہ ہوا ہے وہ مرد یا میں کہنے سے حمد دھوئی ہے
ہماری حقیقت اسکی علم کی قسم میں لکھی جائیگی دیکھو صفحہ ۷۸

فائدہ یکصد و پنجاہ و پانچ صاحب دو ہیکڑے صفحہ ۵۶ میں اور صاحب
دستور الشراے صفحہ ۱۱ میں حل کے لفظ کو لکھی کتا کی عقدہ + یا عقدہ کشائی

لکھ کر دیکھ لکھا ہے اور دونوں صاحبوں نے دریا کا یہ شرمشال میں دیا ہے
اگر عقدہ سراپا ہے تو تک اشک کیا عم ہے نہ میری افتادگی کے ہاتھ حل

سویا ہے مشکل کا لکھ کر حقیقت یہ ہے کہ دونوں کو دھوکا ہوا + کیونکہ
محل کا لفظ مکرر ہے + لیکن اس شرمین نہ دیکر ہے نہ موت + حل

سویا جو مصداق ہے مولا ہے یا اسکو محاورہ کہو + نہ تقدیر کا کی ضمیر حل ہوا
کی طرف راجع ہے اور صدر مہمتہ مکرر ہوا ہے دیکھو میان مصداق کا + حل

مہمتہ یہ لام عربی لفظ ہے اسکی تدگیر متشعید یوں تمام ہوگی حل سوال
دیکھ لیا تیری ات سے + بولا تو بحث دہیں آج طلی ہوئی + اور نے شد

یوں بیان نہ کرو یا جو کچھ صاحب معاد کا لکھا + معاد سے حکم پر موقوف
حل تیری شکل کا

فائدہ یکصد و پنجاہ و ششم اہل لفظ معنی صاحب ادا لک کے لکھا
اور جمع پر آتا ہے جیسے تلفظ + ہتے ہمیشہ مرد و عورت کلمہ رداں روح

دو میں اہل نظریں شد یعنی صاحبان نظر ہوں زاد نگاہ سے کہ وہ میر دیکھ
تھا جو خصوصیت اہل لفظ سے فیض ما اسی طرح اہل اللہ اہل بیت اہل حرفہ اہل قلم

اہل قول اہل ہنگام اہل ریا اہل سنت اہل شیعہ اہل شریعہ اہل صنعت اہل علم
اہل قلم اہل کلام اہل کتاب اہل بد اہل دنیا اہل ہر اہل حق دیکر مناسب ہیں

مگر اکثر نے معرمانہ ہے رخ مادہ ہیں اوصی شیعہ کا نقش عداوت ہے
نظر آتا ہے آپس میں ہر اہل علم گرام

فائدہ یکصد و پنجاہ و پانچ صاحب دو ہیکڑے صفحہ ۵۶ میں اور صاحب
دستور الشراے صفحہ ۱۱ میں حل کے لفظ کو لکھی کتا کی عقدہ + یا عقدہ کشائی

لکھ کر دیکھ لکھا ہے اور دونوں صاحبوں نے دریا کا یہ شرمشال میں دیا ہے
اگر عقدہ سراپا ہے تو تک اشک کیا عم ہے نہ میری افتادگی کے ہاتھ حل

دو گھوڑا - دو موٹی - دو گاجر - اور تین گھوڑا - تین موٹی - تین گاجر کہنا صحیح نہیں ہے
اور سیوا سے اہل ننگالہ اور پولڈب کے شاہ جہان آباد (اور لکھنؤ) میں کوئی اسطرح
نہیں بولتا ہاں دو گھوڑا دو گھوڑاں دو گاجر تین صحیح ہے

قائدہ یکصد و پنجاہ و سوم ادا کے لفظ کو صاحب دستور الشرائع صفحہ ۱۷۲
میں پورا کرنا ذکر لکھا ہے اور مثال میں غالب کا یہ شعر دیا ہے جان دی دی جانی
اویسی کی جتنی حق تو یہ ہے کہ حق ادا ہوا + مگر یہ مثال حق کے لفظ کی ہے نہ کہ ادا کی
کیونکہ ہوا کی ضمیر حق کی طرف پھرتی ہے + اور صاحب لغات ہندوستانی صفحہ ۲۰۹ میں
ادا کو بھی چکتا چکوتا پورا کرنا چکانا بیباق کرنا اہم مونث لکھا ہے + مگر حقیقت میں
اس معنی پر آدائے مذکر سے نہ مونث ہے جو چیز پوری کسی جائیگی وہ چیز اگر مذکر ہے تو
ضمیر فعل کی اویسی کی تبعیت کر لگی اور اگر مونث ہوگی تو مونث کی + ادا کے لفظ سے
کچھ واسطہ نہیں جیسے حق ادا ہوا - رسم ادا ہونی وغیرہ

قائدہ یکصد و پنجاہ و چہارم پری کے لفظ کو صاحب دستور الشرائع
۳۰ میں لکھا ہے کہ اس لفظ میں شرا مختلف ہیں + حالانکہ مولف کے نزدیک الیا نہیں ہے اور
صفا مفید الشرا اور صفا دو پیکر دونوں میں ہم تو ہیں + دیکھو مفید الشرا صفحہ ۱۸۱ میں
جتنے القاب ہیں مثل دلبر شکر سدا گر شوخ گل ناہ ہر محبوب گلزار پری رخسار
سیتھن گلبدن جنگو خوبرو تند خو عور پری جلاو ستم ایجاد قابل زہرہ شمال وغیرہ
سب کو شرا اندکراتے ہیں - اور صفحہ ۸۰ میں لکھتے ہیں کہ پری کو بھی جہان شرا شری
معنی پر لاتے ہیں مذکر استعمال کرتے ہیں + اور صفا دو پیکر صفحہ ۱۸۱ میں لکھتے ہیں جو لفظ
واسطے معشوق کے مستقل ہے مذکر ہے گو بذات خود مونث ہو + مگر مذکر کا کلام اس کے برخلاف
دیکھا گیا کہ لگا عشق تیرن تو دیکھا وہ پری + پیا وہ گہرے کپلے سر مرہ ہنر یا آئی
دل نیار شفا ہوگی ہر اسان ہو + بال کہو لے ہوئے وہ عور دلفانی ہے + مولف کے
مزدیک پری کی مثال تو صحیح کہ معشوق کے واسطے یہ لفظ آیا ہے مگر نہ لے
اگر معشوقہ عورت سے مراد لی ہو تو ہو سکتا ہے کہ اس کو جنس پری میں داخل کیا
اور ایسے مراد مذکر کے کلام میں بہت ہے اور عور کی مثال جو مذکر دیکھ کر
وہی وہ معشوق کے واسطے نہیں ہے بلکہ اصلی عور سے

خاندانہ یکصد و پچاس روپے حکم - یہ قاعدہ اور فائدہ یکصد سووم اور یکصد چل و ستر
 تا فائدہ یکصد و پچاس روپے ایک ہی قلیل کے بین توڑے تھوڑے وقت کے مدت علیحدہ
 کئے گئے۔ مقررات اور مصروفیات یا خبر نامعلوم اور محدود کامیاں یا دیگر سے فائدہ
 یکصد سووم میں لکھا گیا ہے تصریح اور کسی بھی طرح کے مقررات و ضرورت مذکور کی مثالیں یہ ہیں
 خطے انڈونیشیا کی ایک سرکاری کھانا خانہ کا رقم وغیرہ ۱۸۹۷ء اور پچاس روپے ۱۸۹۸ء اور پچاس روپے ۱۸۹۹ء اس
 گلاس لی ٹو کو کبھی شری نے دریافت کر لیا ہے اوصاف گزشتہ کی یہ تحقیق کیا ہے، ۱۸۹۸ء الصادق
 سی ۱۸۹۹ء، صبر و کرم کا نام امر طرغ و غیرہ ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء، اللہ ہی
 اللہ کے دیبا میں سیطرح میں نہیں کچھ شائے میں مشا + مگر جب فائدہ یکصد چل و
 یہ اس کی بکیر مروت ہی ہو سکتی ہے جیسے کچھ پڑا ہے میں مٹی + خطیج جس پر انھیں
 یہ کر سوج وغیرہ اور پچاس سووم جولائی ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم جس پر اس پر میں مٹی
 و لا رہی کی، آگے دیکھے ہوئے ہے کیا صبر و کرم عالم حال دانہ قیمتی وغیرہ
 اندازے عشق میں ہوئے ہے کیا آگے دیکھے ہوئے ہے کیا + مگر آگے لے
 گوارا کیا جائیگا + دیگر کام نقصان خرچ وغیرہ اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء، گو میکا
 اولے شعلے کے دھڑلے کی مہلت میں مگر آگے لے گوارا کیا جائیگا + سیطرح
 اور بھی کئے جن میں مصروفیات سیطرح کے آتے ہیں مروت کی مثالیں صحت
 و مہر کے بہرہ لگتی ہیں۔ ہمارے آدھے خوب چھٹی ہے + لے سر کی آڈر الی + سیلی
 رستی + ہمارے آدھے بکری + اور جی ے سر کی اور لکی صبر مروت یا تیرہ
 اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء
 نوکات عمر وغیرہ اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء
 لے لیاؤ کی بکری صبر مروت خویان بوجھ میں ہیں وغیرہ اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء
 یہ صاحب لیرہ لے لیاؤ کی بکری کہ توہم ہی یا دیر ہی + یہ تو سوئی آتی ہے وغیرہ
 بات رسم وغیرہ ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء
 ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء

فائدہ یکصد و پچاس روپے دوم درجے لکھا گیا ہے ۲۱۲ + جس میں ۱۸۹۹ء اور پچاس سووم میں ۱۸۹۹ء
 مروت ہے اس کو واحد کے طریق پر لکھا گیا ہے ایک گھوڑا ایک لی - ایک گاڑی کی طرح

۵۔ بیچ کو بھی ۔۔۔ بھوتا ہے وہ کیا ہوئے موٹا۔۔۔ جا ایچ جی آر اور ون لے کیا ہوئے۔۔۔
 مگر میرے نزدیک "و" ثانی بن کوئی سخن مخدوف ہو۔ یعنی اردون نے آر کوئی سخن کیا ہوئے
 اس صورت میں کہ آقا فیہ الفاسے ہو گا۔ اور آر کوئی بات کو مخدوف سمجھیں تو تمہا کی جگہ کہی کہیں
 پس ہوئے۔۔۔ نہ ذکر ہے نہ موٹ بلکہ ایک صفت ہے سخن بابا کی۔

۶۔ آدھو صمد و لست و شہتم۔ مارے احمد خراج اردو میں یعنی افرات کے سخن
 ہے یا ہے بھول ہے بصورت ذکر۔ اگر افظ ذکر موٹ و دیوان ملت کے اس کے
 ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جیسے مارے حجاب کے اور مارے شرم کے۔ حجاب مذکر ہے
 اور شرم مؤنث۔ مگر موٹ کے لئے یا و سرف نہ کہیں گے۔

اور مارے بھنی تو اثر کے بھی آتا ہے۔ ناسخ ۵۔ چہین کیونکر بہن مار سجدہ کے
 نہ کہیں والیں۔ ہو ہے نرے سنگ آستان سے ہنم بوا۔

۷۔ فائدہ صمد و لست و شہتم۔ تقدسات موٹ و ذکر کی ہی تبدیلیاں ہی پسین
 ہوتی ہیں۔ اور فعل سے آر کی تبدیلی کا طور ہوتا ہے مثلاً اوہ بیچ ۱۲ اکتوبر ۱۸۴۹ء
 میں لکھا ہے "سیران تمہاری عقل ماری گئی ہے۔ میں۔ یہ نہیں سوچا کیا ہے۔ اس میں
 سخن بالآخر و غیرہ مقدر میں۔ اور اس کی کو "سوچی کیا ہے" یا و سرف سے بھی کہتے
 ہیں اس میں بات مقدر ہے۔

۸۔ فائدہ صمد و لست و شہتم۔ اچھا ایک کلمہ ہے کہ کس کر لینے کے مقام پر
 اردو میں بولا جاتا ہے مثلاً بہت اچھا۔ یہی ذکر ہی بولا جائیگا کہی بہت اچھی یا
 سرف سے نہ کہیں گے۔

۹۔ فائدہ صمد و لست و شہتم۔ کہی صمد ہی مقدر ہوتا ہے جیسے اوہ بیچ ۱۲ اکتوبر
 ۱۸۴۹ء میں ہے "جان تک اللہ ہر سیکھا نہ فدا ورنہ کو تو ٹیکے" یعنی لوٹنا
 ہو سیکھا۔ اس مقام پر ہو سیکھی نہ کہیں گے۔

ضمیمہ قرآن کی طرف سے یہ ہے کہ لوح کی طرف - لوح مذکور کر رہیں۔

فائدہ حمد و چہل و حکیم - لفظ مذکور کے لئے اکثر علامت جمع مندرجہ ہیں - حروف اشارہ وغیرہ سے اس کی جمع ظاہر کر دیتے ہیں۔ آتش و چاشنی دولہن کی جگہ ہے جو حق حق ہو چکے ہیں۔ ان لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی نہ تباہ بہاوی شیرین جانتا تھا اگر فقط اوتار کے لفظ سے کام لیا۔

فائدہ حمد و چہل و حکیم - صاحب مغید الشعرا لکھتے ہیں کہ طوطی اک کنایہ غامض کے معنی ہے جو آتا ہے مذکور لایا ہے جو حرم شہرہ ہے اس سبز خسار کا خوب طوطی بولتا ہے یا رکاوہ - قیاس کیا کہ اس طوطی شیرین مقال ایرہ شہرہ جہان میں خطا مثال وزیر ہے شہرہ سبز باغ و فصل طوطی استون کا بولتا ہے اور جہان اپنے معنی تحقیق پر آتا ہے سوٹ استعمال ہوتا ہے - رشک طوطی سبزہ خطا صاف ہی کہتی ہے کہ بین و فی آئندہ عارض جان اب تک بد بخت آئندہ ہوتا ہے شہرہ دیکھ کے پانی پانی طوطیاں ہوتی ہیں سنکر تری تقریر سفید

بندہ صفیر الراجی کہتا ہے کہ یہ ہے اس کی تصریح اس کتاب کی فصل مختلف فیہ کے جو مجموعہ ہوا کر دی ہے کہ بعض الفاظ واحد مذکور ہوئے جاتے ہیں - اور جمع ان کی سوٹ مستعمل ہوتی ہے جیسے لفظ مذکور واحد اور لفظین سوٹ جمع - اس طرح طوطی مذکور واحد - اور طوطیاں سوٹ واحد - (دیکھو بیان پہلے فصل مختلف فیہ) اور جناب جلال نے کنایتہ جو کہا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ کسی کا طوطی بولتا - محاورہ ہے شہرہ ہونے کے معنی پر تو اس معنی پر اور اصلی معنی پر دونوں طرح طوطی مذکور واحد ہے - کنایہ و نایہ اس میں کچھ نہیں - اور رشک کے شعر کی سند موجود ہے گئی اسکو ماننا مشکل ہے کیونکہ طوطی سبزہ خطا صاف یہی کہتا ہے یہی ہو سکتا ہے از روی غلطی کتابی یہ مثال کافی ہیں - حضرت جلال الہی شالین دیا کرتے ہیں۔

نہ لے کر یہ قلعہ پر حمل ہی لگتے ہیں۔ مگر بعض مرتبہ جب اسم محدود ماسعد ہو رہا ہے
 اس وقت لکے اے الکی کا محل حال رکنا دشوار ہے۔ اور وہ اسمائے محدود مال
 مرتبہ پیدا ہوتا ہے نام عام و عمرہ مگر اس اور تار دقتہ و سہ ہیں۔ مگر عوام تار او
 دقتہ کو مذکور مرتبہ کو موٹا بل جاتے ہیں۔

فائدہ محدود ہی و ہشتیم۔ بعض مرتبہ صحیح اور اسامہ مسلم اللعوب ہی مذکور
 نامت میں یہ لکھا ہوا ہے اس میں سے حضرت آلس نے معرفت کے لفظ میں کہ موسیٰ
 دہو لکھا ہوا ہے عرب میں اس کی داب باک کے ہاڑے ہیں ہوش و حواس
 اور اک کے ہاڑے اور حضرت ایس نے چال معنی رفتار کے لفظ میں کہ نامت ہے
 دہو کے سے یہ ہے ہی اقبال سے احوال کے سداں میں تباہ و برباد چال سے اوکے
 اندازہ اس سے ان لوگوں کی اوساد ہی ہیں حالی۔ نہ سرت ہے

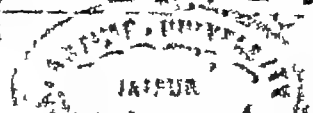
فائدہ صدوسی و نہم۔ لکھا مکر لام و مع کاف ماری متد تملط للناو
 یہی بحث و نصیب۔ کہ ہے اور بحث اور نصیب ہی ذکر میں۔ مگر قسم کو کہ معنی
 نصیب موت ہو۔ عرب اور نصیب کی طرح فاس کر کے۔ لکھا کے متبادل میں لگتی۔
 کہیں گے۔ اس سے یہ لفظ لکھا ہی معلوم ہے۔ لا اعلم۔ خط وہ پہلے رسم کا لکھا
 یہ ہی اپنے نصیب کا لکھا۔ اس شعر میں لکھا معنی بوسہ بعد ہے۔ مگر صا کے اس شعر میں

شران ماسطت۔ لکھا لی کیا حری۔ کوں حاما مھا۔ ملی کے سارہ نر بار محوں ج
 ہو گا۔ در میں لکھا معنی موت و نصیب ہے۔ اور کہی لکھا محیف کاف ہی مدہا ہے اس
 بھیجا جو ہم کے کہنے لکے کو ملی لپہ کو خط۔ یہ بھی لکھا کہ داک میں لکھا لکھا۔ معنی یہی ہے
 فائدہ صدوسی و نہم۔ صاحب دو پکر لوح کم ہر ادر وٹ دونوں لکے ہیں
 اور کہنے اس میں لکھا اس لکھا کہ صدوسی سے۔ رزہ ہے اہل حق کو ہی دہا ہے
 آبرو لوح ملا۔ نہ لکھا و آن چکا لکھا۔ حال کہ اس سے ذکر ثابت ہیں ہوئی۔ فصل میں آتا ہے

شاید سوستہ لکھا گیا۔ اوہی میں یہاں ہی ہو۔ مگر لکھنؤ میں دو نوٹوں کی صورت پر لکھنے۔
 قائدِ صدیقی و شہسوارم۔ لغات ہندوستانی میں افروہ معنی یادہ اور ہر کو
 ذکر لکھا ہے۔ حالانکہ اسکی تذکیر کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کیونکہ افروہ نام لفظ بغیر مقدار اور تعداد
 محدود کے کہنی نہ بتا سکتا۔ اور مقدار اور تعداد کے واسطے شے کا ہونا ضروری ہے۔ اس
 لئے اگر ذکر ہے تو فعل میں تذکیر ہوگی جیسے وہ بعد اک چھینے کے موجود ہو لیا ہوا ال غتہ
 اوسکے وعدے میں افروہ ہو گیا۔ اسبطرح اگر وہ شے سوٹ ہو تو فوہا میں نہایت ہوگی سلا
 تیری صورت جب تک اپنی اتکہ سے معفو تھی عمر کی تعداد میں اتنی کھڑی افروہ تھی
 یا جیسے ایک من سے سیر بھر پستہ افروہ ہوا۔ اور آدہ سیر کہتے ہیں افروہ ہو گئی۔

قائدِ صدیقی و شہسوارم۔ صاحب لغات ہندوستانی نے ایفون کو ذکر اور ایفیم کو سوٹ
 لکھا ہے۔ مگر اسکی وجہ نہیں معلوم ہوئی۔ یہ بھی مثل آس مراد۔ اور آس اولاد کے سمجھا جائے
 (دیکھو فارہ صدیقی و سوم) یعنی سوہ ہو گیا۔ و حقیقت ایفون جمہور میں سوٹ ہی۔ اور وہی
 نہ تو ہو۔ مگر لکھنؤ میں سوٹ ہی ہے۔ و شہسوارم گلشن میں کیا اشارہ لیا خال بارٹے +
 ایفون باغبان کو دی کو کنارے + ایچھے دہلی میں بھی سوٹ ہی ہے ظاہر + عذو کے ساتھ
 آرسا غریے وان سے کاتو + تو سن لیجو بیان سمجھنے بھی ایفون کھائی ہو ویکلی + اور ایفیم۔
 غلط العوام اور ساقط الاعتبار ہے۔

قائدِ صدیقی و شہسوارم۔ لغات ہندوستانی میں۔ امسال کبیر الف و سکون ہم
 و فتح سینت الف و لام کو ذکر لکھا ہے۔ اسکی بھی وجہ نہیں معلوم ہوئی۔ اسکی تذکیر کی تو
 کوئی حاجت نہیں۔ کیونکہ اگر یوں کہا جائے کہ (امسال آریگا تو فلان کام کیا جائے گا) تو غلط
 محاورہ ہے۔ بلکہ اس مطلب کے لئے یوں بولینگے (اب کا سال آریگا اتر)
 قائدِ صدیقی و شہسوارم۔ ایک بیابانہ بول ذکر کرتے تھے۔ اور الہی بابی عرب
 سوٹ لے لے سے نکالتے ہیں اسے ساتھ اسے ندا یا سوٹ ہو تو کوئی غلط نہیں۔ مگر



کہ یہ کلاسیں علامت مکر ہے مگر مرد کے واسطے اور اگر عورت کو کہیں گے تو کلا کے بدلے کی تو لینگے۔ اس صورت میں اسم مکر کہاں دڑا۔ ملکہ مکر موٹ دونوں میں سے محاورہ مشترک پڑا۔ اس طرح اپنے نام کا ایک اور اپنے نام کی ایک ہی ہے۔

فائدہ صدوسی ام۔ بہت سے محاورے ہیں کہ وہ موٹ ہی نو لے جائے میں او کی تکریر جس میں جتنی جیسے اسی ہی بہت کر لی یا ایسی ہی کی اسکی جگہ اپنا سا کیا اور اپنا سا کیا۔ کہیں گے۔

فائدہ صدوسی ویکم۔ بہت محاورے ایسے ہیں۔ جن میں اصل لفظ محدود یا قدر ہوتا ہے۔ اور وہ محاورہ محکم تعدیر مکر یا موٹ لولا حاما ہے جیسے اسی گرہ کا مکر یعنی مال یا روپیہ یا نقد۔ اور اس طرح اپنی سی کرتی لفظی محکم دسر۔ اور اس طرح آٹھ ساتویں اس میں مل کا لفظ محدود ہے یعنی آٹھ ساتویں دس۔ رد

وہ صحت نہ وہ العب نہ وارلت ہی آٹھ ساتویں کی محکم طغات ہی بیان مراد بہتہ عشرہ سے ہی ہے۔ اور اس طرح دسویں یا دسویں میں مکر کا لفظ محدود یا محدود ہے۔ دیر ۵ دسویں ہے روح جمع ہے وقف نماز ہے ۵ سارینہ کا سو لے بار ہے ۵ یعنی دسویں مکر محرم کی۔ اس طرح ستر کا شعر ۵ شحات بوجہ دی کے تھے ۵ توں ہونی تھی ۵ لہذا کہا پکو کہتے تھے ہونی تھی ۵ لہذا نوین مکر صغیر الاول سے مراد ہے۔

فائدہ صدوسی ویکم۔ اونٹانی گرا۔ اسم مکر ہے۔ اسکی تا بہت الف لگا کر لے کا لفظ لگائے تھے ہونی ہے۔ اونٹانی گری۔

فائدہ صدوسی ویکم۔ لعاب ہندوستانی میں آس اولاد معنی مال بچے موت اور آس مراد معنی کل اولاد مکر لکھا ہے۔ حالانکہ ایسے اختلاف کی کوئی حد نہیں۔ کہو کہ آس اور اولاد ج طرح موٹ ہیں اور سطح آس مراد ہی موٹ ہیں۔

ماہنامہ رات و نواں پیر سے آگے سے جو مایوسی ہوئی ہے ایشیا مارک تھا با استیفاء خواب تھا
 ایسے تیرے آگے کی جو مایوسی ہوئی مونس کے لئے (کی) اور مذکر کے لئے (کے) لانا تو
 اس جیسے کے سبب اس تبدیلی کی کوئی حاجت نہ رہی +

فائدہ صمد و نیست و ششم کہی مونس کی جگہ امری لاسٹ میں اور علامت تذکر
 و نیست و ذکر دیتے ہیں جن سے ذکر مونس و دون کا کام نکلتا ہے + جس سے
 نہ لانا مانتی طے ہو نظر آتا نہیں + و و دل بھی کہے کو سنو لگا منارہ ہو گیا + یعنی
 نہ لانا مانتی آگے ہونا نظر آتا نہیں چاہئے تھا +

فائدہ صمد و نیست و ششم علامت مونس یعنی (کو) اگر جمع میں لگا دی جاتی ہے
 تو فعل کو واحد بنا دیتی ہے یعنی فعل میں جمع کی حاجت نہیں رہتی + جلال ۵ ہر کی
 لکھ خلقوں کو سلاسل کے بنانا تھا اگر ہم پیش میں ہوتے تو اس لکھ کو سمجھتے + یعنی
 اگر خلق ہوتا اور (کو) نہ لگایا جاتا تو (بنائے سے) کہتا ہوتا یعنی فعل میں بھی علامت
 جمع لگائی جاتی +

فائدہ صمد و نیست و ششم کہ ضرور نہیں کہ جس اسم ذکر میں الف تذکر ہو اور کا
 الف یا معروف سے تبدیل کر کے اسکی تائید بھی بنائی جائے بلکہ دونوں کے
 یعنی الگ الگ ہو سکتے ہیں اور ایک تذکر اور ایک تائید کہا جاسکتا ہے جیسے ابراہیم
 ابرو و وین مذکر مستعمل ہے اسباب امری اور اسکی سبب مونس نہ سمجھیں گے بلکہ
 ابرو ہی اسم مونس ایک قسم کا رنگ دار کاغذ ہوتا ہے جسپر ابر کی طرح نشان بنائے
 جاسکتے ہیں اور اسکو کتابوں کی جلدوں پر چھڑی کی جگہ لگائے ہیں انگریزی میں
 اسکو مارول کہتے ہیں +

فائدہ صمد و نیست و ششم صاحب لغات ہندوستانی لکھتے ہیں (اپنی بات کا
 ایک اسم مذکر معنی اسکی بات کا بچا راسخ القول میں تو کف عرض کرنا ہو کہ

اُسے دس ہزار تین اب الہرا ہو گیا کیا معنی کس بات کی جو کہ کیا کی ہے رکت میٹا
تیری ہر جام سب حوص میں جم جتے ہیں انڈر اسے میں +

فائدہ صد و نسبت و دو و طم اسطرح ایسا کی جگہ یہ) کا لعل لالتے میں جو مد
اور یوب دونوں میں کام دیتا ہے کماح ۵ یہ دہس ہے تنگ او سکا جو بولہ و تے ہی
د سب لگے کہنے یہ لڑ کا سیدوں میں اسواہ اسطرح یہ کہہ جائے ایسا مائیں یا اسقدر
لاتے ہیں علم السداں متوں کی یہ کہہ دگما نیاں ۵ کھہ ملاو ساتھ مے رہیں ہوا
فائدہ صد و نسبت و سوم کھی مد کرو موٹ سے مجھے کے لئے کیا ہی ہے) کا
حملہ استعمال کرتے ہیں جو دونوں میں کام دیتا ہے یعے کیا یا گیا اچھا ہے مد کی کے لئے
اور کیا یا گیا ہی ہے موٹ کے واسطے ہے مگر کیا کے ساتھ ہی اس کے لگانے سے مگر
اور نیت دونوں میں ایک ہی حملہ کام آگیا ساج ۵ کیا ہی ہے حاک کو ملان کے
شہری رکت ۵ کہی اکیر سے اسانوار زربید لکھو ۵ محرم میں کیا ہی نور کی جیٹا نائی
ہے ۵ کلی کے پرستاروں کی انگلیں کریں کے پاؤں ۵

فائدہ صد و نسبت و چارم حالت تشبیہ میں کسی چیز کو جس چیز کے ساتھ تشبیہ
دی جائے تو اگر وہ چیز کے ساتھ نسبت رکھتی ہے اور اس نسبت میں علامت جمع
اٹس اور اوس سے اول سے ۱۰ جز کہ اور اسکو حکمی تشبیہ اوس چیز سے دی گئی ہے واحد کہ میں تو
مہ ہے مجھے ناسج و اسے نہیں ام - اسے اور چادر جس چیز سے تشبیہ دی دونوں و لکھ
در کا و چادر جس چیز کو تشبیہ دو ٹائی کی گئی اور نسبت میں علامت جمع لگائی ہے
ہے میں اور چادر تربت کی طرف موسد و سکسہ +

۱۰ برسوں +
۱۰ حاکم اصاف کی ہے (سے) اسانوار
فائدہ صد و نسبت و پنجم لہی (کی) جو علامت اس کا استعمال ہوا ہے +
۱۰ حالت سے جس سے مد کرو موٹ دونوں میں ایک طر

تختانی جمول سے بدل فیہ بین اور (پے) بر وزن یکے ہیں نقد مرین تو باری سے
 مکر تحریرین بھی فیہ شعرین بھی مولف نے (پے) کا قافیہ بندھا ہوا دیکھا ہے اسوقت
 وہ شد جانزدہن نہیں اور نہ شاعر کا نام یاد ہے عرض دہلی لکھنویں اس حرف
 بھی اختلاف نظر ہے کہ لکھنویں (پے) بغیر یا ہے تختانی یا ہے تختی سے اور دہلی میں
 (پے) یا ہے تختانی جمول سے لیتے ہیں + اور اس (پے) یا ہے کے معنی واسطے کے بھی
 ہیں کہ فارسی میں (براسے) کہتے ہیں اس کے اس شعر میں (پے) اور اس کے معنی واسطے
 کے دونوں کی مثال موجود ہے لاکھوں نے کاٹ کے سر رکھنے کا آل کے حضور
 انگلیان ہو گئیں دست پہ جو دو چار جدا

فائدہ صبر و استقامت و حکم کہی ایسا نظر استعمال کرے تین جو مذکر اور مونث میں
 کیا ان کام و وجہیہ نظر آدیا جو علامت تشبیہ کے لئے آتا ہے مذکر کے لئے ہے اور
 اس کے اٹ کو جب یا ہے معروف سے بدل دینگے تو مونث کے لئے ہو جائیگا + کہی اسکی
 بار (کیا) اس کے تین پہلے تبدیلی واقع نہیں ہوتی اور مذکر اور مونث دونوں کے
 کام آتا ہے جیسے ناسخ فرماتے ہیں سے گرم ہے کیا عکس تیرے رو سے آتشناک کا باد آئینہ کی
 پشت کا معدوم سب پارہ ہوا + عکس مذکر سے معنی یہ ہو سے کہ عکس رو آتشناک کا کیا گرم
 ہے اور مونث کے لئے یہ شعر ہے کیا بات نکالی ہے خطا پر سے معنی یہ مضمون وصال بہت

شعور کا بھی ہے + یعنی بات مونث سے معنی یہ ہو کہ کیسی بات نکالی ہے +
 قادیان اور یہ کیا - کوئی معنی پر مستعمل ہے - کیا بمعنی شاید ناسخ سے چشم بدور
 آج آئے ہیں نظر کیا کالی ہما + نہ سبز خط کیا خزاں چشم کا چارہ ہوا + دوسرے
 مصرعے کا کیا بمعنی مستحضر ہے وہ سے شہد ہمال پر ہے کیا اسکو رنگ بدلا جو شیریں
 آیا - بچا کے کوئی ناسخ ہے ابر کو نصیب ہوا کیا چشم دیا یا ہے + ایک دم رونے لگنا ہے پر
 جو دم دہار ہوا + کیا بچا ہے کہ تیرے دیکھ کے رونا لگنا ہے کیا دہانی باری

کہ تبدیلی (۱) یا (۵) کی اسے معمول سے بطور سہی کے ہے۔ اور جب اصناف یا عطف
 واقع ہوا تو وہ لفظ فارسی ہو گیا اور فارسی میں (۱) یا (۵) یا اسے معمول سے ہمیں مدنی
 اسی لئے انصاف ایسے موقع پر حرف روابطہ کے استعمال سے کہتے ہیں اور بحالت ہماقت
 و عطف لفظ + اوسکے آگے حرف معنوی کو ہمیں لاتے لیکن دوق دہلوی نے اسکا
 حال نہیں رکھا اور فرماتے ہیں کہ کوسوں کیا تنگی رہا کہ ہمیں حاسے سر اوٹھانے کو +
 تنگی میں اصناف واقع ہے اسلئے زبانی کی اسے معنی یا معمول سے بدل نہیں سکتے +
 اور اوٹھانے کا قافیہ (کہ حسب قاعدہ ہندی اسکی (۵) یا معمول سے ملگنی ہے بلکہ
 متقابل یا معمول چاہتا ہے اور حسب محاورہ ماوجود بقاعدہ ہونے کے رہا کہ کو +
 طرف کیہتا ہے اور قاعدہ کے رو سے رہا اور دوسرا ہمیں سکتا + عرض یہ قافیہ عطف
 کشمکش میں پڑ کر آخرا اوٹھانے کی تعین کرتا ہے اور تنگی رہا کو لونا ٹرٹا ہے + یہی حال
 آب و دہا کہ ہے کہ واو عطف کے ساتھ اسکی (۵) یا معمول سے ہمیں بدل سکتی +
 ماچار عطف کو لونا پڑتا ہے + ساعر کو ان باتوں کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ حسب
 لفظ میں الف مذکر یا اسے معنی ہو یعنی حوالہ ما اسے معنی یا معمول سے بدل سکتی +
 اوسکے آگے اگر حرف معنوی لائے کی ضرورت ہو تو اسکو مصاف اصناف الیہ یا
 محطوف محطوف الیہ وغیرہ کہیں نہیں تو سہی حالت ہوگی + اور اسبطحہ درمیان ہوگی
 فاکندہ صدر و ستم (پ) کا حرف مدنی کے معنی دیتا ہے فارسی میں (مر) اناب
 بمعنی کہتے ہیں اردو میں یہ حرف محف بھی آتا ہے یعنی (پہ) را، اہلہ گر کر +
 ضرورت و رل + لکھو من ماسج تک لے تو خائر رکھا + مگر رشک لے اسے تحقیق
 تا جاسر قرار دیا اور ایسے کلام ہے اسے تحقیق کو تحقیق کر دیا + لیکن خواہہ دوسرے
 اور بحر وغیرہ متاگرداں ماسج لے ماسج کی تقلید کی + اور دہلی میں راہ ہلہ کو سابق
 کر کے اسے معنی کو جو واسطہ اظہار حرکت یا قبل کے یکنوی میں ضرورت سے سے یاری

جائز نہیں مگر عوام اسکا خیال نہیں رکھتے +

فائدہ صدر و شائر و ہم اور حالت جمع میں لفظ مونث کی جمع جب فعل سے ثابت کریں گے
تو علامت تائید کا لانا مستحسن ہے اور لائین تو بھی خلاف محاورہ نہیں جیسے ظفر کہتے ہیں
جس سے چار انگلیں تری اسے آفت جان ہو گئیں + نیرسی اور سکے جگر کے پار مڑگان مڑگان
(یہاں مڑگان میں ہو گئیں چاہتا تھا)

فائدہ صدر و شائر و ہم جب دو لفظ مذکر و مونث باہم آئے ہیں تو فعل میں خواہ بے
اسم صفات یا بسبب اسم صفات کے آجائیکہ اوکی ضمیر بصیغہ مذکر بولی جاتی ہے ظفر کو جلا
پر دانہ جلا اور شمع کے لیے دیر کی + لیکن آتش سے محبت کی جگہ دونوں ہی میں ہوا ہے
نوشنا عارض بہ تیرے خط بھی ہے اور زلف بھی بگلتے نظروں میں مری کا فریبکہ دونوں ہی میں
دینے چکے ہیں میں ضمیر میں مذکر کی ہیں اور پروانہ کے ساتھ شمع اور خط کے ساتھ زلف
مونث مگر پہلے شعر میں بے اسم صفات اور دوسرے شعر میں اسم صفات کے سبب کہ انوکھا
لفظ ہے ضمیر میں مذکر ہو گئیں +

فائدہ صدر و شائر و ہم جب کسی لفظ مذکر کے آخر میں حرف عین ہوتا ہے اور اس لفظ کو
جمع کرنا ہوتا ہے با حرف ر و ابطل کے آئیے سبب گرا نا ہوتا ہے تو بقا علیہ الف غیر اصلی
عین بھی ہائے مجہول سے بدل جاتا ہے ظفر ۵ خیال آجائیکہ جسوقت تیرے قدموز و نکلانہ
تو مصرع آہ کے کیا کیا ہمارے دل سے ڈلتے ہیں + لا اعلم ۵ رکھا جو اپنے ہاتھ کو
اک وزن ہو گیا + مصرع کو تینے سرو کے موزون بنا دیا +

فائدہ صدر و شائر و ہم + حرف ر و ابطل یا جرو و فاضل معنوی جب ایسے لفظ مذکر کے ساتھ
آسمین جن میں الف یا اے مخفی ہو تو اس الف اور اے مخفی کی تبدیلی تقریراً
اور تحریراً یا سبب مجہول سے ضرور ہوگی + مگر جب اس لفظ میں مضاف مضاف الیہ یا
عطف واقع ہو تو وہ الف اور اے مخفی یا سبب مجہول سے بدل نہیں سکتی + وجہ اسکی

یہاں اسکا نشان ہو کہ قرب صمیر ملکر کی ہے اسلئے علامت مذکر لکائی گئی ہے۔ علامت
 یہ کلیہ سمجھنا چاہئے کہ جو لفظ اگر عورت کے لفظ کے ساتھ ہو تو صمیر فعل مذکر ہی کہی جائیگی۔
 قائمہ صدر و حیار و ہم کہی اصلی دو چیزوں کو بصیغہ واحد ہی ماضی میں ہے تو اگر شر
 لکھنوی کال کے لفظ کو کہ دو میں واحد ماضی سے ملکر رہتا ہے آریکا اوستے دیبا
 صدر سے در یہ و در وہ اسکاں لگاؤ اور اسبطرح انگلہ کہ دو میں حواہ و ز کہتے ہیں
 دم بھر جو دیکھتے تھے ای رنگداری انگلہ چرگاں کے رماوے کے لئے لکھ گری انگلہ
 تاس سے ایسی تری مونی کی گئی ہے جو لڑکی انگلہ توڑے گی اس اسی جاں بہ اشکوں کی لڑی
 انگلہ آتش سے خوب آگاہ ہے بھارے کے دوسری انگلہ چیم شکوہ ہے لڑا ماضی میں
 انگلہ و تہ سے تری بار کی مادو سے بھری انگلہ دیوہ ہوا سے کہ دیکھ دیوہ
 انگلہ کے و ظہیر ہے کہ دونوں کاں اور دونوں آنکھوں سے ملکر ایک ہی فعل ایک ہی
 دعوہ واقع ہوتا ہے اسلئے لکے واسطے فعل میں جمع اور واحد دونوں میں آتی ہیں۔
 تلبیہ اگر کہا جائے کہ یہ وہم و سب ہیں کیونکہ رحسار بھی دو میں اور او کی صمیر بھی
 فعل حاضر جمع دونوں طرح آتی ہے۔ آتش سے راہ ہستی میں رحسار قسم سے زندگی چ
 تارہ دم کرتا ساغ کو ہے تکیہ راہ کا دکا ایک ہی رحسار کا عشق تھا ہاں دونوں خیال
 میرا وہن ہے کیونکہ تکیہ سے مثال دی ہے اور تکیہ واحد ہے اسکا جواب ہے کہ بھار
 سے مراد تمام ہے سے بھی ہو سکتی ہے اسلئے دونوں کو ایک قرار دیکر مادہ اور اسبطرح
 عالم حاضر فعل واحد علی ستاہ نے کیونکہ معروہ مادہ ہے اسکو بھار اس کے رج پہل
 کہائے لگاؤ صمیر عساق پر بس سائب لہرائے لگاؤ
 قائمہ صدر و حیار و ہم کہی اصلی دو چیزوں کو بصیغہ واحد ہی ماضی میں ہے تو اگر شر
 جمع تاست کر دی تو فعل سے اور کے جمع تاست نہیں کرتے۔ جیسے طغ سے تھلا دی گئی
 طغ اور مد کرے سارے وہ ماد رکھ کہ جو میں اس کے ماو کی باتیں یہاں (یاو کیس تین) کہا

اس میں جب کالفظ مخذوف ہی یہاں وجہ کالفظ بھی مخذوف ہو سکتا ہے جو مونث کی
 مگر سامع کو سرگزشت حال وجہ لفظ کا ہونگا بلکہ یہاں حسب محاورہ سبب ہی کا محل سمجھیں گے۔
 درختان شاگرد اسیر ہے سادہ لوحی اوسکی روشن ہے مگر تم ہو پڑا آئینہ ہر دم جو
 ہوتا ہے مقابل کیا ہوا بدیعے کیا ہرچ ہوا کیا نقصان ہوا واضح ہو کہ ایسے مقام پر ضمیر
 مذکر ہی کا استعمال ہوگا مونث کا استعمال سرگزشت جائز نہیں اگرچہ باب کالفظ مخذوف ہو سکتا ہے
 قائمہ صمد و وار و ہم اور علامت متکملہ اگر مخذوف کی جائیگی یعنی (میں) تو مذکر کے
 لئے مذکر کی ضمیر دور مونث کے لئے مونث کی ضمیر فعل سے نابت کی جائیگی بطرح انعام
 موصوف کی اس شعر میں صمد حسن کی سرکار میں لینے کے دینے پر گئے ہاں و جاتی رہی
 ہو سے کا سائل کیا ہوا + یہاں تکلم مذکر ہے + اسلئے ضمیر مذکر آئی اور اگر متکلم مونث تھی
 مونث کی آئنگی جیسے ہاں و جاتی رہی ہو سے کی سائل کیا ہوئی + اور مخذوف ان دونوں
 میں کالفظ ہے +

قائمہ صمد و وار و ہم جمع کو بصیغہ فعل مفرد بھی باندھنا جائز ہے + شکیل سید محمد
 فیض آبادی سے در وقت سے شب و رات میں گریاں آنکھیں ہاں اس سے بزرگ عمر و اندوہ
 بہلا کیا ہوگا بدیعے کیا ہو گئے چاہتا تھا +
 قائمہ صمد و سمیر و ہم (جو) کالفظ اگر تھا کسی جگہ میں آتا ہے تو بصیغہ مذکر استعمال آتا
 اور شخص کالفظ اس کے آگے مخذوف سمجھا جاتا ہے یعنی جو شخص باہو کوئی بجائی شخص
 اسلئے مرد کالفظ لکھا ضرور نہیں + اور اگر مونث باندھنا ہو تو عورت کالفظ لکھنا ضرور ہوگا
 یا وہ لفظ جو مونث ہی استعمال کرنا ہوگا جیسے جو عورت آئی یا جو لڑکی آئی + اور اگر آئینہ
 اور جائے والوں کی تقسیم میں مونث و مذکر دونوں توجہ کی ضمیر مذکر ہی استعمال پائی
 اور شخص کالفظ اس پر مخذوف سمجھا جائیگا جیسے غالب سے بوی گل ناز دل و دوجہ نخل
 جو تری بزم سے نکلا سو بہان نکلا بوی گل مونث ہے اور دل اور دہو و دیگر میں

فائدہ صدر و ششم العاط حوا یک ماعت یا قوم کے لئے مستعمل ہوں مگر میں گواہوں
ماعت میں موت نکلی ہوں جیسے مسلمان ہندو سرہن وغیرہ +

فائدہ صدر و ششم نام ماروں کے اور اوقات مار کے موت میں جیسے نقل ظہر
عمر وغیرہ سواروں کے مولف کہتا ہے کہ محل وغیرہ میں مار کا وقت محدود ہے +
اور میں کسی وقت مار کا نام نہیں مان قلم مار کا نام ہے + اس کے مقابل میں بہت شہور
فائدہ صدر و ششم نام اوقات ستاروری کے موت میں جیسے جمع و پھر متعز وغیرہ +
فائدہ صدر و ششم نام مذکور اور دریاؤں کے موت میں جیسے لکھا حمدا وغیرہ +
مولف کہتا ہے کہ یہ کچھ کلیہ ہیں + کیونکہ بہت سے دریاؤں کے نام مذکور بھی ہیں
سب سے سرحو +

فائدہ صدر و ششم نام کتابوں کے موت میں جیسے گلستاں بوستاں وغیرہ سواروں کے
اور سواروں کے حلقے آسمان میں اور ہور ہو +
مولف کہتا ہے کہ یہ کچھ کلیہ ہیں + کیونکہ قاتوس بھی مذکور ہے +

اب قواعد چار متعلق تائید و تذکرہ مولف کو جو شعرا کے کلام سے لیں
معلوم ہوئے لکھے جاتے ہیں

فائدہ صدر و ششم محدود حالت میں صمدیہ کلمات شعرا سے لیں پائی جاتی ہے جیسے
ہیں اشعار میں واقعہ کا لفظ محدود ہے اور صمدیہ اس کی تذکرہ بھی گئی ہے (صغر ساگر
کچھ سجادے آپ اور شہر آئین تو انا اسراستہ لیں جس + پھر کوئی لوجہ کہ کیوں اے
اہل محل کیا ہوا - یعنی کہ واقعہ ہوا انعام شاگرد ایسا ہے رو رو اس سکندر کے رسم میں
پوچھ کوئی کہلئے رونی ہے تو اس مجمع محل کیا ہوا یعنی کیا واقعہ ہوا + بہار ستا کر دینک
سے تیرے دیوانے کے مالے لیں داؤدی تھے + موم کیو مگر ہو گئے طوں و سلاسل کیا ہوا +

یا کوئی جائزہ نہ دیا اور دیکھو کہ ہر ایک کو جس سے ہے
یا موسم پر اسکا اطلاق کیا گیا ہے یا ایک شخص پر اسکا اطلاق کیا گیا ہے
یا ان کا واحد پایا نہیں گیا +

مگر وہ کہہ کر اگر ایک جملے کی مبنی بنا یا فاعل دو مکر کر کے ہوئے ہوں فعل ماضی
ہوئی ہے اس میں سے وقت و دواعیہ سبب آرزو کیوں ہوئے ہیں یوں بھی تو
موجود ہے و عذاب تھا بہ آتش سے الفت نے مجھے ہر اس مہیت نے اسے مارا ہوا
بیک آتش یک جان و دو قالب تھا بہ اور جب ایک مذکر اور ایک مؤنث کے ہونے کا
اول کا اکثر رہا کرتا ہے وزیر سے قصریلی کا نشان پائے تھیں دنیا میں ہم نے
ت فائدہ کیا صرف سر مجنون ہوا +

مگر وہ کہہ کر کسی الفاظ واحد ایک جملے میں آوین سب یک جہ سے نہیں ہوتے +
میں سے مائے اکبار وہ لطف ہے ہم جوڑ دیا + آتش و خلاص و دلا سا گرم جوڑ دیا +
میں سے دل قابل محبت جانان نہیں رہا بد وہ ولولہ وہ جوش و طغیان نہیں رہا +
میں غلب کا کلیہ انکے خلاف دیکھا گیا + تیرے در کے لئے اسباب نشاط آمادہ +
کیونکہ جو خدا نے دے جان و دل و دین +

مگر وہ کہہ کر جو چیز نامعلوم و مخدوف ہو جب محل مذکر مؤنث ہو کرتی ہے صیغہ
نے کیا وغیرہ میں سے اور ہی کہہ پڑا دیا اس کے بعد و تسمیوں کے پڑنے کو گونجے +
میں میں سے اس کے خوب چینی + بے پر کی اور طانی کسی کی نہ سنی + ہمارے دو گونگی
و غیرہ وزیر سے ہو گئی صیقل بھی ظالم باڑہ بھی رکھی گئی یہ تو جو بڑا ہم سے بن آئی تری
دار کی +

مگر وہ کہہ کر جس لفظ کے آخر میں یا قبل مفتوح ہو مؤنث سے جیسے سے
غیرہ مؤنث کہتا ہے درست ہی مگر وہ سے کے مذکر میں یا کو ص + یعنی دے میں
اور یا شہر کا لفظ مخدوف سے رہے میں ملک کا لفظ کے و تو بدشاہ کا نام ہے +
رہا جب کا آمد شہر نے خود کے معنی پسینا اور حے کے معنی فیلہ معروف حاتم طائی +
رہے ہمارے صفت یعنی شہر کا کہی پران سب کو مذکر کہتا ہے +

بہم ارک
اشفاق

فائدہ نو و دشت جب کسم مذکوروں عہد ماقبل الف میں آخر ہوا وہ الف یا
 بدل پانا ہے جسے گویا الف واحد اور کوئس جمع + مکر موت میں بر خلاف مذکور
 جمع کے متعلق ہیں ہوتا ملکہ اسکی جمع یا اور یوں سے ہوتی ہے
 یا اس میں آئندہ آئیں +

فائدہ نو و دشت الفاظ کے مفہوم بر مقدار کا اطلاق ہو جمع ہیں ہو مذکور
 کہ کوئی کچھ ترساک موتک ہشش وغیرہ کرب الگ اقسام ساں کر
 سے زور و زور و مال دبا کچ دئے ہائے ملک کوں ہی راحت کی حوصل
 دئے + چہ ہا شش کا اطلاق عدد پر ہوا اور بیج کا بھی کہ وہ اقسام کا ہوتا ہے
 رد اور رد مال کو مقدار ہوئے ہے واحد میں الیہا ہی مارشیں ہو جمع
 آئیں وغیرہ جب الگ الگ ساں کی جائیں +

تلمیہ مولف کے یہ دیکھ کر اسے اس مذکور کے جسکے آخر میں الف ہو کہ اس کے
 مدلی باے محمول سے جمع کے وقت ہوتی ہے اور حروف آخر کے الفاظ مذکور
 کوئی علامت جمع ہیں اور کسی کچھ کچھ میں ہوتی ہے + اور موت کے لئے علامت
 مقدار میں ہو چاہے واحد ہو اور جسکے لئے حسن لفظ کے آخر میں سوائے بائے
 مذکور حروف (ن) سے جمع ہوئی اور کوئی اور شکل ہے تو اس کے لئے اور
 سوائے دیکھو ساں علامت + مکر موت کی جمع کسی صورت میں کسی
 فائدہ ہر م الفاظ مذکور موت کی جمع حروف عامل کے آئے سے و ل و
 یوں سے ہوتی ہے جیسے آری یوں کا سندہ بندوں + ساق ہوں
 مرد و دین کے دیگرہ لیکن جسکے مفہوم ہر مذکور یا حسن کا اطلاق ہو کسی
 جمع میں ہوتی ہے کہ ان میں الگ الگ ہوتا ہے جہاں لون کا + و ل و
 وغیرہ + مکر و دین کے دیگرہ لیکن اس کے خلاف آری یوں وغیرہ

اس سے کہ خبر مذکور ہو یا مونث + اور واحد ہو کہ جمع جیسے اوسکے لڑکا ہوا۔ تیرے لڑکی ہوئی
 وغیرہ وزیر سے پہونچا ہے بڈیاں سنگ و لدار تک عری + لیجاے چونچ میں جو نہیں ہیں
 ہمارے ہاتھ + ایسا ہی کہنا اوسکے سبزہ آغاز ہوا۔ اسکے پیٹ رہ گیا۔ اسکے لات ماری۔
 اوسکے پھر یاں ہو گئیں۔ اسکے ٹنڈیاں نکلیں۔ میرے لڑکا ہو گا وغیرہ پس اس میں
 لفظ (تین) یا (کو) مقدر ہے یعنی کہنا کہ (اوسکے سبزہ آغاز ہوا) گویا یہ کہنا ہے
 کہ (اوسکے تین یا اوسکو سبزہ آغاز ہوا) +

فائدہ نو و دوسم لفظ چاہئے ماضی مذکر کے ساتھ متعلیٰ ہوتا ہے اگر چہ حالت
 مونث پر کرتا ہے جیسے لاکش گاڑا چاہئے + اور لفظ (سنے) اوسکے ساتھ متعلیٰ
 نہیں ہوتا ہے کیونکہ اس صورت میں وہ فعل فعل نہیں رہتا بلکہ امر ہو جاتا ہے
 آتش سے روزن دیوار چیمون کو بنایا چاہئے + خانگی معشوق سے آنکھیں لٹایا کر +
 فائدہ نو و دوششم مصدر کو جب دوسرے فعل کے ساتھ مرکب کرتے ہیں
 اوسکی علامت کو محذوف کر دیتے ہیں جیسے (میں نے اوسکو نکال پایا) وغیرہ پھر
 اگر تانیث کے لئے ہر تانا ہو تو تانی تبدیل پاتا ہے اور اول بحال خود رہتا ہے جیسے
 کہتے ہیں (فلان عورت بکا جانتی ہے) رندہ نظر لطف بھی تم جانتے ہو خوش ہو
 یا فقط آنکھ ہی غصہ کی دکھا آتی ہے + فاتحہ رند کی تربت پر بڑ ہو بھول چڑ ہو
 کیا تمہیں شمع ہی مرقہ ر جل آتی ہے + اسیر سے جیتا ہوں تو کہتے ہیں یہ کس
 کام کا جینا + مرانا ہوں تو کہتے ہیں تجھے مر نہیں آتا + غالب سے ہے کچھ ایسی ہی بات
 جو چاہوں + ورنہ کیا بات کر نہیں آتی + مولف سے ہے وہ لب ہلا کے رہ جانا
 + ابھی کچھ بات کر نہیں آتی +

فائدہ نو و دوششم جب بعد بیان ہو اور اس کثرت بتانا منظور ہو تو جمع کی
 ضرورت باقی نہیں رہتی ناشعہ تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو + لاکھ زخمیر
 تری گیسو خمدار کی تھی + آتش سے دلو اوں آنکھوں کا دیوانہ سچہ صحرانے +
 سیکڑوں ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھلایا + ایضا آہ شرفشان کا خبر ہو
 شب فراق + لاکھوں مکان اور سن سنی مرادوں میں جلا پر شہید و بلوی سے

لطف و کرم فرمائیے۔ جو چلی ہوئی ہو بھی جو روح و حیا و چاروں ہونا مصدر رہتا اس کے الفاظ
 یاے حروف سے بدل کر ہوئی کہا اس بطرح تاسع ۵۵ حوا میں وہ آیتا کیوں اس
 کرے وعدہ یعنی کہ جدائی میں مخلوق پیدا آئی ہے آنا مصدر رہتا اس کو آئی کہا مگر اس
 تبدیل کو اوپر طریق ضرور بین اول نہ کہ وہ مصدر راہ ہو پس ۵۵ ہیجاہ اسے تو ایسا
 ۵۵ آسار سے ال بھی جاں دینا ۵۵ دوم نہ کہ مبتدا اور خبر کے درمیان حرف انصاف
 واقع ہو و نیز یہ کہ گوارا ہے یہاں لکھی ہو شک کا ۵۵ ہو کے ڈھیلہ صفت اور سے یہ
 ۵۵ مہ حاک کا ۵۵ بسم ۵۵ الہاں وہی کا سامنا کیا ۵۵ مٹی میں ہوا کا کھا مسا کیا ۵۵
 لیکن ۵۵ لکھی کے محاورے میں فرق ہے یہی دلی والے ہو شاس قاعدے کے ماسد میں
 اور لکھی والے کا ہے اسکا لحاظ رکھیں چنانچہ اس کے کہتے ہیں ۵۵ سرشک دہا ۵۵
 ترے دہو ڈالو لکھیان کو ۵۵ اس میں جنہوں سے تبدیل آید و محترم پائی ہے ۵۵
 اور رسم کہتے ہیں ۵۵ حاک کہ یہ لکھی میں یعنی ۵۵ ہے ساس کے منہ میں لکھی ہوئی
 اور کہ ہے اس کے خلاف کہتے ہیں و نیز یہ آما وہوں پھر کہیں تہہ شکلی پر ۵۵ قطع کی صدا
 محکوم سما اس میں اہما یعنی شافی بہین اچی کی محکمہ کہا ہے ماس میں اہما ۵۵
 تنگ آیا نو۔ کچھ قید جاہ بہ آساں میں کڑی اوٹھا ۵۵ ایسا ہی جمع میں بھی و نیز یہ
 اس سے دروازہ کا انھا سگر او تر آہ ۵۵ سیکڑوں روڑں سنائے تھے تھے دیبلہ ۵۵
 موالہ کہتا ہے کہ صاحب دیو کے یہ جمع کی مثال کس طرح دی کیونکہ روڑں مذکر
 اور سیکڑوں کے واسطے حرف تہ کا آنا ضرور ہے ۵۵ ہونا مصدر کا الف بھی
 یاے محمول سے بدل گیا ۵۵ حالانکہ صاحب دیو کے یہ قاعدہ اس حالت میں
 لکھا ہے کہ جب مبتدا موث ہو اور خبر مصدر اور یہاں مبتدا بدل ہے اور خبر مبتدا
 فائدہ نو و مضمون لفظ معنی با واحد مذکر سے یا جمع مذکر کہیں موث دیکھیں
 نہیں آیا پس دیکھو ۵۵ مطلب کی بات کہہ چکے اول سے رات بھر معنی بھی تہ
 جیسے ہو کہ لکھی میں ۵۵ اسیر ۵۵ دسا ۵۵ راہ راستہ ۵۵ لیلی عروج ہے ۵۵ معنی
 یہ خط استوا کے میں ۵۵ لیکن اس کی جمع لفظ معانی واحد موث ہوئی ہے ۵۵
 فائدہ نو و جہاں رقم لفظ کے ۵۵ مجاہد لفظ ۵۵ کو کے اکثر متعمل ہوا کہ یہ ہے ۵۵

کچھ قواعد کتاب دوسرے کے لئے چاہئیں

فائدہ ہشام و دہم بعض الفاظ مذکور کے آخر میں الف یا ہائے غننی علامت مذکور نہیں ہوتی لیکن صورت جمع میں فعل کے ضمیر جمع کی جاتی ہے واحد نہیں آتی ہے جیسے دسویں اور گئے ۱۱ اور دسواں اور گیا محاورہ نہیں ہے +

مولف کتاب مذکور ہے کہ اس طرح بعض لفظ ایسے ہیں کہ وہ واحد نہیں بولے جاتے + جب بولینگے جمع بولینگے جیسے لوگ کا لفظ کیونکہ یہ لفظ علامت جمع کی ہے + اور اس طرح معنی کا لفظ ہے مگر بعض اوستادوں نے اسکو واحد بھی باندھا ہے نیم دہوی سے مطلب کی بات کچھ نہ سکے اون سے رات بھر معنی بھی منہ چھپائے ہوئے گفتگو میں تھا کہ بہت جمع باندھتے فائدہ ہشام و دہم جو لفظ مذکور یا مونث ہو اسکی جتنی صورتیں بدلیںگی یا جو کچھ اوزان و تفریط اور تغیر و تبدل اسکے حروف ملحق ہو گا وہی رہیں گے جیسے تہوار اور پشوار + تباہ اور طہاک اور تہ اور تہاہ اور دامن اور دامن اور تہر اور تہر + اور سکندر +

فائدہ نو دہم جب علامت جمع کہ ہیں کا لفظ ہے جملے میں موجود ہو اور فاعل یا مفعول یا کسی تبعیت فعل کو لازم ہوتی ہے مونث ہو تو فعل کو جمع کرنا لازم نہیں جیسے (رژدیان گئی) میں کہیں گے نہ کہ (رژدیان گئیں میں) مگر گذار نیم میں نیم نے اسکے خلاف باندھا ہے وہ تھا اک کمال پر دیرین + جیسے اکی تہیں + سنے انگہیں دیکھیں + آنچہیں دیکھی جاہتا تھا او سوئے نیم کے اور کسی نے ایسا نہیں استعمال کیا +

فائدہ نو دہم جب فعل مرکب ہو شق اول دونوں حال میں جمع نہیں کیا جاتا جیسے دینا دی گئیں کو روٹیان دین گئیں + اور روٹیان دی گئی میں کو روٹیان دین گئیں میں نہ کہیں گے +

فائدہ نو دہم جب مبتدا مونث ہو اور خبر مصدر تو حرف آخر اس خبر (لئے) مصدر کا بانیہ حروف بدل جائیں گے جیسے صیحا کہتے ہیں سے اکتے میرے حال میں

ہندہ صغیر کے نزدیک اس میں بھی شہرہ نامہ کا لفظ مافی الذر میں ہے مگر عورتوں کے محاورہ میں
 بعض جیسے ترہ شری مارہ وفات شب سراج عید کز مد سوٹ میں +

اور محرم وغیرہ مذکر اور بعض انہیں سے شعر کے محاورہ میں بھی ہیں +
 قائمہ حسن کلمہ کے آخر میں لفظ آب آتا ہے ماسد بالاب دولاب سیکلاب سماں
 بیلاب وغیرہ کے مذکر لولا حاتم ہے +

قائمہ حسن کلمہ کے آخر میں لفظ آں ہے اشہد خاتماں دودماں آسماں کے مذکر آہی
 استثنائیں آسماں کے کہ یہ استعمال موسیٰ ہی +

قائمہ حسن لفظ کے آخر میں لفظ آں ہے وہ غیر مذکر لولا حاتم ہے ماسد کارواں
 پچواں آواں لپٹواں آواں جاواں برجاواں ساواں پہلاواں
 کواں دسواں پانچواں ساواں آٹواں نواں دسواں وعرہ سیاہاڑی
 لفظ نواں کے کہ یہ سوٹ ہی +

قائمہ حسن لفظ ہندی کے آخر میں کلمہ دس آتا ہے وہ سوٹ لولا حاتم ہے ماسد پانچواں
 ساتویں نویں دسویں گیارہویں بارہویں وغیرہ +

انتہا مولف کہتا ہے کہ یہ وائز و صاحب کتبخانہ طور کلیہ کے لکھتے ہیں اس سے
 کسی قاعدہ کا استنتاج نہیں ہوتا مگر ان لوں سمجھنا چاہی کہ (ال) من الف علامہ
 مذکور (جس) میں باسے تختالی علامہ موسیٰ ہی نسبت بدلی ماسی کے مذکر سوٹ
 ہو سکتے ہیں +

قائمہ مشتاد و ششم حسن لفظ کے آخر میں کلمہ (مار) آتا ہے ماز و دمار رنگار
 کار و مار گھبار دربار وغیرہ کے مذکر لولا حاتم ہے سواں جو تار کے کہ یہ بعضوں کے
 عندہ میں موسیٰ ہی + سندھ صغر کہہ دیکھا حوسار اسم صغیر اسکو مذکر میں کہہ سکتے ہیں +
 قائمہ ہستاد و ششم حسن کلمہ کے آخر میں لفظ (کار) آتا ہے ماسد سرکار و کار
 برکار جہکار کھسکار پہنکار و تکار وغیرہ کے سوٹ لولا حاتم ہے +

اور فاعلیہ و بلوغی سے قسری اپنے اردو رفیعون میں اردو کو مذکر لکھا ہے جسکا ذکر تعجب ہے
جناب آزاد سے مذکر لکھا گیا تھا میں کیا ہے +

فائدہ ہشتاد و نہم اعداد کے جملہ اسماء معدودہ مذکر کے ساتھ مذکر اور معدودہ
مونث کے ساتھ مونث بولے جاتے ہیں مثلاً ایک کام کو (ایک کام کیا) اور سو کاموں کو
(سو کام کیے) بولینگے اور ایک بات کو (ایک بات کی) اور سو باتوں کو (سو باتیں کہیں)
بولینگے۔ صرف کلمات ہذا کے نزدیک اعداد کی تانیث و تذکیر ہمہ نہیں اپنے معدودہ کے
تابع ہیں بجز اسکو قاعدہ سمجھنا کیا ضرورہ + ان کی چیز کی تعداد بیان کی جائے فعل میں
اوسکے جملے مذکر ہوں تو مذکر اور مونث ہوں تو مونث کر دیتے ہیں اور کبھی فعل میں جمع کی
جگہ واحد ہی کی ضمیر آتی ہے اسکی کیفیت جمع میں لکھی جائیگی +
فائدہ ہشتاد و نہم آواز کے جتنے اسماء میں مانند کو کو قلقل چٹ چٹ غٹ غٹ چم چم
وہم دہم و تڑا تڑا تر و غیرہ سب مونث بولے جاتے ہیں +

پندرہ حکم کے نزدیک اسمیں بھی آواز مافی الذہن ہے + مگر وہ شے جس سے بہ آواز
نکلے اگر وہ مذکر ہے تو مذکر اور اگر مونث ہے تو مونث بولنا ہوگا مثلاً برق لاجع میں
تڑا تڑا و رز و راسی لگائیں + کہ اوسکی اور انکھیں سو جائیں + یعنی جوتیان
لگائیں مگر سب لفظوں کے ساتھ شاندا اسکا برتاؤ ہوسکے پس وہی آواز مافی الذہن
ہوگی + اور اوسیکے سبب یہ الفاظ تانیث کہلائگے +

فائدہ ہشتاد و نہم بحر و عرض کے جملہ اسماء مثل طویل مدید بسیط ہرج رجز کل
و غیرہ کے مونث استعمال پاتے ہیں + اسمیں بھی بحر کا لفظ مافی الذہن ہے +

فائدہ ہشتاد و یکم عربیوں کے جتنے نام ہیں خواہ عربی ہوں خواہ فارسی خواہ
انگریزی خواہ ہندی کے مانند جہم صفر ربیع الاول ربیع الثانی جمادی الاول جمادی الثانی
رجب شعبان رمضان ہنوال ذی قعدہ ذی الحجہ عربی + اور + آبان و سدر
اردی بہشت بہمن اسفندیار و غیرہ فارسی + اور + جنوری فروری مارچ
اپریل می جون جولائی اگست ستمبر اکتوبر نومبر دسمبر انگریزی + کوہ کاکہ
الکھن و غیرہ +

فائدہ ہفتاد و ششم اور سیکھا اور ترہیا اور گشیا وغیرہ جو کلمے صوب کے ہیں
 وہی اشیاء مذکر کے ساتھ ملکر اور اشیا مؤنث کے ساتھ موت لولے جاتے ہیں
 مثلاً سیکھا کا اطلاق گندل اور شالاف (حکونورب میں رس کا ایک رنگ کہتے ہیں)
 دونوں پر کیا جائیگا۔ اور ترہیا گشیا میں سکھ اور تربیب دونوں کو کہیں گے +
 فائدہ ہفتاد و ہفتم رباں کے جتنے نام ہیں مانند عربی یونانی عربی رومی ترکی
 فارسی لکری ہندی پہا کایش و سحرکرت و غیرہ سب موت لولے جاتے ہیں سولے آردو
 کہ یہم ٹولف (جیسے کارآمد سحر) کے عدد میں مذکر ہے +

مولف کتاب مذکور کہتا ہے کہ اس میں سے زبان کا لفظ مافی الذہن ہے کیونکہ کسی ترکیب لولے
 رباں کا لفظ اس کے ساتھ لگا ہوا ہے پھر لہو و کو مذکر کہا گیا صرف وہ رباں کی جگہ
 لولی کا لفظ مافی الذہن ہو گا + پس عربی رباں یونانی رباں عربی زبان وغیرہ سمجھی جائیگی
 اور اسی طرح لہو و زبان عربی لولی یونانی لولی عربی لولی اردو لولی علی بن القباس
 اور السا کوئی محل خیال میں نہیں آتا جہاں رباں مالولی کا لگاؤ اس کے ساتھ نہ سمجھا جا سکے
 اور فقط عربی یونانی وغیرہ کو مذکر یا موت سمجھیں + ماں اگر زبان مالولی کی جگہ تول کا لفظ
 مافی الذہن ہو تو سب مذکر لولے جائیں گے مگر یہ تذکیر تول کے فقط کے سب سے ہے +
 جیسے زبان مالولی کے لفظ کے سبب ثابت + کہ لفظ عربی یونانی - ماں دو کو اسلمیر
 وعل بہین + میرے عدد میں یہ سب موت ہیں کیونکہ رباں کا لفظ مافی الذہن رہتا ہے +
 اور لکیر یہ کہا جائے کہ صرف عربی یونانی وغیرہ کو کسی موت لولے میں جیسے عربی لکیر ہے
 یونانی لکیر ہے وغیرہ + تو میں کہوں گا اس تقریر میں (تحریر) اور (کتابت) یا (لکھاؤ)
 لفظ مافی الذہن ہے کیونکہ ایسے فقرے کتابت کے لئے لولے جاتے ہیں + نہ کہ رباں کو لئے
 ہر حال میرے نزدیک کسی طرح ثابت اسکی نہیں جانی + اور تذکیر کی طرح انہیں
 بدین آئی + اور اگر عربی فارسی ترکی وغیرہ میں ماسم نسبت سمجھی جائے تو جہاں
 سب کے ساتھ لولے لگے تو وہ مذکر ہے اور جہاں رباں سے مراد ہوگی وہ مؤنث ہے +
 و اسکو صاحب کارآمد شعرا نے بھی مقبول کیا ہے +
 و آردو کا لفظ ہم ہرے مردک موت ہے اگر صاحب کارآمد شعرا ذکر کرتے ہیں

نو اسکو شمشیر سبکی - یا شمشیر آئی - اور تاج سبکی یا تاج آئی کہیں گے - اور تاج سبکی
 تاج کہیں گے تو ذکر بولنے کے جیسے شمشیر کا تاج سبکی - مگر میرے نزدیک تاج عقیدہ
 علام خباک سرخ قماش مذکر ہیں - اور شمشیر ہر بات مونت
 فائدہ پہنچا دو چہارم رنگ کے جتنے نام ہیں مثل آسمانی زعفرانی دانی
 آبی گلابی بادامی نارنجی شربتی اگری جینی فالسانی سنہری وغیرہ کے اشیا
 مذکر کے ساتھ ذکر اور اشیا مونت کے ساتھ مونت آتے ہیں - مثلاً آسمانی
 دانی چچی سنہری کا اطلاق پر این اور قبا اور انگر کھا لڑی دونوں پر ہوتا ہے
 مونت عرض کرتا ہے کہ میری نزدیک ان سب رنگوں میں یا سے نسبت ہو - اپنی حالت پر
 رہنے سے انہیں مونت ذکر کسی کا اطلاق ہوگا - مگر جس چیز پر یہ رنگ ہونگے اگر وہ
 چیز مذکر ہے تو ذکر اور اگر مونت ہو تو مونت کہی جائیگی نہ کہ رنگ یعنی ان رنگوں کے
 ساتھ نام اون چیزوں کا جن پر یہ رنگ ہیں کہنا ضرور ہوگا جنہر پر یہ رنگ ہوں -
 جیسے آسمانی قبا اور آسمانی انگر کھا - ٹیلے کے ساتھ یہی فعل مونت کی ضمیر کا اور دوسرے
 ساتھ یہنا فعل مذکر کی ضمیر کا بولا جائیگا - پس اس قاعدہ کا کچھ حاصل نہیں ہے - بلکہ
 ان رنگوں کے ساتھ اگر رنگ کا لفظ ہی لگا دیا جائیگا - تو وہ چیز جس پر رنگ
 اگر یہ مونت ہو یا مذکر - ضمیر فعل میں کسی کا اشارہ ہوگا مگر لفظ رنگ کا - اور وقت
 یہ سب رنگ مذکر بولے جائیگے - مثلاً اوس گنہ پر کیا آسمانی رنگ تھا اوس حادی پر
 کیا اجڑ آسمانی رنگ تھا - و علی ہذا القیاس

فائدہ ہفتم و چہارم صاحب کا بابہ شعرا تفسیری فصل میں لکھتے ہیں کہ تیلیا
 مونگیا سیاہ یا زغیدہ کہ اس ایک کلمہ امین سے ایک رنگ خاص کا نام ہے مگر
 حیرون کے ساتھ ذکر اور مونت حیرون کے ساتھ مونت آتا ہے مثلاً تیلیا کہت
 گھوڑا گھوڑی دونوں کو کہیں گے - اور مونگیا کا اطلاق کھات اور صافی دونوں
 کے رنگ اور سیاہ کو تر اور گھوڑی کو کہیں گے

ماو سو دیکر سیرایم عورت کا سراپا لگاتا ہے جب ہی اسم صفت متون کے ذکر
اور ہے جاتے ہیں۔

قایدہ ہفتاد و دو یکم ستر کے ختم نام میں سب موت میں سوا و تادہ کے ماری
اور پھول کے ہدی ہیں۔

تاییدہ ہفتاد و دو و وفم حکم ستاروں کے نام، مکرلوے جاتے ہیں سوا و تادہ ہادی
مستری برحق کے کہ چاروں اسم موت آتے ہیں ناسخ نقد حال لالی ہوتا ہے

مول لبرادس ماہ سے، مشتری رکھا ہے نام اتنے لے رحیم کا۔ سوا اعلام
کچھ مہ کھاں فقط ہیں۔ کہتی ہے مشتری ہی تیرا در حیدہ ہوں

سوا کتا ہے کہ کار آمد شرا کی اس سالوں سے موت ہو جائے ضرور ہیں کہ نایب
کیونکہ کثات کی غلطی ہی ہو سکتی ہے یعنی نقد حال لانا ہے۔ اور کتا ہے مشتری

کہہ سکتے ہیں چاہیہ اکثر الحاط میں صاحب کار آمد شرا کو ہی شک ہو گیا ہے اور
کتاب کی غلطی پر محمول کیا ہے۔ بیشک ایسی مثالوں سے شکس ہیں ہو سکتی۔

مگر یہ مشتری کے لفظ کو د کرات میں لکھا ہے اور اسکی مثال کسی استاد کے
اعلام میں پائی تھی اسوس اصل مسودہ الیا گم ہو گیا کہ اب ہیں ملتا اور اب اتنی

مہلت اور صحت جو پردیاں و چہرہ دیکھ کر سال کالوں۔ مجھے اس لطیفہ پر مد کر
ہونے کا ہی یقین ہے اسنے اصلی ماری سودف کے قاعدے میں بیے مشتری کو

داخل کر دیا ہے۔ نقلہ اختیار ہے مذکور ماہ ہے یا مونس

فی الجود ہفتاد و سوم کھ کے آہوں ماریوں کے نام لینی آج عقیدہ شمشیر
علام چنگ سرج رات فاشس سوٹ آتے ہیں۔ مولف کہتا ہے کہ اسکی

ماری وہی ہے کہ قرہ یا ماری کا لفظ قابل کے وہیں میں ہوتا ہے جیسے کھاتا ہے
ماری کی ماری آئی۔ یا تاج کی ماری۔ اور تاج کی ماری آئی

التمنا

اب کچھ فوائد رسالہ کار آمد شعرا۔ اور رسالہ دوپیکر سے ضم کئے جاتے ہیں۔
مع انتباہ اور اطلاع کے۔ اور کچھ فوائد اور جو مجھے کلام اساتذہ سے معلوم ہوئے ہیں
وہ بھی شامل کئے جائیں گے۔ اور سلسلہ فوائد کا برابر چلا جائیگا۔

فوائد ہفتاد و م بقول صاحب کار آمد شعرا۔ معشوق کے جتنے القاب ہیں مثل
دلبر۔ شکر۔ بیدادگر۔ ستوخ۔ گل۔ ماہ۔ تھر۔ محبوب۔ گداز۔ پری خیار۔ سیمین
گلبدین۔ جنگجو۔ خبرو۔ تذخو۔ خور۔ پری۔ جلاو۔ ستم ایجاد۔ قاتل۔ زہرہ
وغیرہ سب کو شعرا ذکر استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح عاشق کے جتنے القاب ہیں مانند بیتاب۔ بختواب۔ بھوار۔ دل شکار
رہزور۔ ہجور۔ جانناز۔ جان نثار۔ بیخود۔ دیوانہ وغیرہ سب کو شعرا ذکر کرتے ہیں
تکلف مولف عرض کرتا ہے کہ یہ بات مخصوص غزل کے واسطے ہے۔ گو
بعض شعرا نے بعض جگہ معشوق کو مونث کی ضمیر سے ہی باندا ہے۔ مگر عام طریقہ یہی
ہے کہ معشوق کے القاب مذکر استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر مثنوی میں یا قصیدہ میں جب
معشوق عورت ہو تو اس میں مونث استعمال ہونگے۔ اور معشوق مرد ہو تو مذکر استعمال
ہوگا کہ سب الفاظ اسم صفت ہیں اور مونث اور مذکر میں مشترک۔ یعنی اگر معشوق
عورت ہے اور عاشق مرد۔ تو جو اسم جسکے واسطے کہنا مناسب ہوگا اسی شخص کی
نسبت سے کہنا جائیگا۔ یعنی نبی بخش (مرد) کل رات کو بیتاب تھا۔ اور نبی جان (عورت)
آج دن بہر بیتاب رہی۔ و علیٰ ذہ القیاس۔ مگر دیوانہ کا اسم صفت خالص مرد کے لئے ہے
اور عورت کو اس واسطے کہ محقق کو یا محرف سے بداندیش اور کہیں گے دیوانی۔ لہٰذا لبت
عورت کے لئے یہی دیوانہ کا لفظ بول جاتے ہیں۔ جیسے نسیم لکنوی بکاولی کی قید کی
اینا بقول لکنوی میں دیوانہ کی مطلق العنانی ہے باعث رنگ گدائی مگر اس وقت میں

جیسے نایکا

مسلک

نکاحیہ ترجمہ جیسے سلطانہ

داو مجہول

امیر

لوں

جیسے

الف

جس اسم موت کا چہرہ آخر ہو جیسے وحید الدہا

لینا

جیسے کبیر ناظر - حمید ناظر - کبیر ناظر وغیرہ

اسرار پی

جیسے مٹا دینا

یا

علامات مشترک درک و موت

جیسے اصحابی ایرانی

پسند علی

جیسے بختیا - پھینا

الف تصویر

علامات جمع در

حب الف دیکر سے ملے

یائے محمول

میں جمع ثبات کی حاضری درجہ بای محمول جیسے امرود کھائے

فعل

سے جمع کائنات جو مع فعل کے جیسے دس لڑکھاے

عدد

علامات جمع موت

جس لفظ موت کے آخر بای معروف ہو جیسے ٹرپاں - روٹیاں

اں

جیسے سچن - قان - بیٹن - شایں - ڈالیں وغیرہ

یں

جیسے تباہ - تباہن - تباہن - تباہن

میں

علامات جمع مشترک درک و موت

سلام چنگ سرج رات لڑکھوں رات کے جیسے مردان سے - عورتوں کو

جیسے ایڑ کو - ایڑ کو - ایڑ کو - ایڑ کو

پسند علی

یہاں پہلا اوٹکا ذکر پہر مناسب ہے۔ بالائی اور تصریح اس فصل میں اسپر ہے۔
مقام پر ہوگی انشا واللہ تعالیٰ

اور سرد و جمع کی علامتوں سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر تذکر و تائید
و مفر و جمع حیوانات کی کہی نہیں جاتی۔ مگر وہی علامتیں آئین بھی داخل ہیں
اور تصریح ایک مقام پر کہی گئی ہیں۔ اب لکھنا تحصیل حاصل اور تطویل طویل تھا

بیان علامات تذکر و تائید و جمع

علامات مذکر

کیفیت	علامت
جس حالت میں یا پھول سے بحالت جمع۔ اور یا مفر سے بحالت تائید	الف تذکر
الف تذکر مذکر اوسی کی حالت پیدا کرے	بے مختفی
اگر الف کو اپنے ساتھ بدلے	یا بے پھول
ہندی الفاظ کی جیسے پنجابی	یا بے نسبت
بحالت ترخیم جیسو کر یا۔ پیرا۔ حینا۔	الف
بحالت ترخیم جیسے حسینی	تبی
بحالت ترخیم جیسے سنو	واو سرد

علامات مفر و مفر

جس حالت میں الف تذکر سے بدل سکے جیسے کرنی گوری

جیسے دولہن	ن
پڈ تائیں	ین
لہاری	نی
کھتری	انی

لکھے دیوانی۔ کمن لبت
نیم لکھنی بکاولی کی قید کی
نکلی گمانی گورا سوخت

اور ان دیلون سے جمادات اور نباتات کا بھی نماز اندکرومنٹ ہونا ثابت ہے
اور باعث اسکا علامات واسباب ہیں +

اسب اسباب و علامات کا بیان کیا جاتا ہے تاکہ وجہ تذکیر و تائید صاف ہو جا +

بیان اسباب تائید و تذکیر

فایده شخصیت و یکم کبر و قنغر یعنی چوٹا اور بڑا ہونا چیز کا اکثر سبب تذکیر و
تائید ہے جیسے کرتا کرتی بالا پانی +

فایده شخصیت و دوم شرافت اور خست یعنی عزت اور حقارت بھی سبب
تذکیر و تائید ہے جیسے ہونے کے ورق کو پٹا اور رائے کے ورق کو پٹی کہنے
ہیں حالانکہ دونوں قسم کے ورق قدر و قامت میں چوڑے بڑے نہیں ہوتے
یا جینے خلوت کہ باوجود تالی صدی کے جو علامت تائید لفظ عربی ہے شرافت
کی لاء سے ذکر ہوا جاتا ہے +

یا جو جوئی دمان و دانی +

فایده شخصیت و سوم بلندی و سنی مقابلے کی بھی موثر ہے تذکیر و تائید میں
جیسے زمین آسمان + عرش + کرسی + قلم لوح گمبے

فایده شخصیت و چہارم اصلیت اور نہایت بدگیر سے بدل کے جیسے بکری گھوڑی
شاخ پیر ڈال +

دو لہن

پہلے تائیں

لہاری

کبیرانی

فایده شخصیت

تائی

انی

بلکے دیوانی - مان لیت

نیم لکھنوی کلاوی کی قید کی

نارنگ لکھنوی

کے مکلف لوں لیا کرے بشرطیکہ تاعدہ گناہ نہ ہو + اور جس اصطلاح میں تاعدہ
 نہ ہو تو معصیائے اور مکروہات علیہا میں داخل کیا اور اسکی سبب اہل ریاکت سماعت پر
 مقرر کر دی تاکہ جو اعتقاد تاعدہ سے ہیں آئین اور مکروہات علیہا سماعت اور درست کریں
 پس اسوجہ سے جتنے تاعدہ سے عباد اور کے اسما کے تھے ہیں اور یہیں تاعدہوں
 کے مطابق عبادات اور عبادات کے اسما بھی منقول ہوئے ۔

قائد شہنشاہ صاحب قواعد اور دیکھتے ہیں کہ میں اسم کی تذکیر اور تاسیث میں اہام
 اور شک ہو اور لکھو نہ کر لوں تاہر ہے +

توضیح اسکی یہ ہے کہ جو اسم یا فعل لولا حایکادہ اصل میں فکر ہو گا تا وقتیکہ
 تاسیث اور اسکی سماعت یا معلومت یا اسباب معلوم ہو اور اس قول پر چند دلیلیں ہیں
 اول حالت اخیال میں کہ وہ ذکر ہو تاہر تاسیث میں کہا جاتا ہے مثلاً کہ جو کوئی چوری
 کرے گا وہ گنہگار ہو گا حالانکہ اس حکم میں مرد اور عورت دونوں یکساں ہیں +
 دوم یا مثلاً فرمن کیجئے کہ جس گھر میں صرف عورتیں ہی ہوں اور وہاں کوئی چور
 اور بیکار اور چور ہو جائے تو میری کہا جائیگا کہ کوں ایسا کرے گا حالانکہ معلوم ہے کہ
 کہ سوائے عورتوں کے کوئی مرد وہاں نہیں آیا لیکن اہمال کی حالتیں میری کہنی
 کہان پر آئیگی + اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب عورت حاضر رہے ہو میری کہنی
 اور یہ اصالت تذکیر کی ہے +

سوم حلقہ یا سورگ کے کہ معنی اور اسکے مطلقاً معلوم ہوتا ہے مکلف اور مکروہ
 غیر کر لوں گے تا وقتیکہ فی الجملہ اور سکاوت میں ماحنی اور اسکے سبب اور لہذا تاہر مکروہات
 چہاں ہم یہ کہ گردانین ہر مسئلہ کی اگر گردانے ہو حالانکہ کوئی ذکر حاضر نہیں
 نہیں ہوتا + بلکہ معنی اور اسکے مرد عورت کے لئے برابر ہیں اہمال سماعت اور
 معلوم ہوا کہ مذکر و مؤنث میں نسبت مطلقاً اور تفہیم یا عام و خاص کی ہے +

اصغرین جائز ہے اور میں تامل نہیں ہر بشر طیکہ لاحقین میں جمہور کا استعمال اور اس کے
 خلاف نہ ہو۔ مثلاً سیر سوا در و غیرہ سابعین کی تعلیق تو اذنیث
 و تذکیر اور عوارات میں جائز ہے اگر لاحقین یعنی ناسخ آتش غالب ذوق
 سونن سحر سحر برقی رشک دبیر آئیں وغیرہ نے او کی خلاف
 استعمال نہ کیا ہو۔ اگر خلاف ہو جیسے تار کا لفظ کہ اسم مذکر سے مرکب
 ہو کر اسم غریف کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے گلزار خارزار مگر میر تقی حصار
 خارزار کہہ کر یاور موٹ بازہ گئے ہیں جو خلاف لاحقین ہر اس کی تعلیق ناجائز
 اور لاحقین وقت متوسلین سے شمار کئے جاتے ہیں یعنی ناسخ کے زمانے
 سے حال کے زمانہ تک + بشر طیکہ شرا میں نامی اور مسلم البوث بھی ہوں +
 اور متوسلین اور لاحقین کا فرق یہ ہے کہ جس امر میں جمہور لاحقین متفق ہوں
 اور میں تعلیق متوسلین کی زیبا نہیں جیسے مت کہ کلمہ نفی متوسلین میں مستقل
 تھا جمہور لاحقین میں متروک ہے + اور متوسلین دلائل لاحقین سے پہلی دلائل
 میں جو فرق ہے جیسے فکر کہ پہلی میں جمہور اکثر ذکر اور کتر موٹ اور لکھنوی
 یکسر موٹ ہی مستقل ہے + ایسے موقع پر مقلد اگر پہلی کا پیرو ہے تو پہلی کی
 تعلیق کرے گا اور لکھنوی کا پیرو ہے تو لکھنوی کا + اور اگر دونوں کا تو دونوں کی
 یہ مختصر بیان تعلیق واسطے آگاہی ناظرین کے لکھا گیا +
 خلاصہ یہ کہ مضامین نے قاعدے اس لئے متنبہ کئے کہ بولنے والے سب میں
 اور مقامات اور نکلے مختلف + اور ہر مقام کے الفاظ اور لہجے جدا جدا ہیں
 زبان اردو کے اگر تو اذنیث نہ منضبط ہوتے تو جیسے سماعی میں اختلاف ہر جگہ
 کے لوگ کرتے ہیں قیاسی میں بھی کیا کرتے اور کوئی یکساں نہ بولتا + اور حسب
 اسکا انضباط ہو گیا تو ہر شخص مختار ہو کہ قاعدے کے رو سے جس لفظ کو چاہے

عربی لفظ حرکت کی مع ہے + اردو کا قاعدہ ہے کہ حروف قطعی عربی کا انفعال
 کے ورں پر ہوگا مگر ہے جیسے استراخ الطاب اعلاب الواب آیام
 اعلاب استراخ اسطرخ اجارسی ہے مگر اردو میں یہ لفظ مملاب اور العا لفظ
 کے بعد واحد متعل ہے + تو عوام کی زبان پر سوٹ ہی اور حوام کے رتاویں
 مگر یس کہو حوام کا قول ماننا ہوگا + یا جیسے لفظ لفظ ہے کہ سب شعور
 لکھو و دہلی سائق و مال مگر یاد رہتے آتے ہیں مگر عوام اسکو سوٹ ہی
 لوتے ہیں اسکو ہم کیونکر یا مین + اسطرخ مینل معنی چرک بدن وغیرہ یا
 اور العا حوا یک یاں خاص میں واسطے آگاہی حوام الناس کے کہیں کہے
 جاتے مگر متعل ہیں اگر یہ عوام سوٹ لولین + یا بعض العا مین سب شعور
 و بعضا متعل ہیں مگر ایک رد شاعروں نے اس کے مملاب ماہ تا تو مگر جمہور کی
 تقلید کرنی ہوگی + جیسے آگاہ کہ قواعد کے بعد سے ہی سوٹ ہی اور بعضا
 رتاویں ہے اسکو آتش مگر اندہ گئے ہیں اسطرخ چال کے لفظ کو کہ
 سوٹ ہی + میرا یس مگر پس بعضا میں استعمال جمہور دیکھا جائیگا + اور حوالہ
 قاعدے کے علاو حوام میں متعل ہو گیا اسکی تقلید سی منع چاہئے
 جیسے دستار حواں کہ اسم ترکیبی اس کیڑے کا ہو جسکو حواں کہانا کہاتے
 ہیں اور حالتا ایجاد کے وقت یہ کیڑہ حواں پوش ہو + کہ کہاتے وقت اسکی
 اوتار کر بچا لیتے ہوں جیسے اب بھی بعض موقع پر ایسا استعمال ہوتا ہے حال
 دستار حواں اسم ترکیبی ہے اسکی معنی حواں کی لکڑی ہے پس قاعدے کے
 بعد سے دستار سوٹ ہی تو یہ اسم بھی سوٹ ہوا چاہئے حالانکہ جمہور میں مگر
 متعل ہو + اور سابقین اور لاحقین کے اعلاب میں لاحقین کی تقلید رہا
 شریک وہ شالقیں متروک ہوئے ہیں اور شالقیں متروک کی تقلید بھی جس

جسکا کچھ ذکر اس فیصل میں ہو گا + کسی کو نہ کہ کسی کو سو نہ قرار دیکر اپنی گفتگو میں استعمال کیا
پھر علما اور فضحا نے اوہیں دخل دیکر کلیتہً اور قاعدے مقرر کئے + اور جہیں قبل ذکر
کا لگاؤ نہ پایا اور سکو اہل زبان و فصحا کی زبان سے سننے پر منحصر رکھا +
اہل زبان فصحا کی قید اسلئے ہو کہ مختلف مقامات ہند کے لوگ نے قاعدہ اور
بے ٹھکانہ بولا کرتے ہیں اور چونکہ قاعدہ سے ہر زبان کا درست ہونا لازمی
اس واسطے اہل زبان اور فصحا وہ لوگ سمجھو گئے جنہیں زبان کے قاعدے منضبطہ
ہوئی اور تمام چند اونکا مقلد ٹھہرا +

پس سب لوگوں کو اون فصحا کے جاسی قیام ہے جہاں کہ اونکا جمع ہو فیض پایا چاہیے
اور ہند میں مجمع فصحا وہی مقاموں پر ہے دہلی اور لکھنؤ گوانہیں باہم کچھ اختلاف
ہو مگر چندان نہ ہیں +

اہل زبان اگر چہ دہلی و لکھنؤ کے خواص عوام سب ہو سکتے ہیں + مگر چونکہ شعرا کا
خاص کام زبان کا قواعد فصاحت و بلاغت سے درست کر کے مشہر کرنا ہو اور
منصب اونکا تیقح محاورہ + اسلئے عوام اون خواص کے مقلد ٹھہرے + اور اور
شہروں واسلے دونوں کے خوشہ چین + مگر عوام کی تقلید اس وقت جائز ہوگی
کہ خواص کی تحریر و تقریر میں وہ لفظ یا محاورہ مشتبہ نہ پایا جا + یعنی پہلے
اسلام شعرا کی طرف رجوع کرنا ہو گا جب اونکی سند نہ ملی تو خواص عوام غیر شعرا کو
عوام دہلی و لکھنؤ کی سند یعنی چاہئے + بشرطیکہ قواعد منضبطہ اردو کے رو سے
جو اوہیں فصحا کے جمع کئے ہوتے ہیں کوئی امر خلاف قول عوام نہ پایا جائے
مگر نہ جب تک محنت قواعد سے ہو سکتی ہو تقلید عوام جائز نہ ہیں + بلکہ فصحا کے
قول میں بھی مسائل قواعد کے رو سے حجت ہو سکتی ہو + ان ہمایات اور تشریحات
میں ہر دن اونکے تقلید کے البتہ پایا نہیں مثلاً اخبار کہ افعال کے وزن

فصل دوم

تشہید مذکرات و منوشات غیر حقیقی

اصل اہل میں لکھا گیا ہے کہ مذکریات غیر حقیقی کی مذہبیں ہیں میری توجہ سے
معلم اور سموع + اور صاحب قواعد دو کی تحریر سے قیاسی اور سماجی +
قیاسی وہ تھکے لیئے قاعدہ اور ملاحظہ مقرر ہو لیئے لفظ کو قاعدہ سے
مقابلہ کر کے قیاس کر لیں اگر مطابق ہو تو اسی قاعدے کے مطابق متراد
اگر یہ دوسرا سماجی میں داخل نہیں اور سماجی اہل زبان کی تتبع سے مراد ہے اور
اہل زبان سے مراد صحابی دہلی و لکھنؤ میں +

غیر حقیقی کی وجہ

غیر حقیقی وہ ہے کہ اسما حیوانات کے ہوں مگر حیوان کے ہونے جانات اور
حالات سے +

اگر کوئی بوجھ کہ جانات اور حیوانات میں خرافہ مادہ کوئی نہیں پھر ان کے
لیئے مذکور صورت کی کیا ضرورت ہوئی +

حوا یہ جگہ فی الحقیقت ایسا ہی ہے + مگر چونکہ تذکیر و تانیث کی حاجت آتی
ہوتی ہے + اور یہ اسان کے کام کا حرج و احتیاج کا وسیلہ ہے + اور صورتیں
محمی وہ بھی ہیں یا تذکیر یا تانیث اور کوسے والے بھی وہی قسم کے ہیں یا
مذکر مرد اور بیوٹ عورت + پس انسان سے اپنے ایسا کی طرح اسما حیواناتی اور
حیوانی اور ماتی کو قیاس کر کے حیوانات کو تو سب مرادہ ہوسے کے اپنے
شامل سمجھا + اور حیوانات اور مانیات کو بھی علامات اور اسباب کی سب سے

جمع مفہوم ہوتی ہے + جیسے امی مردو امی عورتو امی لڑکھو +
 فائدہ پہچانہ و شہم جمع عزت اور نارسہی بھی اردو میں شامل ہے اطفال
 عوبات اسکو بطور ہندی پھر جمع کرنا جائز نہیں جیسے بعض ناواقف اطفال
 عورتیں عورتوں بول جاتے ہیں + اور فارسی میں جیسے مردان کشتگان
 اسکو ناواقف پھر تو جمع نہیں کرتے مگر بغیر ترکیب فارسی اطفال میں لائے ہیں
 جیسے سے قبرین میں سب یہ ظالم تیر ہی کشتگان کی حالانکہ یہ کی طرح درست
 بلکہ بدون ترکیب ناروا ہی + یوں کہنا چاہئے یہ ظالم یہ قبر کشتگان ہی +

اطلاعات

یہ فصل نکیرات و موثبات حقیقی کے بیان میں تھی + اس سبب سے مثالیں
 حقیقی اسما کی دی گئیں + اور کلیہ کے طور پر سب قواعد سے بیان ہو کہ غیر حقیقی
 میں جبکا ذکر اب فصل دوم میں ہوتا ہے یہی قاعدے گمانے پڑتے ہیں اسلئے
 تو نتیجہ و تصریح انہیں قاعدوں کی مدد مثالوں کے اچھی طرح کیجاتی ہے اور
 اوسمیں حقیقی غیر حقیقی سب کے لئے بیان تاکہ قند مکر کا لطف ہو جاوے +
 اور سرسبز شہ تعلیم سرکار کے لحاظ سے بڑی کوشش یہ کی گئی کہ قواعد اردو کے
 قواعد مضبوط سے سلسلہ وار اپنٹ و تذکیر کا دخل جس قاعدے میں پایا تبصریح
 تحریر کیا + جبکا ذکر قواعد اردو میں مخفی یا مجمل ہے +

خلا میری اس دوبارہ سعی کو مستحکم اور سرکار و ملت اس پر یہ محقق کو منتظر کرے
 اور ہندوؤں اور طالب علموں کو قوت بخشنے + ورنہ

من نوشتہ صرف کریم روزگار

نماز میں پانچ بار یادگار

فائدہ پنجاہ و چارم جس اسم سوٹ واحد کے آخر یا می معروض ہو
اور سکی مع کے لیے آخر میں لفظ آن شکیستے ہیں بشرطیکہ کوئی حرف حروف
ر والہ سے اور سکے بعد نہ آئے + جیسے لڑکیاں آمین + لڑکیاں حیدریہ +

فائدہ پنجاہ و چہرہم جس اسم واحد سوٹ کے آخر یا می معروض ہو اور اوڑ
بجود ہوں تو اوڑ سکی مع کے لیے لفظ یں زیادہ کرتے ہیں بشرطیکہ حرف
ر والہ کے آگے نہ آئے جیسے عورتیں آمین بھیدیں کھل گئیں +

فائدہ پنجاہ و ششم جس سوٹات کے آخر الف اصلی ہو مثل چڑیا اور میا ویر
کے اور سکی مع کے لیے علامتوں میں مقرر ہے جیسے چڑیا میں ییائیں +
شہنہ پر س کے لوگ اکثر ایسے اسمی سوٹ کو جنکے احوال اصلی ہے

الف لکڑ کر مع کہتے ہیں اور چڑیوں اور چیتوں کہتے ہیں اور یہ علامت تاعدہ
یا بعض لوگ حال کی مع واو ثوں سے کر لیتے ہیں جیسے حالتوں
یہ حال علامت تاعدہ ہی اسکی مع حائین بطور معنی مستقل ہے +

علامات جمع مشترک مذکر و مؤنث

فائدہ پنجاہ و ہفتم جب کسی اسم کے آخر کوئی حرف حروف معروض یعنی ر والہ
سے آئے تو اوڑ سکی مع ما دونوں کے ہوگی علامت وہ اسم مذکر ہوں خواہ سوٹ
سالم ہوں یا غیر سالم جیسے مردوں نے عورتوں کو دھیرہ + کیوں کہے والا اگر

مذکر ہوتا ہے اور اشارہ طرف سوٹ کے کرنا ہی تو حالت احوال اسم سوٹ کو
بھی ظہیر کر کے ساتھ لیتے ہیں جیسے جواب مترا حقوق کہندوی بہار عشق میں
کہتے ہیں ہ جمگٹے دم چڑا تو انگلی لیے رہ عورتی + ہم اگر جیتے ہیں
تو لایکے ہ کہے والا مرد ہے +

فائدہ پنجاہ و شہم حالت علامت اسم کے آخر عا و محول را د کہے سے

کہ جس سے تھے + اس پر تازی آئے + فیصلہ دینی دینی ہوئے ہیں +
 دوسرے سے جمع کی شناخت ہوتی ہے جسے جمع فعل کے جیسے پانچ
 شخص دنل گھوڑے کیا کرینگے + مگر کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب عدد
 بیان ہوا اور اس سے کثرت بتانا منظور ہو تو جمع کی ضرورت باقی نہیں رہتی +
 نسخہ ۵ تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو لاکھ بڑھیر تیری گیسو خوار کی
 اس میں نہ علامت جمع تاہن نہ خیر کے ساتھ ہی یعنی نہ خیر چاہئے تھا اور
 نہ فعل میں علامت جمع یعنی (تین) ہے + اس طرح کہیں فعل میں علامت جمع
 ظاہر کرتے ہیں مگر اسم مونث میں علامت نہیں لگاتے جیسے نسیم لکھنوی کا شعر
 ۵ دیکھا تو سب اوسکے جوڑ کی ہتھیں + اندر کے اکھڑے کی پر ہی ہتھیں +
 یعنی پر بیان ہتھیں چاہئے تھا + اس طرح مذکر کے لئے جب عدد بیان ہوا اور اس
 سے کثرت بتانا منظور ہو تو فعل میں جمع کی ضرورت باقی نہیں رہتی آتش ۵
 دلوں آنکھوں کا دیوانہ بھڑکا + سیکڑوں ہی مجھے خوش جنم پر دیکھلایا ولہ
 ۵ آہ شرفشاخا بڑھو شب فراق + لاکھوں مکان اوس ہزاروں کمین چلا +
 دیکھو کہ جب کوئی حرف روالط سے اوسکے آگے آیکا تو واوونوں سے
 جمع ہوگی مگر فعلوں کے جیسے مردوں سے بیرون کو وغیرہ +
 قاعدہ چچا ہ سوم اور نامی مشتق لفظ مذکر کا قاعدہ مثل الف تذکیر کے ہے
 کہ جمع کے وقت الف بکر جائیگی + یا تو یای مجہول سے بدلیگی + یا جب کوئی
 حرف حروف روالط سے آیکا تو گر کر واوونوں سے جمع قبول کر لیگی مثل الف
 تذکیر کے + جیسے بادشہ اورے اور بادشہ نکو اور او وغیرہ +

علامت جمع مونث

استعمال کیا جائے مثلاً شمس عربی میں مونث ہے اور اس میں مذکر نہ تھا
اسکی اصل موم میں دیکھ لو + اسی طرح اور العاط سہی ہیں +
قاعدہ چیل مشتمل باعتبار تعداد کے اسم کے دو صیغے ہیں واحد جمع + صیغہ
واحد اسکو کہتے ہیں حوا یک مرد کی ذات پر دلالت کرے جیسے مرد عورت عمر
میل وغیرہ + اور صیغہ جمع وہ ہے حوا یک سے زیادہ اولاد پر دلالت کرے مثلاً
مردوں نے سرحد کو عورتوں کے سپرد کیا +

علامت جمع مذکر

ساتھ میں لکھا گیا ہے کہ الف مذکر یا بی محول سے دو حالتوں میں ملتا ہے +
ایک جب کوئی حرف مدیہ مدالط سے اس کے آگے آئے دو سکرمان جمع میں
قاعدہ چیل موم الف مذکر جمع کے وقت پای محول سے دلیکا جیسے لڑکے
آئے + گھوڑے جہڑے وغیرہ

قایدہ پنجم اور جس لفظ مذکر آخر الف اصلی ہوا اسکی جمع دونوں سے
ہوگی جیسے ہمارا الف قایم رہا اور ہماروں کا عوم ہی + کہا جائیگا +
قایدہ ششم اور جس لفظ مذکر کے آخر میں تکی اصلی ہوا اسکی جمع بھی
دونوں سے ہوگی جیسے شیلون +

تیسرا اور اپنا کوا میاؤں کہتا جا رہا نہیں کہ طبع الجمع اس میں نہیں ہے گو
کوئی بول جائے

قایدہ پنجم و دوم اور جس لفظ مذکر کے آخر الف آوے اور دوسرے
حروف ہوں مثل مردو استہ تکیں وغیرہ کے انکی جمع کے لیے کوئی
حرف علامت مقرر نہیں انکی جمع کی تین صورتیں ہیں +
ایک انکی جمع اس کے مطلق کی جمعیت سے معلوم ہوگی + جیسے مردو

کابل	پھر وہی کوپلیں کو کین دے پھر پھلین	کاتین غزلین ہی پھر نغمہ سرا ساوکی
سکار	حکومت نوج اہل شتم کا پتہ لگی	ضرب گران سے گاؤں میں پانے لگی
گوشت	گھونس جب فکر ہی میں مرنے ہو	سوش دشمنی پہ کیا گدازنی ہو
جہلی	دیدہ شمرہ رخت دل آنی نہیں	اکلی میں غلاب میں پھیلایا تالاب کی
مرغابی	مرغابی ستارہ فلک پر پان ہوئی	شعلے کی طرح آگ ہو بار زبان ہوئی

بیان جمع و مفرد الفاظ مذکر و مؤنث

قائدہ چہل و شتم جمع کی ضرورت اسلئے واقع ہوئی کہ انسان کو جمع میں رہنا عادت ہے یا گفتگو میں متعدد شخصوں کا حال بیان کرنا پڑتا ہے اسلئے اسکی بھی غلامتیں ہر قسم کی گنتیں تاکہ سننے والا متحوش نہ ہو کہ ایک شخص کا ذکر کیا جاتا ہے ! چند شخصوں کا

قائدہ چہل و شتم زبان عربی میں تائید تذکر واحد تثنیہ جمع جمع الجمع عربی فارسی میں فقط واحد جمع + مگر عربی کی جمع کو بطور فارسی پھر جمع کہتے ہیں جیسے علل کہ علت کی جمع ہے اس میں علامت جمع فارسی لگا کر علامت کہا ہے۔ ہندی اور اردو میں بھی فقط واحد جمع ہے مگر اخبار کا لفظ اردو میں علامت جمع ہندی لگا کر جمع کیا جاتا ہے جیسے اخبار کو دیکھو لیکن جمع الجمع کے خیال سے نہیں بلکہ اخبار کا لفظ اردو میں بطور واحد مستقل ہے پھر اسکو جمع کرنے میں کیا تامل ہے +

تہذیب اردو میں عربی زبان کے بعض قواعد کی تقلید المبتد کی گئی ہے نہ کہ سب باتوں میں۔ یہ کچھ ضرور مہینہ کار دو میں بھی ذکر و نمونہ جمع و مفرد عربی ہی کی طرف

تمشیل

الفاظ	مکمل	نام
گرگ	تو وہ یوسف ہے کہ تھک چکا ہے اور لڑا ہے	نام
گرگٹ	خدا طیریں جوش موش و شغال	نام
خمر	رعان سارے اس کے شہسار ہوئے	نام
خمر	کئی گورہ کو تو تکی تین جاگتے	نام
خمر	یہ بھی گریں مہر پر مہر ہی ظالم	نام
خمر	وصل کی شب ہو چکی ہے شبنم کا	نام
خمر	قدم غوک سے گرد کا چل گیا	نام
خمر	شب فرقتیں سیاہ ہے تاریکی لایا	نام
خمر	ہیں یہاں تو خیاں رنگ حافی لایا	نام
خمر	اسداک طرف یوریکسوار ہے	نام
خمر	گرگ و گریٹ کو گنا ماوراء حیا	نام
خمر	اوس لڑد کو کر عس ای خال	نام
خمر	گئی گرگٹ آگے رواں ہوئے	نام
خمر	جگتے بھر کو سول ملک تباہ گئے	نام
خمر	زمان مصر و فنا کو سعد کہتا ہے	نام
خمر	ہمیش گریں اس ہو پانی لگتا ہے	نام
خمر	بہر و سا تباہ گئے کا سوسل گیا	نام
خمر	شعب و کیوں تو سیدہ رنظر آتا ہے	نام
خمر	سوتایا پادوں کے نیچے تو عکس ہو گیا	نام
خمر	عکس یہ ہے یا وہ ہے گئے خود ہے	نام

وہ حیوانات جو موت ہی بولچا تے ہیں

الفاظ	مکمل	نام
خمر	سبح مکلوریدہ کے ماسد ساریا	نام
خمر	سنگد سیتہ سوراگ برے	نام
خمر	کے ہر العطش آتش میں فقس	نام
خمر	رسمیں بول میں نہ پالی گئی	نام
خمر	اوجھ گئی ہے کے روئے شلہ و شلہ	نام
خمر	کار جو جو اوٹیں جڑا ہن شلہ لایا	نام
خمر	عل ہا شہ شہا ہن کھٹے کاڑائی	نام
خمر	دیکھ کر اس سو کو دھت کر لیں قہریاں	نام
خمر	ہر دم ابلہ شراب اور چلتی ہے بھر میں	نام
خمر	حواء دل شراب چورنی ہے	نام
خمر	ریں یہ چل انداز چورنی ہے	نام
خمر	تھار کی لالہ اور شاکی گئی	نام
خمر	مدیں ہو گئیں سے مع سوا نامین	نام
خمر	توسر و سج ہما فاحہ کہا ہے ہوتی	نام
خمر	اڑ گیا طایر جان اودہ آٹائی	نام
خمر	طایر رنگ حاکا ہوتیں بیری	نام

شعر

الفاء

زلف

ساش

سگ

سعد

سعد

سیر

شامین

شبنم

شکر

اس سے حال نہایت ہی چلایا
بہشت پیدا کر دیوے میں کرنا

ہمیں سے میری بہت جو میں چلایا
زبان شمع سے کلایا خدا بے شک

کب میں جاؤں روزِ نینم تختِ ولی
دیر بہت میں ترناؤں کہ مرگان چلایا

تیر میری کوئی حاشیہ نہ دے میں
کوئی نہ آؤں کوئی گناہ نہ دے میں

کر فکرت پر کہ کی خلعت کو
پادشاه میں چارچن سے چلایا

ہر سہاؤ کو سبکساری سفر میں
تہنہ ہاؤ شامہ نشان حب با مجھ کرنا

کہہ اس کے وہ اہل کشمیر میں آگیا
عقاب نہ ملیگا کہیں شکار لیکن

دشمنی چشم میں دل عشاق
غول سے ہر شمع جلے حاسدین تیر دہ

ایو رشک اگر سب سے اسو مطلق انسان
کبھو نسل دہشتہ نہ ہر کوئی گئے

ساش

سگ

سعد

سعد

سیر

شامین

شبنم

شکر

کیٹ

کسی جوان سے نہیں غلام
زواجی آمد میری آسین کا ساش

گر سنا آج مقرر سگ جاناں
چلایا پاؤں کسی شنب ترا سدا ہوا

آتشکد میں میں ہیں یہ سدا میری
سیرت ملک تاف تاف ہاؤ شبنم

ہگیا تو ایک شام میں تر از درم گیا
کیا ہنسی نہ شبنم شبنم تیرے ہی آریں

دیکھ تو اس عجیب صورت کو
کب کو لی سچلے را ایسا ہر

کیوں نہ شبنم شبنم غم غم کرنا
آسمان تیا گیا عادت اتنا بار

ہر روز شامہ گئی تو میں آگیا
تو عتاب گمان مہر نہا

شبنم شبنم دہشتہ ہی غزال را
کبھی نہ غول بہک کر سر زار آیا

پھر چلے چلے کیوں فرس عمر گیا
یہ یوں بھیر بھیر کرنا پھر جو گئے

نام

وزیر

ایضا

نام

نام

نام

نام

نام

نام

مذکر کی ہوتی ہے بقابلہ لغت مادہ کہ موت کے لئے لگایا جائیے سب ستریاں

آہو	شتم آنوہ خود کی گئی تھیں صیاد کی	ت آہو ہو گیا آہو چکا لا ہو گیا	اس
الوق	لگایا لہ پر طبع اور کتھو ہوا دیک	اگر عہ الملق ایام کیا کیا ایک چسکا	رد
اسپ	کبتہ نام مدد و طعل پر شیش	اسی سہی دیراں اس میشکر چسکا	اس
ارنہ	ایساں کیر گیسو شکلیں کے عکس	چاہ و قس میں ہیں اس صحر	ایقا
امنی	ماکیق امنی مسیح کہن لمجا گیا	حب حوالہ میں لہا صحر میں شک	ہیر
انو	اب کہا حال کہ انو کوئی ہو گیا	عیت آئی ہری قہ میں او چوہا	ات
بچو	مہی عاریس جو زیر لک افیش	جہاں تہا دہر سا پوکا دیاں چوہا	شک
الم	وہ کوں لوگ میں جہاں سا پر لک	یہاں تو لوم بھی آلا سر میں آنا	سحر
پر دام	گستاخ سچا شمع سے پر دام جہا	سوت آئی جو پر چہا جو دیوادیو	اتش
پلک	کیجھٹ گئے تھے ماروئے کا پر گستا	حشکی میں تہا ہنگ تری میں لک	پہن
توس	راوی تہی من آہی دم کی ماہ لی	ساتھ اپنے توس عمر دیاں پلا	اس
تیس	تیس او کی دناک سکھر گیا	علم گوہو کاواو ہون کا چ گیا	میر
ثور	سراج سرق مو آنا کسی تعلی پر	سماں سکا در میں نوہ آسماں تہا	رق
بگنو	مدائی کی ہریت ہاں انکھیں کہا	ملک ملتا ہے کمی ملک کو بگنو	شک
جینگ	مان جینگ تمام جاٹ گئے	سہیگ کرا لکس جاٹ پھاٹ گئے	میر
چکور	چکور عشق میں دہشتا تھا اختیار	چکور عشق گلوہ کا ڈاکہ کیا کرتا	الش
خر	رور سے ریر کیا چاہو لکھن کو	آپ سے خر کو کسی مال پالاں	سہا
حروں	وصل کی تہا بل سفلے جاناں	یہ حروں میں وقت اناں پیدا ہوا	اس
رہو	سہت مائی کہو کہ کہا لے گئے	بھیرو دل روہو کالے گئے	میر
نواع	شہر ہو کیوں مارو حاکم کی خال	دیکھا ہو کسے ناع کال ہال کا	رق

یعنی ان واسطے جمع اوس لفظ نمونہ کے لگاتے ہیں جسکے آخر تھی ہو
 مفرد طوطی

نکر	شور ہے اوس سبزہ خسار کا	آج طوطی بولتا ہے بار کا	وزیر
نکر	چپ عشق خط لب سین دل چدر روز	طوطی یہ بولتا ہوا خاموش ہو گیا	قلق
نکر	دکھا کر سبز خط وہ کہہ رہا ہے	ہمارا آج طوطی بولتا ہے	سیر
نکر	ہو قفس سے شوراں گلشن تلک فریاد کا	خوب طوطی بولتا ہر اندون صیاد کا	دوق

جمع طوطی

نمونہ	طوطیان جو تکلم کبک پامال خرام	آفت قمری ہر قامت رخ بلا می خرام	نمونہ
-------	-------------------------------	---------------------------------	-------

وہ جانور جسکے اسماء مذکر بولے جاتے ہیں

آہو	ابلق	اسپ	اردر	افعی	اٹو	بچھو	بوم
پرواہ	پلنگ	توسن	تیس	ثور	جگنو	جینگر	چکور
خر	خروس	روہو	زاع	زراف	سایپ	سگ	سمند
سمندر	سیمرغ	شاہین	شیدیز	شپرک	شتر	طاوس	عصفور
عقاب	غزال	غول	فرس	فیل	قائم	کرکن	کمیت
گرگٹ	گور	گوسفند	گہریال	گیدڑ	مار	مور	بوز

پیشہ انہیں سے بعض کے سیتے لفظ نر لگانے سے بھی پہچان

قصہ شیل

الغٹ

سدر

تخ

پیڑ

اگ

تاگر

ناٹھی

دوید

دویدنی

سرخ

مینگ

ہر

اسی میں لنگور بندھی تھی
 یہ تمھیں میں شنگری میں لنگری
 اگلے لنگور کو کہہ لیا ہے
 متاڑتی پریر جو تیری لہجہ چال
 لہجہ کا مارا ہوا سانس لیتا ہوگا
 ہر ماورنگ ملا کا متاڑ ہے
 غیر لکیری صوم کو سمدان ہوا
 مال آگ پر کہتے آمد ہی تھی
 کر گیا صوبت طاووس تھیں جنت میں
 رحمت سے دینک اگلی تھی چلے
 چال دیکھ کر تیرے کی ہادی شاہ

وہیں ایک دوہم قلندر بھی تھی
 سنگ داشت کریم سبز و تمام
 ستہ عدالسی بہترین جی قیاد کیا کر
 بہنیں بہادور حکو کا الاگ چلتا
 ادبیری اڈر کے یہاں سے دھنکی
 پہلے ہر جگہ میں بہنیں نشان
 دیو عاتم کے چوڑے سلیمان
 وہ دہلوی بالی نامہ ہی آئی
 عروج اوسکی گرک کے گویا تھا
 لوں میں سے چوہر نکلتے چلے
 چکرشی شیت میں ہر ایک ہر گلیا

وہ جانور جنکے اسما ذکر سوٹ و ونون مین

پہل

طولی

کیک

مسل

مسل

کیک

کیک

کیک

تو وہ کلور جو کہ ٹھکڑے کیلگی
 رستہ پر جمع چہن میں باؤاں سر
 گنگوں تیری چال جو دیکھ کر
 ہر قدم پر کنگ دہی چال پہول کہن میں
 ہے خیشہ سدرم لعل
 طوطی کا لعل سرواٹو دکر یاد لگیا
 طوطی کا لعل سرواٹو دکر یاد لگیا
 طوطی کا لعل سرواٹو دکر یاد لگیا
 طوطی کا لعل سرواٹو دکر یاد لگیا

اور لی حیثیت تھی *

فائدہ سی و ہفتم اور مملکت علامت تائیت کے لفظ لٹا کا ہے کہ جس
 ماموں کا جراثیمی لٹا ہو گا وہ سوٹ میں + جیسے قہور الساد وحید الساد +
 فائدہ سی و ہفتم اس طرح فائزہ تول میں نام کے جراثیمی میں سوٹ
 ہے جیسے حیدہ فائزہ کیر تول و میر + اور ہنگامے کے ایک ڈپٹی کلکٹر کا
 نام علام تول بھی تھا + اہل دولوں ماموں میں کیر اور علام سے فری سوٹ
 مذکر کا ہے +

فائدہ سی و ہفتم اس طرح سدگاں مہی کے اساجن نام کے جراثیمی
 ہونگے اگر وہ مذکر میں اور کیر کا لفظ اس کے ماقبل میں ہے تو مذکر ہی اور اگر
 کیر کا لفظ ہے تو سوٹ جیسے کیر رسول +

میر الشا اللہ مالے اس بیان کو بہت شرح و بسط سے لکھا ہے اور اس میں
 تقریب بھی کی ہے کہ کون کس مقام کے نام میں گرماہی کو یہ تعویل لا جائے معلوم
 ہوتی + اس کیفیت اور خطاب اور صفات اور اسم فاعل اور اسم مفعول و میر
 قائل ہیں کہ میں الشا اللہ تعالیٰ اور انما ذکر فصل دوم میں کیا حاجات
 حیوانات کی تائیت تذکر لکھی جاتی ہے +

تائیت تذکر حیوان

فائدہ چہلم مثل اسان کے حیوانات کے لئے بھی وہی علامتیں الہ
 اور نامی معنی مذکر کی اور تھی ہوتی وغیرہ سوٹ کی تقریب میں پھر لکھا اور ہکا
 رسول ہے + جیسے مرغا مرغی سمیر سمیری تھا تھی اور نامی معنی
 جیسے پرہادہ + اور تھی جیسے ٹھکی مرغی اور تھی جیسے مارگن +

حسن بخش حسین بخش وغیرہ مردوں کے نام ہوتے ہیں اور طوائف کے
 بھی + اسکی ترخیم مردوں کے لئے مسما امیر و یا کبھی امیر و نورو کریمو
 حسنہ اور عورتوں کیواسطے مسما امیر و نورو کریمو حسنہ کبھی حسنہ
 فائدہ سبب و ہنم کبھی بجائے داد کے نون سے ترخیم ہوتی ہے
 اور وہ اسما بھی مرد اور عورت میں مشترک ہوتے ہیں میرن کریمین
 مرد کے لئے اور امیزن کریمین عورت کیواسطے

فائدہ سہی ام اور کبھی حسی سے ترخیم کھجاتی ہے جیسے حسین بخش
 حینی کہ مرد عورت میں مشترک ہے +
 فائدہ سہی وکم اور کبھی مونٹ کے لئے الف سے ترخیم ہوتی ہے جیسے
 حسن بخش سے تمکنا +

فائدہ سہی ووم اور کبھی مذکر کے لئے کوئی حرف مہین ملائے
 اور آداب نام پکارتے ہیں جیسے اسب کریم نورو
 فائدہ سہی وسموم اور کبھی مونٹ کیواسطے بھی جیسے امیر وزیر
 نظیر طوائف کے نام +

فائدہ سہی وچہارم اور کبھی مذکر کے واسطے الف زیادہ کرتے ہیں
 جیسے کریم نورو

فائدہ سہی وچم اور کبھی مذکر کے واسطے حسی بھی جیسے نور بخش
 سے نوری +

فائدہ سہی وشمس اور بعض اسما بجا انت ترخیم مذکر و مونٹ میں کبھی
 میں جیسے قطبین سرادون جمعیت کلاہ اصل انکی مذکر میں + قطب الدین
 مراد علی جمعیت خان تھی اور مونٹ میں قطبی بیگم اور کلاہ سراد بخش

نوع انسان کے لئے بھی لاتے ہیں جیسے ہندی +

فائدہ لہست و سوم جب آخر لعظ میں ہوں اصلی ہوگا صرف ہی یا کرتا کرٹیکے جیسے پٹھان پٹھانی کچھن سکیمی +

فائدہ لہست و چہارم تابیث قومی میں کسی بہ متع ماریسی کے پہلے اصل لعظیر الف نون میں کما لاتے ہیں پھر ہی تابیث کی لگاتے ہیں عطمت کی ماہ سے جیسے پٹھانی سیدیائی سعلانی +

فائدہ لہست و پنجم ہوں تابیث یا یاقبل کو گرا دیتا ہے جیسے مائی مائی تھکی تھکی لکوی حوگس مائی مائی حلوئی حلوئی تہنیہ حلوئی اور مائی میں دو ہی تھین پہلی قائم رہی اور دوسری تھین فائدہ لہست و ششم آخر اسم میں کہلا ہوا واو حکو واو مھول کہتے ہیں مھول مردوں کے لئے ہے جیسے مہاۃ کلو + اہ واما ہوا واو حکو واو مھول کہتے ہیں مھول مردوں کیوں سے جیسے مھول کلو اور یہ اکثر سب ترغیم کے ہوتا ہے +

فائدہ لہست و ہفتم ترغیم کے مسمی ہیں گرا دیا صرف آخر کا کلمہ ساوے اور غیر ساوے اسے + اہ اسکی ضرورت یہ ہوتی کہ نامو کی لمبائی اور چوڑائی ہر وقت کے یکساں رہے مین باعث تکلیف ہوتی اسلئے تحقیف کی صورت سنگالی مثلاً مسمی کلو کا اصل نام کا لیماں + یا کالے میاں سے اہ مہاۃ کلو کا نام کاتی بھی تحقیف کلو اور کلو کما اب اس کے چند اقسام فائدوں میں کیے جاتے ہیں

فائدہ لہست و ہفتم کسی ترغیم ساتھ واو کے ہوتی ہی اور وہ اما کر مکر مہتہ مین مشترک ہوتے ہیں جیسے اصلی نام امیر بخش اور بخش

سناری	لہاری	ایضاً	نی
مہلانی	کسترنی	ایضاً	انی
	نایکا	ایضاً	ا

اور پھر کہتے ہیں کہ جس اسم واحد مذکر حقیقی متبدلہ کے آخر آ ہو حالت تانیث میں اکثر اوس الف کو یا ی معروف یا یا سے بدل لیتے ہیں جیسے لکھا لڑکی بوترنا بوترہیا چڑا چڑیا اور کبھی نون کے ساتھ جیسے کبھڑا کبھڑن اور جن اسم مذکر جاندار کے آخر ہ یا یا ی معروف ہو حالت تانیث میں اس ہ یا می کو ن کے ساتھ تبدیل کرتے ہیں جیسے دوکہ زکین تیلی تیلن تنو کی تنوکن دہوتلی دہوتبن اور اکثر اسم جنس جو ظاہر تذکیر و تانیث میں مشترک ہیں او کی تمیز کے لئے یا ی معروف بڑنا کر سوٹ بولتے ہیں جیسے ہرن ہرنی مرغ مرغی کبوتر کبوتری تیر تیرتی لہنتی

اور عاصی اسکو صی طرح سمجھا ہے فایدوں میں بیان کرتا ہے + فائدہ نسبت و یکم ایک علامت سوٹ کی نون زاید ہے آخر اسمین وہ اسمی نوعی ہوں خواہ اسمی شخصی جیسے شہزاد نون اسمی شخصی سنارن ہارن اسم قومی + سٹرن روگن اسم صفات + کشیرن پنجابن اسم مولاہیت + پچیر پورپن نون کے ماقبل کسرہ دیکھ بولتے ہیں جیسے سنارن ہارن سٹرن وغیرہ اور اصی طرح ہیں کو بہن بکسرہ مارہوز + ہالاکنہ نماورہ اہل زبان میں نون کے ماقبل فتح ہے اور فائدہ نسبت و دوم اسم غیر انسان میں اس نون کے بعد ایک سری بھی پڑھنی جیسے شیرنی دیوہنی بہتہنی ہتہنی اور کبھی ہی بعد نون

فائدہ نوزو ہم اور کہی یاے معروف نامیت اور یاے نسبت کے حلال
 حرف تن علامت نامیت ہی مگر اول العاطلین کے آراء یا یاے تنائی
 ہو اور دوسرے حروف ہوں جیسے فقیر اسیر نصیب غور
 میں یوں رہا کہ فقیر نصیب غور غور غور غور غور غور غور
 یا جیسے بھگت آہ صلع شاہ آباد میں ایک طالب کا نام ہی بھگت
 کہ وہ بھگت کی رہنے والی ہو یہ یوں یاے یاے نامیت کے ہے
 فائدہ ہستم الشار اللہ حال لکھتے ہیں کہ کہی موت کے لئے
 نقطہ یاے تنائی معروف لگاتے ہیں اگرچہ ایک متقابل میں الف تکریم
 ہو جیسے پٹاں میں الف تکریم ہیں اور پٹاں میں یاے نامیت ہے آیت
 رہیں اور تہی اور کہی اسکے متقابل اور یوں زیادہ کرتے ہیں جیسے
 معل معلی سید سیدلی اور کہی یاے تنائی دیکھ سے رد کرتے
 ہیں اور الف و یوں اور یاے تنائی نامیت کے لئے لاتے ہیں جیسے
 کتہ می کتہ می اور پٹاں نون حلاف قیاس ہے اور دوسری میں مصالقم
 ہیں کیونکہ اسکا ذکر دوم ہے کیونکہ وہاں کہی موت اور کی دوسری ہو اور
 تنائی موت ناموں کی حلاف قیاس ہے نسبت چچی اور چچی کے کیونکہ
 اصل انوں کی ناما تنی اہل مہد نے الف کو ساتھ واو کے مثل عمو کے
 بدل کیا اور یوں کثرت متقابل سے متہی ہوا +
 اور صاحب قواعد اردو کا بیان اسطرح ہے کہ العاطلہ ہی میں حروف مدد

نہی علامتیں موت کی ہیں
 ن
 مین
 جیسے
 الیقا
 مولیں
 پٹاں
 کچھڑ
 کتابیں

جیسے آیا آئی وغیرہ باستفادہ چند الفاظ جیسے پانی گھی وغیرہ جسکا بیان سوہن مال کے فصل دوم میں ہوگا ۔

اور بعض الفاظ میں ہی ایسی بھی آتی ہے جسکے مقابل میں الف تذکیر نہیں آ سکتا جیسے باجی بھابی وغیرہ اسکی ہی کو بد لکر باجیا بمعنی برابر اور بھابھا بمعنی بھائی نہیں کہہ سکتے ایسی ہی کا نام بھی یا سے تا نہایت ہی مگر اوسط سے جیسا الف تذکیر کے ذکر میں قسم دوم تصغیر کے ساتھ فائدہ یازدہم میں بیان ہو چکا اسکے سوا اور بہت سے الفاظ کی ہی میں بعض مخصوص مذکر ہیں اور بعض مذکر مونث میں مشترک +

فائدہ پانزدہم مذکر کے لئے یا نسبت اکثر دلالت کرتی ہے جیسے پنجاب سے پنجابی اور میوات سے میواتی اور بنگالہ سے بنگالی وغیرہ +

فائدہ شانزدہم اور الفاظ عربی اور فارسی میں جو ہی نسبت ہوتی ہے اونہیں سے اکثر مونث مذکر کے لئے مشترک ہیں + جیسے خراسان اور اصفہان خراسانی اصفہانی + کہ وہ مرد خراسانی آیا ہے اور وہ عورت خراسانی جاتی ہے دونوں میں یا سے مذکور الف سے تبدیل ہونگی بخلاف الفاظ ہندی کے جنکے آخر یا نسبت ہی اسکے لئے اور قاعدی میں جو ذیل میں لکھے جائے ہیں فائدہ ہفتم ہندی الفاظ میں بجایا یا نسبت کی نہ لگاتے ہیں جیسے پنجاب سے مذکر کے لئے پنجابی اور مونث کے لئے پنجابن اور بنگالہ کے لئے بنگالکن

فائدہ ہجڑم اور کنبہ بجائے یا نسبت کے مونث کے لئے خالی نہ درست نہیں ہوتا جیسے پورنی مذکر ہے + مونث کو پوربن نہیں کہہ سکتے اس نون کے بعد ایک یا ہی معروف اور لگا کر پور بنی کہتے ہیں +

ہو گئے مسموں تھا یاد نامدا + اور چونکہ الف تذکیر کی قید مہدی العاط کے
کے لئے ہی پس ہی حکم نامی معنی کو بھی الف ہا کر رہا تھا ہے + اس صورت میں
تل الف تذکیر کے اسکا یہی انا لکھا مہول سے ہو گا + اور ماتی یاں اسکا
مصل دوم میں کیا جائیگا +

الف تذکیر کا بیان ہو چکا + اور یہی یا حروف سے بھی بدلا جائے حالت
ثابت میں اور اسکیوٹے ثابت کہتے ہیں + اس کے بعد اس ہی کا ذکر ضرور
بیان یا سی ثابت داخل سماوی سونشات حقیقی

فائدہ سیزدہم یا سی تھانی و قسم کی ہے ایک مہول جسکی تبدیلی کا بیان
ساتھ الف تذکیر کے اوپر ہو چکا جیسے بدل اور ہیرم کی یا ہے + دوسری صورت
حکا ذکر اب ہو چاہی جیسے کلیم سلیم علی کی یا + اور یا مہول خاص فہم
کے لئے ہے جیسا اوپر لکھا گیا + اور یا سی معروف خاص سوٹ کیرا سطر ہے
جیسا اب لکھا جاتا ہے + مانتھائے جدید العاط اور جدید شکلوں کے +

فائدہ چہار دہم سرائشا اللہ عاں کہتے ہیں کہ جسکے آفریں یا حروف
یا سی سے موت ادھی ہو اور یہ کلیہ ہے + سوا کی لسنی کے + یا حروف کے
میں بدل کے +

اور صاحب قواعد دو کہتے ہیں کہ سوا کی اسم پتیر والو کے جن اسموں کے آخر
یا سی معروف ہو اکثر وہ اسم سوٹ ہوتے ہیں خواہ وہ مذکر حقیقی ہو یا غیر حقیقی
جیسے گہندی کرتی روتی کوپتی و سیدہ کی + مگر پانی سوٹی گئی
میں اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +

اور ماضی کی تحریر میں یا سی معروف العاط مہدی کی علامت ثابت ہے
لیکن دخی جسکی مقابل میں الف تذکیر جیسے مٹی مٹا دیر یا حال

ہوئی + اگرچہ وہ الف یا سے مجہول سے تبدیل سکے جیسے چچا مذکر بچی مونث
 سمجھو چچا مذکر سمجھو بچی مونث اور سبب اسکا یہ ہے کہ ایسا علم میں داخل ہیں اور
 علم کا الف یا سے مجہول سے بدلنا راہ نہیں +

تلمیذہ یا زوہم ایک الف تصغیر ہے یعنی چھوٹا مہرانا کسی چیز کا خواہ پیار
 کی راہ سے ہو خواہ تحقیق کی راہ سے اور اس تصغیر کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جس میں
 فرق مذکر کا نہیں + مذکر میں بھی یہ الف داخل ہوگا اور مونث کے بھی شامل جیسے
 باپ کو بابا + بھائی کو بھیا + نکرات ہیں + اور میں کو بہنیا یہ مونث ہی + خواہ
 تمیز کی راہ سے جیسے رستم کو رستیا + فتو کو فتوا + نکرات ہیں + اور بنو کو بنوا + مونثا
 اور دوسری قسم الف تصغیر کی وہ ہے جو مونث مذکر میں تفاوت دکھاتے اور علامت
 اسکی راہ تشکیک منہ پر ہے مع الف تذکر کے + یا یا میں تانیث کی + ان مصغرات
 میں جو چیز تذکر کی تانیث اور تانیث کی تذکر ہوا کرتی ہے اس میں الف اور ہی
 کی تبدیلی ہوتی ہے جیسے تھیکڑا مذکر تھیکڑی مونث + اسطرح لنگڑا + لنگڑی
 لکڑا + لکڑی اور جو چیز مذکر ہمیشہ رہتی ہے یا جو چیز ہمیشہ مونث رہتی ہے
 اس کے آ اور ہی میں تبدیلی نہیں ہوتی + جیسے جیوڑا مذکر اسکی تانیث
 جیوڑی نہیں ہے اور انکھری + پلنگری + لعلری مونث اسکی تذکر انکھرا
 پلنگرا + لعلرا نہیں ہے +

قاید و واو و ہاء اور ہی قاعدہ نامحقی کا بھی ہے + کیونکہ اردو کا
 ضابطہ ہے کہ نامحقی الفاظ مذکر کی عربی ہوں یا فارسی + الف بن سکتی ہے
 اور پھر وہ لفظ ہندی سمجھا جاتا ہے اور اس میں ترکیب فارسی یعنی عطف و
 اضافت واقع نہیں ہوتی + جیسے اس شعر میں شعلہ کا لفظ کہ قافیہ میں آکر
 الف سے متصل ہوا ہے + اب تو پندرہ رخ پر نور کو شعلہ باندا + آگ کیوں

پس علامت تذکیر الع ذکر ہے کہ موصوف الع و اور الع تذکیر کی تعریف

میں بھی ہے کہ اسے مہرل سے ملے +

اسکے سوا اور بھی الع میں جو اسکا ذکر کے میں لکھا محمول سے ہیں دل سکتے + اسکو
الع تذکیر کہیں گے ملکہ اصلی الع کہیں گے + اور اسکی تصریح محل دوم میں

ہوگی + یہاں ملاحظہ کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے

فایده چہارم (جو اسکا کہ علم میں داخل ہوں اور وہیں الع ہو اور کو ہر گز یاے

محمول سے ملنا جاریہ میں جیسے ماما چچا وغیرہ) +

فایده پنجم (حسن لفظ میں الع ہو اور وعلیت پانی حائے رہ بھی یاے

مہرل سے نہ لکھا جیسے ماما ماما) +

فایده ششم (حسن لفظ میں الع ہو اور کسی قوم کا نام ہو وہ بھی یاے

محمول سے نہ لکھا جیسے مرزا) +

فایده ہفتم (حسن لفظ مع عربی کے آخر میں الع ہو وہ بھی یاے محمول سے

نہ لکھا جیسے آقا مصلا شہادہ) +

فایده ہشتم (اقتضیٰ عربی کا ہندی طریقہ سے الع نہ لکھا

محمول سے نہ لکھا جیسے فضلی کرمی) +

فایده نہم (اسی طرح محل علی مصطفیٰ مرتضیٰ وغیرہ کا یہی

حال ہے) +

اسی طرح کے اسباب ذکر میں اور ان میں اصلی ہے اعلیٰ تبدیلی کی

و اسے محمول سے نہیں ہوتی + اب جنکی تبدیلی ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی

کہا ہے موقوف سے دل سکتے ہیں اور انکا حال لکھا جاتا ہے +

فایده دہم الع تذکیر کی تبدیلی حالت تائید میں یا موقوف سے

ہندی اور دروم فارسی سے جنہیں کا ہوز الف بن سکتی ہے + پس مالہ او سکایا ی
 مجہول سے اس طرح ہوگا جیسے آپ کے بیٹے کو لوٹے نے خریزا دیدیا + یا
 آپ کے لڑکے سے بندہ می کو کچھ کہنا ہے + یا + آپ کے لڑکے آئے + میرے
 بیٹے سگتے + معرض دونوں میں الف ہوتا اور مالہ اسکا یا سے مجہول سے ہوا +
 ایسے الف کو میں الف تذکیر کہتا ہوں +

اور جس الف کا یا سے مجہول سے مالہ نہ ہو سکے وہ اصلی الف ہے ہرگز مالہ
 تذکیر نہیں بلکہ مذکر مونث دونوں میں آئیگا اور یا ی مجہول سے کہی نہیں بدلیگا + وہ
 الفاظ ہندی ہوں یا فارسی یا عربی + جیسے بابا مرزا ملا وغیرہ اور آنا ہوا وغیرہ
 مونث + اسکو جب بولیں گے تو یوں بولیں گے + (آپ کے بابا کو مرزا نے خریزا دیدیا
 نہ کیوں +) آپ کے پاس نے مرزا کو خریزا دیدیا + باقی تفصیل اسکی فصل
 دوم میں ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ +

اب سمجھو کہ قید مالہ کی کتنی مثالیں ہیں اور اس قاعدے سے دھوکا نہیں ہو سکتا +
 مکیا ی مجہول سچا الف تذکیر کے دو مثالوں میں آتی ہے + یا ایسے ہاتھیں جب کوئی حرف
 ان حروف ہوا بط سے اور کے آگے آئے + چہ میں سے گئے گئے
 کی کا تک یہ نو حروف ہیں کہ الف تذکیر کو یا سے مجہول سے بدل دیتے ہیں
 جیسے لڑکے پر شامت ہوا ہے + لڑکے میں عیب ہے + لڑکے سے چا تو لے لو + لڑکے
 نے غل کیا + لڑکے کو بلاو + لڑکے کے کپڑے نکالو + لڑکے کا عصہ دیکھو + لڑکے
 کی ضد سمجھو + لڑکے تک سب باتیں تھیں + مگر حرف تک کہی مالہ نہیں بھی کرتا
 جیسے ابھی لڑکا تک نہیں آیا +

یا الف تذکیر حالت جمع میں یا مجہول سے بدلتا ہے جیسے لڑکے دوڑے + وغیرہ
 باقی بیان اسکا مقام جمع میں ہوگا +

قائدہ سوم دوسرے مکر و مروت جیتی کے واسطے علامات میں +
 میرا اشارہ ان گھان دریا و لطافت میں کہتے ہیں + کہ بعض الفاظ کسی حرف یا
 حرکت کے سب سے بروٹ نکال کر پر دلالت کرتے ہیں جیسے پیاری یا سورف خوش
 اور پیایا ساتھ الف کے مکر + اور واسطیج اور بھی تندیات لکھی ہیں جسکا بیان
 آگے ہوگا + اس مقام پر الف اور کیا عثمانی سورف کا ذکر مناسب ہو جو اصلی علامت
 مکر و مروت کی ہیں اور اس الف اور سی کا بیان صاحب قواعد و اسطیع کرتے ہیں +
 جن اسموں کے آخر آیا ق ہو جواد وہ اسم مہدی ہوں یا فارسی یا عربی
 مگر ان کے آخر علامت استعصیل موٹ عربی جیسے عطی کرٹی + یا ق علامت
 حمایت اسم عربی ہو جیسے مکرہ مقدمہ والدہ مقدمہ وہ اسم اکثر ذکر ہو
 جیسے کہوتیا آخر کا تہہ و میرہ گد مہ اسم موٹ جیسے آقا تہا و میرہ

اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +
 حاصی کے نزدیک فقط یہی کہہ دیا مثل اشارہ گھان کے الف اور سی اٹھا
 تبدیل ہوتے ہیں + اور اشارہ صاحب قواعد و اسطیع کے کہ الف یا ق + مستثنیہ
 حید الفاط موٹ ٹکے آراء الف میں + علامتیں مکر اور مروت کی ہیں کامی ہو
 کیونکہ مکر و مروت کا حصہ ہو سکتا ہے موشات مستثنیٰ کا حید الفاط کھد کیجے
 تا واقعہ وہ ہر کا پالے سے بچ نہیں سکتا + اسلئے اسکی ایسی علامتیں لکھی گئی
 مناسب ہیں کہ اطیباں ہر عام سے +
 حاصی کا قول یہ ہے کہ الف آخر لفظ کا اور ق پیشک علامت تدکیر ہے مگر الف
 مہدی میں اور بعض الفاظ غیر راہ میں بھی اگر ہے تو وہ رکھتا ہے جسکا بیان لپتے
 مقام پر ہوگا + مگر الفاط مہدی میں ضرور تشریک الالہ اس الف کا یا موش
 سے ہو سکے جیسے مینا لوٹا کہ دونوں الفاط مہدی ہیں یا رتکا اور سندہ کر اول

تذکرہ نمبر دین لکھا ہے کہ اصل تائیف و تذکرہ انسان و حیوان کے لیے ہوا اور پہلی طبقہ کے اسکا برتاؤ انسان ہی میں ہوتا ہے اسلئے پہلے انسان کا تذکرہ مناسب ہے اور اب یہاں سے قاید و نکات سلسلہ نمبر وار قائم کیا جاتا ہے تاکہ سمیٹنے میں آسانی ہو۔
 قایدہ اول مرد اور عورت کو عربی زبان میں مذکر اور انثی کہتے ہیں مگر اور ہونٹ نہیں کہتے + مگر اوس حال میں کہ سبب تائیف یا تذکرہ اوسکے اسکا کی اٹنا ہے سکلام میں کسی ضمیر یا کیسی علامت سے ظاہر کریں اور سوت اور مذکر یا ہونٹ کہہ سکے۔
 ہین جیسے مصاف یا مصاف الیہ کہ بدون ضرورت اسانفت کو کوئی افتخارات خود مصاف ہونہ مصاف الیہ +

قایدہ دوم پہلے تو مرد اور عورت کے لیے القاب میں جنکے سبب تذکرہ تائیف کی پہچان ہوتی ہے اور وہ القاب اکثر الپسین و مقابلہ کے سبب ہونٹ یا مذکر بولے جاتے ہیں ۔

القاب مونث

بہن	امان	مادر	دادی	جدہ
نانی	بہن	خواہر	بھانجی	بھانجی
ننی	بہو	بیٹی	دھتر	ہمشیر
باجی	پھوکی	خالہ	چچی	مامی
سالی	بھینچی	بھانجی	بیگم	خانم
رانی	اتا	دوا	چھوٹی	دایا

القاب مذکر

باپ	بابا	پدر	دادا	جد
نانا	بھائی	برادر	بھائی	میان
بیٹا	پسر	پھوپھا	خالو	بچا
مامن	سالا	بھینجا	بھانجا	نواب
بیگ	سفل	خان	آغا	راہی
راہ	کوکا	نواسا	دادا	تاتی

اس فہرست میں بعض القاب رشتوں کی سبب سے اور بعض قوم اور بعض خطاب کے باعث مذکر اور مونث بولے جاتے ہیں + ایسا کلی تقوین اور تصریح آئندہ ہوتی ہے +

فیض معنی

۱۳۰

یہیں منیر

ہیں اور کوئی نہ کہہ سکتا ہے یعنی او میں علامت تائید و تکریر کی موجود ہے کہ قیاسی
کیونکہ جب علامت موث کی شملہ لفظ میں موجود ہوگی اور سکو جواہ جواہ موت کہتا
پیش کیا اس میں قیاس کی کیا ہوگی یعنی دوسرے کسی لفظ پر قیاس کرنا یا وجود
کے لے میں ہرگز جن میں علامت اور اسباب کا لگاؤ ہو سکے اور سکو اللہ سموع کہہ سکتے
ہیں یہ بھی جس لفظ میں مذکر یا موث ملتے آتے ہیں + اور ایک سو عامی کہتے ہیں +
پس میری تحریر سے حقیقی اور مخاری + اور مخاری کی تعلیم اور سموع نہیں شہیں + اور
اثر اللہ حال کی رائے سے حقیقی سماجی تقدیری اور صاحب قواعد اردو کی
تحریر سے حقیقی اور حقیقی کی قیاسی اور سماجی + اور اب اسکو جواہ توایل
سموع لے جواہ جواہ + مگر یہ اس کے کہ مشہور وہی قیاسی اور سماجی ہے اور
وہ قاعدہ میرے یہ مطلب کا سامی نہیں ہے کیونکہ میں بھی ایک طور سے اسی
قیاسی کو تسلیم کرتا ہوں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کتاب کی تقسیم اسی مشہور
طریقہ کی جائے + اور میری رائے میں موث تقدیری علیت کو سب لفظ
جاتی جاتی ہے جیسے گلستان اور حسن حصین کتابوں کے نام ہیں کہ اصل میں گلستان
مسی باع ذکر ہے اور حسن بھی حصار ذکر اور حصین اسکی صفت مصطفیٰ + مگر کتاب
تعلیم ہو کر دونوں نام موث ہو گئی یعنی لفظ کتاب میں یہ مقدمہ ہی + ماتی آئیدہ

فصل اول

بیان نذکرات، و موشحات حقیقی عین

ما نڈیشہ و نڈیکہ انسان

اگر منہ زنی تجویز میں یہ قابل سند ہے نہین + کیونکہ ان تمام مذکورہ نوشتہ ہو کر
 حقیقی اور غیر حقیقی کی بنا پر ہمیں سب باتوں پر محیط ہیں چنانچہ غیر حقیقی میں جنکے
 لیے قاعدے مقرر ہو سکتے ہیں اور کو قیاسی کہا جائے اور نہین قاعدہ نہین ایک سکنا
 و سماجی سے معلوم ہو سکتے + اور اسکا ہونا ضروری ہے + اور بری دلیل یہ ہے کہ
 کہ سماجی منحصر ہے مہارت پر + پس مہارت سے اگر قاعدہ مقرر کیا جائے تو مہارت
 کی حاجت نہین رہتی + کیونکہ قاعدہ جانتے والا سہا + اسکا محتاج نہین رہتا +
 دونوں طرح سے سمجھنا نصیحت ہے اور اس سے ناواقف کو دھوکا ہوتا ہے پس جبکو
 قواعد اردو والے نے لکھا ہے یعنی حقیقی غیر حقیقی + اور غیر حقیقی کی دشمنی قیاسی
 اور سماجی + یہ تقسیم ہو سکتی ہے + مگر پیری تجویز میں ذرا یہ بھی اصلاح طلب ہے اور نہین
 یہ کہہ سکتا ہوں + کہ مذکورہ نوشتہ کی دشمنی نہین + ایک حقیقی دوسری مجازی +
 حقیقی وہ جس میں ضعف و کورت یعنی مرد ہونے کی اور انوثت یعنی عورت ہونے کی
 پائی جائے اور وہ انسان اور حیوان کے لیے ہی نہیں انسان میں مرد عورت
 اور حیوان میں بیل گھاسے + اور مجازی وہ کہ جس میں اصلی مذکوریت اور انوثت نہ
 ہو کسی اعتبار سے اور سکون مذکور یا مونث بنالین + اور ایسی چیزیں جادات اور نباتات
 میں ہیں اور اعتبار کی وجہ سے یا تحقیر یا فوق و تحت وغیرہ میں جیسے آسمان فوق ہے
 نہ کہ مہر اور زمین تحت ہے مونث ٹھہری + اور اس طرح اور بھی قاعدے ہیں + جنکے
 سبب سے جمادی اور نباتی چیزوں کو بھی مذکور یا مونث کہہ لیا اور نہ حقیقت میں قابلیت
 یا نبیث و تفکیر کی نہین رکھتے + پس جب نہ بھی شامل ہوئے تو یہ سبب نہونے مذکوریت
 اور انوثت کے کہ پہچاننے کی علامتیں ہونے کی ضرورت نہین + اسلئے مجازی وہی علامتیں
 جو حقیقی کے لیے ہیں وہ بھی انہیں دی گئیں + اور انہیں قاعدے مقرر ہوئے
 جنکا حال افضل دوم سے معلوم ہوگا + پس جبکہ الفاظ کہ قاعدہ نہین بنیاد ہو سکتے

اور مذکورہ نوٹ جو حقیقت کی دو چیزیں ہیں سماعی اور قیاسی سماعی اور کو کہتے ہیں جس کے لئے کوئی قاعدہ مقرر ہو بلکہ اس کے ذکر اور موت کو لے میں اہل زبان کا متفق اور پیروی کیا ہے جس لفظ کو اہل زبان سے ذکر سنا ہوا ہے نمکرہ لے ہون جیسے نکھر تخت قاتلین قاتلہاں قاتلہ سوسع آسمان وغیرہ + اور جس لفظ کو اول سے موٹ سا ہوا کو موٹ لے ہوں جیسے خون بھیڑیہ رکھ عام رہیں قلمداد وغیرہ + اور ذکر و موٹ قیاسی و تجربی جس کے لئے کوئی قاعدہ مقرر ہو +

تجربہ مذکورہ موٹ سماعی کی بعض مثالیں صاحب قواعد اردو لے شیک ہیں جیسے قاتلہاں چاند سوسع آسمان + اور رہیں یہ بھی قیاسی میں داخل ہیں۔ اس سالہ کی فصل دوم سے حال معلوم ہو سکتا +

اور میرزا شہزادہ خاں دیباک طاعات میں لکھتے ہیں کہ ذکر اور موٹ کے اقسام تین ہیں حقیقی سماعی تقدیری + حقیقی وہی ہے جہاں یاں اور ہو چکا اور اس میں اس کے لئے القاب اور علامات ہیں + اور موٹ سماعی کا کلیہ یہ ہے کہ جس کے آدمین یا محتاجی موقوف ہوگی وہ موٹ اندھی ہو سوائے یا کسی مستی وغیرہ کے + پھر لکھتے ہیں کہ اس کے سوا بھی موتات سماعی بہت ہیں اور

اس کی ایک دہشت بھی اور ہوں لے لکھ دی ہے + اور پھر کچھ قواعد بھی بیان کرتے ہیں + عرصہ طویل کا ذکر کر دیا ہے کہ کسی لکھتے ہیں کہ سماعی اور قواعد سے مراد ہو جس کے لئے کچھ قاعدے مقرر ہیں + اور کسی متقاعدہ الفاظ سماعی میں داخل کرتے ہیں + اور موٹ تقدیری کا کو لکھتے ہیں کہ تاہم سماعی ہو بلکہ اوہین تاہم کی تقدیر ہو جیسے آگہ کو اس سے تاہم کہہ کہ اصل اس کی آگہی ہے اور وہ موٹ مشہور اور اس طرح تقدیر وغیرہ

تعمید ظاہر غیر حقیقی کی کچھ اعتیاج نہ تھی چونکہ جادات اور نباتات میں مذکور
 اکتوت نہیں ہے۔ مگر کئی وجہوں سے اس کے اسم میں بھی "انیت" مذکور کیا
 برتنا پڑا اور اس کا بیان فصل دوم کی تمہید میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تاکہ ادا
 آگاہی ہو جاوے اور تقریر میں کوئی دھوکا نہ کھائے +

اردو کی ماہیت سے سب لوگ واقف ہیں کہ مختلف زبانوں کے الفاظ اس زبان
 منتقل ہوئے ہیں گزشتہ عربی فارسی ترکی انگریزی منہدی پانچ زبانیں ماہم
 بولی جاتی ہیں + اور اس زبان کے محققوں نے جو اصول قائم کیے ہیں ان کے
 غیر زبانوں کے آسمان کا نقطہ استعمال جائز ہی باقی اور مگر بے جملے کے مرتبی
 ہونے چاہئیں + جیسے فعل اور حرف + گویا بعض موقع پر عربی اور فارسی کے
 حروف بھی محاورے میں آگئے ہوں + اس کا حال آئندہ معلوم ہوگا + لیکن
 ہر تار و آسمان کے لیے ہی اور افعال اور حروف سے اسکی پہچان + اس سے
 قیید لکھی جاتی ہیں +

مقدمہ بیان اسامی مذکور و نمونہ میں

سب نے لکھا ہے اور صاحب قواعد اردو بھی لکھتے ہیں کہ باعتبار ادب
 و قیاس میں مذکور نمونہ ہے جس مذکر جاندار کے مقابل ایک مادہ جاندار
 حقیقی کہتے ہیں اور اس کے نمونہ کو نمونہ حقیقی عیداً مرد و عورت
 شیرینی بکرا بکری اور مذکر و نمونہ پہچان کو غیر حقیقی کہتے ہیں + مذکر و نمونہ
 غیر حقیقی کی شناخت بہت دشوار ہے اس کے لیے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے اور
 ہونے قاعدہ کلیہ کی یہی کہ ایک ہی چیز کو کسی شہر کے رہنے والے
 اور کسم شہ کے آؤ ۱۱/۱۲ سے احوال کہ مذکور تھا + ہندو لوگ + لکھنؤ کے رہنے والے

یہی مرد کہی عورت سے کہیں خاک کوئی چیر لاسے کو کہے اور وہ عورت
 لاندہ میاں کرے + گو اس بات کے لئے اس تینوں کلموں کی حاجت
 جیسے عین بخش کہے + (اسی علیہ تو آگے سے خاک و دعا لاتی تو میں کہتا +)
 جواب دے + میں تو کل گئی تھی اس سرے سے اس سر تک سر دے گا کہیں
 نہیں اسھی سر پہ جا کہاں) دیکھ اس بلے میں آسمان حل حرف تینوں کلموں
 میں اور نامیت و تدکیر کی علامتیں بھی + آپس کی کیا یا سنے کہ اسوں کو
 دے کی کسی امتیاز ہے + اور اتارنے کے لئے اعلیٰ حرف کی کتنی
 حاجت + اور اس عمل حرف کی واسطے سب مع امتیاز + عورت کے نامیت -
 تقدیر حاجت + اور طرح چہ شخصوں کے نام اس سے سے جمع بہرہ کی
 اس سے + اس طرح حرف مر عورت کے کلام کرتے ہیں اور ایک
 اور اگر مقتصد سمجھا تاہم + ارشاد سے کلام میں کہی مرد کا نام آتا ہی + کہی
 اقلانہ اگر کوئی پہچان کی علامت ہوئی تو کسی مطلب سمجھا رہا تھا +
 اور بہت دیر ہوئی اور مرد و عورت +
 یہ حرکت کے لئے علامتیں مقدم ہیں تاکہ سنے والے کو شک ہو اور مرد
 سے شروع ہو + اور چونکہ علامت و دعا نام لے لطف کے ساتھ اسکو بھی رطاح
 اور کلمے سچوں کہ کی تراد میں ہی گھر کم تو بھی اور مع ضرورت کو خیال
 کئے نامیت و تدکیر کا خیال نہیں رکھتے + اور سنے نکال دکر کو موٹ
 اعلیٰ حاکم ہیں موقوفہ لطف کے حالات ہی + اگر چہ اصلی مرد و عورت
 سماں میں کہاں کہہ تے ہیں + مگر عیسائی حاکم چیروں کے ناموں یا مثال
 نامیت و تدکیر میں بہت چوکھاتے ہیں پس اصلی دکر و موٹ حیوان والوں میں
 نہیں کو حقیقی کہتے ہیں + اور غیر حقیقی میں مادات اور نباتات شامل ہیں +

رفع ہونا ممکن نہیں ہے اس لئے چند شخصوں کا باہم ملکر یہ ہونا اور بود و باش کرنا
 اور بلحاظ نوالہ اور تاسل کے ایک کا مرد و دوسرے کا عورت بھی ہونا
 اور واسطے رفع احتیاج کے اظہار یا فی الضمیر بھی لازم ہے اور اظہار یا فی الہ
 بات کر نیکالہ بنایا ہے اور وستون جو اسون کو بات کے انتظام کر نیسے اور
 عقل اور سکے مبدع اور ضرورت اور سکایا بحث ہے

پس جو آواز آدمی کی زبان سے نکلتی ہے اس کو لفظ کہتے ہیں اور لفظ معنی دار
 کیونکہ اظہار یا فی الضمیر کے لئے معنی دار کی ضرورت ہے اور جب کئی الفاظ
 تو اس کو کلام کہتے ہیں اور ہندی میں کلام کو بات + اور بات تنہا نہیں
 مگر دوسرے کے سامنے کہتے ہیں + اور جب دو شخص آپس میں بات کریں
 تو اس کو بات کرنا بولتے ہیں + اور بات کی تفسیر یہ ہے جس
 والے کو سکوت حاصل ہو + اور یہ امر غیر فعل اور فاعل اور مفعول اور مبتدا اور
 انتظام پانہیں سکتا + اور چونکہ بات کرنے میں کبھی ایک شخص کا ذکر ہوتا ہے
 دو چار کا + اس لئے مفرد و جمع کی بھی ضرورت آتی ہے

الفاظ جو ان کے کلام میں آتے ہیں تین قسم کے ہیں اسم و فعل + جب
 اسم ایک کلمہ مستقل ہے جبکہ معنی میں ہیئت لغوی کوئی زمانہ سمجھانہ جائی
 فعل وہ ہے جس سے تین زمانوں میں سے ایک زمانہ سمجھا جائے جیسا کہ
 گذرا ہوا حال یعنی موجود مستقبل یعنی آنہوا لاکتے ہیں + اور صرف
 ہے کہ اپنی ذات سے کوئی معنی نہ پیدا کریں + مگر اسم اور فعل کے
 بلکہ جملے کو معنی دار کہہ دین پس جزا سے کلام اور بات کرنے کی جو بند
 میں اور ان کے لئے

وَمِنْ بَيْنِكُمْ عَلَى اللَّهِ فَحَسْبُهُ

الحمد لله والحمد لله رب العالمين وتذكير القائلين من بعد أحمد محمد



ساحى سيدنا محمد وآله وصحبه أما بعد فقد تم بحمد الله

مبشور

کتابخانه و موزه ملی ایران

ایده جا: حسین و حسن و جنتین و کت حنط و کت لور

امام علوم و فنون کو لیکھا ذخیرہ فروخت کیلئے موجود ہے جسکی قیمت ۱
جرو نکو بہ نرخ تاجرانہ عظیم کا مال لکسٹا ہے جسکے معاملات خطیہ دکا
انکو بعض نسخوں کی قیمت ذیل میں درج کرتا ہوں جن میں جو کو ضرورت ہو قیمت پہنچ کر طلب فرما
رہے ہیں انکو بھی بھر دیا جائے گا۔ المشہر حاجی سید جان و جنت حسین بک مر
نام کتاب

اردو میں ابتدائی تعلیم کی درسی کتابیں

۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

یہ کتاب نہایت عمدہ نہایت ہی آسان ہے چوٹی چوٹی کا
 جو خط کا قد دینے مقصد سے جو اب مولوی الہ بخش صاحب بڑا
 مہین ایب نادر سالہ جمین ہر با تو کا طریقہ و انتظام دہلایا
 مکمل کر دیا گیا ہے اردو پڑانے کے لائق نہایت خوب خط۔

کتابخانه
الحق
مکتبہ
محمدا

باب اول در ترجمہ نافع ہر پیر و خواں
صاحب مولفہ خباب بنوئی الہی بخش صاحب بڑا کری
باب دوم در ترجمہ نافع ہر پیر و خواں
صاحب مولفہ خباب بنوئی الہی بخش صاحب بڑا کری

لیکن اسے نہایت ہی مفید اور بکار آمد کتاب ہے۔
وہ کمالات کا تذکرہ مع ترجمہ آیات و آئین و حدیث وغیرہ۔
اعظم و تربیت کیلئے یہ وہ نامور رسالہ ہے جس میں جدیدہ
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مندرج ہیں۔

دشتر لیلی جدید و قابل دید کتابین

وف میلاد شریف ہی جو نہایت مبہر کہ روایات صحیحہ و نظم
 ہو گیا ہے۔ اس مرتبہ نہایت صاف و عمدہ کاغذ
 میلاد منظوم۔ جو کلام پر درود اور روایات مبہر

نہ اس کو اپنے نظم و پسند کے باعث چار مرتبہ چار
ہر زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے۔
بہ تعبیر دلوں کی جیسی ہر غزل اور مصرعہ لطف سے
صاحب کے

مجموعہ رسائل صفہ

پہلی کتاب تہذیب و اصلاح و امثال و انیت و تذکرہ اردو

اعد

تظرفانی و اقراہت قواعد و الفاظ و مثال کلام او تادان لستہ

المستع

رسالہ شجاعت صفہ

حکومت سلطہ بحری مطابق ۱۵۵۵ھ عیسوی میں چھپا تھا ای

مار دوم

لغز و تذکرہ و بعد حصول حق تصنیف
حاجی سید جان و بعد العصور صاحت تاجراں کتب و صرف ناہل بیج

اشارہ آف انڈیا پرس آرمین چھپوایا

قیمت چھلہ تین روپیہ

